هٰذا من فضل ربی

فرہنگِ عثمانیہ

المعروف بہ

اصطلاحاتِ اُستادی

مؤلفہ

ابو المعالی میر لطف علی عارف ابو العلائی

قاضی موضع گل پرگنہ ہت نودہ سرکار میدک

صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

مطبوعہ [illegible]

رائے

عالیجناب سید محمد حسین صاحب بلگرامی المخاطب بہ نواب عماد جنگ بہادر ادام اللہ اقبالہ معتمد سیاسیات و عدالت و ملکی و صفائی

علاقہ سرکار عالی

میں نے کتاب فرہنگ عثمانیہ المعروف بہ اصطلاحات انادی" مولفہ مولوی
میر لطف علی صاحب عارف ابو العلائی قاضی ہفت نورہ" کو مکمل دیکھا
اس میں شک نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نے بڑی شاقہ محنت سے
اس کتاب کو مکمل کی ہے جو لائق تحسین ہے۔

میری رائے میں یہ کتاب جملہ معاشداران ہند و دکن کے علاوہ
دفاتر سرکار کے لیے بھی بے حد مفید ہے فقط

شرح دستخط۔ نواب صاحب ممدوح

شُکریہ

میں اس وقت نہایت خلوص کے ساتھ اُن معزز مصنفین اور مولفین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے (مختلف شکلوں میں) اپنے یادگار رکھ چھوڑے جو آج اس ناچیز تالیف فرہنگ عثمانیہ میں یک گونہ سہولت ہوئی فقط کمترین

عارف - ابو العُلائی

تمہید

علمائے معانی و بیان کا مسلمہ نظریہ ہے کہ کلام انسان کے دل پر اسی وقت اثر کرتا ہے جبکہ بہ مقتضائے احوال بیان کیا جائے یہی وہ آخری قید ہے جس کی بنا پر متکلم کبھی تو اپنے کلام کو بطوالت بیان کرتا ہے کبھی بالاختصار الفاظ کا ذکر و حذف وغیرہ جتنی بھی صورتیں لاحق ہوتی ہیں وہ سب اس کلیہ کے تحت ہیں اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ الفاظ کی دلالت کے اعتبار سے کلام میں سینکڑوں نئے نئے شگوفے نکالے گئے ہیں اگرچہ دلالت مطابقی و تضمنی کا دائرہ زیادہ وسیع نہیں ہے لیکن دلالت التزامی کے میدان میں ہمہ قسم کے مجازات مثلاً تشبیہات استعارات کنایات اشارات سما جاتے ہیں کیونکہ اگر حقیقی معنی کی دلالت کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے تو مجازی معنی کے مختلف طریقہ ہوتے ہیں اگرچہ فن معانی کے اعتبار سے اطناب و مساوات کے جو اصول مقرر کیے گئے ہیں وہ سب کلام کے تن میں روح پھونکنے والی چیزیں ہیں لیکن ایجاز کا فن اتنا وسیع ہے کہ اس کے اصول پر بالکلیہ احاطہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل زبان جب کسی وسیع مفہوم کو مختصراً بیان کرنا چاہتے ہیں تو کبھی مرکبات اضافی سے کام لیتے ہیں کبھی مرکبات توصیفی سے کہیں کلام اس قسم کا بیان کر دیتے ہیں کہ قلیل الالفاظ اور کثیر المعانی ہو۔ ضرب الامثال میں الفاظ تو قلیل ہوتے ہیں مگر مطالب وسیع۔ عام طور پر اصولین کا یہی طریقہ رہا ہے کہ جب وہ کثیر مفہوم کو مختصر سے ایک یا دو کلموں میں ادا کرنا چاہتے ہیں تو لغوی

معنیٰ کا کسی قدر تعلق باقی رکھ کر اس میں اصطلاحی حیثیت پیدا کر دیتے ہیں پھر وہی
کلام عوام میں اس قدر مقبول ہو جاتا ہے کہ لفظوں کے بیان کرتے ہی ہر شخص کا ذہن
مفہوم کثیر کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں اصطلاحی
حیثیت کا رواج نہ صرف علوم و فنون کی حد تک محدود رہا ہے بلکہ عام طور پر بول چال
میں و دفتری کاروبار میں بھی اس کا رواج ہو چکا لیکن فرق اتنا ہے کہ علوم و فنون کے
اصطلاحات کی تحقیق تو لغات متداولہ میں مل جاتی ہے لیکن اسنادی اور دفتری
کاروبار کے اصطلاحات کی دریافت کے لیے ایسی کتابیں دستیاب نہیں ہو سکتیں جن سے
معلومات بہم پہنچائے جا سکیں ان کی دریافت انھیں لوگوں سے ہو سکتی ہے جو ان
کاروبار سے واقف ہوں اگرچہ مجھے بعض بعض کتابیں دکن کے دفتری اصطلاحات
کے دستیاب بھی ہوئیں لیکن ان میں چیدہ چیدہ اصطلاحات درج تھے کوئی ایسی کتاب
نہیں مل سکی جو عام طور پر ہر قسم کے اصطلاحات پر حاوی ہو۔ اس لئے ایک زمانہ سے
میری تمنا تھی کہ کوئی ایسی جامع کتاب تالیف کروں جو دکن اور ہندوستان کے دفتری
اصطلاحات پر حاوی ہو اور جس سے ناظرین ایک بڑی حد تک ہر قسم کے معلومات
بہم پہنچا سکیں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں نے اس غرض کے لیے بے حد مواد فراہم کر لیا اور
بعون اللہ تعالیٰ اس کام کو شروع کر دیا ہے۔ غرض کہ میں نے اس کتاب میں
ہر ایک اصطلاح کو بڑی تحقیق اور دریافت کے بعد درج کیا ہے اور اس کتاب کی
تالیف میں میں نے جس ترتیب کا لحاظ رکھا ہے وہ یہ ہے کہ حرف الف کے بعد
با تا ثا اور اس کے ساتھ ساتھ تذکیر و تانیث علاوہ ازیں ہر حرف کے تحت لغوی
معنیٰ درج کرنے کے بعد اصطلاح اسنادی کو درج کیا ہے بریں ہم اس میں ہر ایک مقام

پر (جہاں ضرورت ہوئی) لفظ کے تحت خاص اور اہم مضامین جیسے "القاب و تاریخ وغیرہ" جس کی اہل معاملہ کو بے حد ضرورت ہوتی ہے بہ لحاظ سہولت درج کیا ہے تاکہ ناظرین کو کثرت کتب بینی و عدم فراہمی مواد کی پریشانی سے نجات حاصل ہو۔ غرضکہ جملہ دفاتر دانا و قدیم کے اصطلاحات کی (جو نہ صرف حیدرآباد بلکہ جملہ ہندوستان کے لیے بھی بے حد مفید ہے) کامل طور پر مدلل ذرایع کے ساتھ وضاحت کردی گئی ہے خداوند عالم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھ کو اس خاص کتاب کی تالیف کی توفیق عطا فرمائی جو میرے لیے باعث افتخار ہے۔

بفضلہ تعالیٰ اس مبارک دور عثمانی میں جبکہ اعلیحضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی سلطان العلوم ہز اکزالٹڈ ہائینس نظام الملک نظام الدولہ فتح جنگ سپہ سالار مظفر الممالک رستم دوراں یار وفادار لفٹننٹ جنرل نواب میر عثمان علی خاں بہادر جی سی ایس آئی۔ سی۔ بی۔ ای خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و ضاعف اجلالہم سریر آرائے تخت دکن ہیں اور

(۲) عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ دامت برکاتہ جی سی آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی بعہدہ صدر اعظم باب حکومت "سابق مدار المہام" پیشکار سرکار عالی اور

(۳) عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر دامتہ شوکتہ سی۔ آئی ای۔ او۔ بی۔ ای۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ بیارسٹر ایٹ لا بعہدہ صدر المہام سیاسیات و دفتر ملکی علاقہ سرکار عالی اور

عالیجناب مولانا مولوی سید مہدی حسین صاحب بلگرامی المخاطب بہ نواب

مهدی یار جنگ بهادر دامته حشمته بعهده معتمدی سیاسیات و دفتر ملکی سرکار عالی اور

(۴) عالیجناب نواب زاده مولوی مرزا ابوالحسن خاں صاحب دامته دولتهٖ بعهدهٔ اول مددگاری سیاسیات و دفتر ملکی پر ممتاز ہیں جنکی ماتحتی کا فخر میرے لیے باعث ناز ہے

میں نے زیادہ مناسب خیال کیا کہ اس ناچیز تالیف کو اپنے والد ماجد حضرت قاضی سید عبد الرحیم صاحب قبلہ ابوالعلائی قاضی موروثی پرگنہ ہست نورہ ضلع میدک "جو مایۂ فخر خاندان ہیں" کے نام نامی و اسم گرامی سے معنون کرنے کا شرف و افتخار حاصل کروں تاکہ دونوں جہاں میں سرخرو رہوں اس لیے حضرت قبلہ گاہی صاحب کے نام نامی و اسم گرامی سے معنون کرکے ناچیز تالیف کو ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

قدر دانان علم و ہنر سے التماس ہے کہ اس میری ناچیز تالیف کو ملاحظہ فرمانے کے بعد جو بات ہموارہ گئی ہو مجھ کو مطلع فرماکر ممنونیت کا موقع دیں تاکہ بوقت طبع ثانی اس کی تکمیل کی جاسکے۔

خداوند عالم سے میری دعا ہے کہ اس کتاب کو مقبول عام فرمائے۔
آمین ثم آمین بحق سورهٔ طٰہٰ و یٰسین۔

کمترین

ابوالمعارف میر لطف علی عارف ابوالعلائی

قاضی پرگنہ ہست نورہ

۱۱؍ ربیع الثانی شریف ۱۳۴۷ھ

فہرست فرہنگ عثمانیہ

مؤلف عارف ابوالعلائیؒ

لفظ	صفحہ	لفظ	صفحہ	لفظ	صفحہ
تسندر	۲۷۲	بعرض حضور عالی رسید	۲۷۵	بقایا	۲۷۷
بسوانسہ یا بسوانسی	"	بعنوان	"	بکا	۲۷۸
بسوہ ۔ تسوانسہ	"	بعنوان اخراجات	"	بکتر	"
پتوانسہ ۔ انسوانسہ	"	بعنوان اضافہ	"	بالاستیعاب	"
بسوانسی ۔ کچوانسی	"	بعنوان التمغا	"	بلا تردد	"
سسوانسی	"	بعنوان [illegible]	۲۷۶	بے تامل	"
منوانسی	"	بعنوان انعام	"	بلا تکلف	"
بسوہ ۔ تسو	۲۷۳	بعنوان بالمقطعہ	"	بلا توقف	"
طسوج ۔ طسوانسہ	"	بعنوان پوجا و نذر و بھیٹ	"	بلا شرط	"
خام ۔ ذرہ	"	بعنوان تنخواہ	"	بلا ناغہ	۲۷۹
طسوج ۔ حبہ		بعنوان جمع و خرچ	"	بلا تامل	"
جو ۔ خردل	"	بعنوان خیرات	۲۷۷	[illegible]	"
فلس ۔ فتیلہ	۲۷۴	بعنوان ذات جاگیر	"	[illegible]	"
نقیر ۔ قطمیر	"	بعنوان سر بستہ	"	بلقیس	"
ذرہ ۔ [illegible]		بعنوان [illegible]	"	بلقیس زمانی بیگم	۲۸۰
بسوہ وار	"	بعنوان مدد خرچ	"	[illegible]	"
بصلۂ خوں بہا	"	بعنوان مدد معاش	"	بموجب اسناد پیشیں	۲۸۱
بطن	"	بعہدہ بحال	"	بموجب بھگوتہ قدیم	"
بطناً بعد بطن	"	بقال	"	بموجب پروانہ قدیم	"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

بابُ الالف

آبادی (اسم مونث) (۱) معموری۔ پُری از پُر شدن (۲) بستی پوری از پور بمعنی دِہ۔ گاؤں۔ قصبہ۔ کھیڑا۔ قریہ۔ (۳) آدمیوں کا شمار۔ باشندوں کی گنتی۔ تعدادِ مردماں باشندے۔ (۴) آرام چین۔ سکھ۔ (۵) رونق۔ رونقِ خانہ۔ گھر کی رونق۔ زیبائش۔ روشنی۔ اجالا۔ بستی گھما گھمی چہل پہل۔ دھوم دھام۔ (۶) خوشی و خرمی۔ اینٹ۔

یہاں آبادی دیہات وغیرہ سے مراد بے چراغ گاؤں و افتادہ دیہات کی آبادی ہے۔ جن زمین داروں کو خدمتِ دیسمکھی و دیسپانڈیہ گری و نارگوڑی عطا ہوئی ہے اور اُن کی معاش کی بحالی کے وقت (زمانہ سابق میں) اسناد میں منجملہ اور شرائط کے یہ بھی ایک لازمی شرط تصور کی جاتی تھی جیسا کہ اسناد میں ذکر ہے (و فراہم آوردن رعایائے قدیم و جدید و تردد کشتکار و آبادی دیہات (پرگنہ متعلقہ یا دیہات متعلقہ وغیرہ) بہ قرار واقعی نمودہ از عمال و جاگیرداراں رجوع بودہ ادائی مالواجب بروقت و ہنگام می نمودہ باشند) مگر فی زمانہ اس طرف روشنی نہیں ڈالی جا رہی ہے۔

آب دار۔ ف۔ اسم مذکر (آب۔ دار) پانی رکھنے والا نوکر۔ وہ شخص جس کو پانی پلانے کی خدمت سپرد ہے۔ بادشاہوں اور امیروں کی سرکار میں نہایت معتمد آدمی کو یہ کام دیا جاتا ہے۔ اور اس صلہ میں سرکار سے معاش از قسم نقدی یا زراعت عطا ہوتی تھی۔

آبکار۔ (ف۔ ز) اسم مذکر (آب کار) (۱) کلال۔ بادہ کار۔ میفروش شراب کھینچنے والا۔ اور بیچنے والا۔ سیندھی فروش

آبکاری۔ (ف) اسم مونث۔ (۱) کلال کا کام۔ شراب کی کشید اور بیع۔ شراب کا بیوپار۔ شراب کھینچنا۔ بادہ فروشی۔ سیندھی بیچنے والا۔ (۲) شراب کی دوکان (۳) محکمہ شراب کا کارخانہ (۴) شراب کے کارخانوں کے

جو محصول لگایا جاتا ہے اکثر دراشت کے نتیجے جو سرکار عالی سے منظور ہوتے ہیں اُس میں منجملہ دیگر اقسام کے یہ بھی درج ہیں جیسے درختِ آبکاری درختِ انبہ وغیرہ وغیرہ۔

آبکاری کا اطلاق صرف شراب اور سیندھی پر کیا جاتا ہے۔ ملک دکن میں گلمہوہ کو گلا سڑا کر شراب بناتے ہیں مگر دوسرے ملکوں میں گڑ سے۔ پوست درخت ببول سے۔ انگور سے۔ اور دوسرے پھلوں اور غلوں سے بھی بنائی جاتی ہے۔ سیندھی مشہور چیز ہے۔ یہ مرہٹواڑی میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ کثرت سے تلنگانے میں ہوتی ہے۔ اور رعایائے تلنگانہ کے افلاس کے جہاں اور اسباب ہیں اُن میں ایک بڑا سبب سیندھی بھی ہے کہ مرد و زن پیر و جواں حتی کہ کمسن بچے بلا تخصیص قوم و مذہب سب سیندھی پیتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ تھوڑی سی شراب آدمی کو از کار رفتہ و بیہوش کر سکتی ہے۔ مگر سیندھی مسکر ضعیف ہے۔ تاڑی اور سیندھی قریب قریب ہیں مگر تاڑ کی پیدائش اس ملک میں بہت کم ہے اور جس قدر ہے ضمیمہ سیندھی ہے۔ بنگالے اور ممالک شمالی مغربی وغیرہ میں سیندھی کے عوض تاڑی ہوتی ہے۔ محصول مسکرات کے بارے میں قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ اِن چیزوں پر سخت سے سخت محصول لگایا جائے تاکہ لوگوں پر ایک طرح کی روک ہو۔ اور محصول کے خوف سے اس کے استعمال میں مضائقہ اور احتیاط کریں۔

نشہ کے استعمال سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔ اور نشے کا پہلا نقصان فضول خرچی ہے جس کا ضروری نتیجہ افلاس ہے۔ نشے کے استعمال سے لوگوں میں جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں اس سے مقدمات فوجداری کی کثرت ہو جاتی ہے۔ ابتدائے اسلام میں شراب حلال تھی جب اُس کے مفاسد ظاہر اور معاملات دنیا و دین خراب ہونے لگے تو حرام قطعی کر دی گئی اور شراب پر قیاس کر کے ہر نشہ آور چیز حرام کی گئی۔ یہ نہایت دانشمندانہ قرار داد ہے۔ شاید تھوڑا نشہ چنداں مضر نہیں۔ مگر جب آدمی نشہ کا استعمال شروع کرتا ہے تو ضرور برباد اور ہلاک ہو جاتا ہے قرآن مجید میں دو جگہ شراب کا ذکر کر کے اُس کے نفع و نقصان کو ظاہر کر دیا گیا ہے۔ خداوند عالم نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس واثمهما اکبر من نفعهما۔ دوسری جگہ ارشاد کیا ہے انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوٰة فهل انتم منتهون روئے زمین پر جس قدر قومیں آباد ہیں سب میں زیادہ عام طور پر اہلِ یورپ نے شراب کا استعمال اختیار کیا ہے مگر ان کے پاس بھی شراب نوشی کی برائی ظاہر ہو چکی ہے۔ ڈاکٹروں نے اجماع کر لیا ہے کہ نشہ کا استعمال بکثرت نہایت مضر ہے اور شش

اور جگر پر برا اثر کرتا ہے۔ پہلے ایسا خیال تھا کہ شاید شراب پینے سے
انگریزی فوج میں زیادہ جرأت پیدا ہوتی ہے۔ مگر لارڈ جنرل وولزلے فاتح
مصر اور دوسرے نامور جنرلوں نے اس کی تصدیق کی کہ جو سپاہی شراب سے
محترز تھے وہ زیادہ صبر و استقلال کے ساتھ صعوبات جنگ کا تحمل کر سکتے
ہیں خود جنرل وولزلے اُس سوسائٹی میں شریک تھے جس میں شراب کی
ممانعت کی جاتی تھی۔

اگر نشہ آور چیزوں کا استعمال قطعاً بزور حکومت بند کر دیا جائے تو
خلافِ مصلحت ہوگا کیونکہ جو لوگ نشہ آور چیزوں کے استعمال میں مذہبی
برائیوں کا خیال کرتے یا اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے کا قصد کرتے
ہیں اُن کو اس کے استعمال سے منع کرنا قطعِ نظر اس سے کہ سرکاری آمدنی
کی ایک بڑی رقم ہاتھ سے جاتی رہے خلافِ انصاف بھی ہوگا۔ اسی طرح
اگر نشہ آور چیزوں پر حد سے زیادہ سخت محصول عاید کیا جائے تو اس کا
نتیجہ صرف نہ انسداد ہی ہوگا بلکہ ان میں بہت سی برائیاں پیدا ہونے کا
اندیشہ ہے۔ چنانچہ پولیٹیکل اکانومی میں یہ مسئلہ مسلم ہو چکا کہ بہت بھاری محصول
نشہ کو موقوف نہیں کرتا۔ مناسب تو یہی ہے کہ اعتدال کے ساتھ نشہ والی
چیزوں پر محصول کو بڑھاتے جانا مقتضائے انتظام ہے۔ شراب سے
محصول لینے کے دو مختلف قاعدے ہیں مفصلات میں درختانِ گلمہوا سے

تین طرح کا محصول لیتے ہیں۔

اوّل قیمت (پرکا) پرکا درختِ گلمہوہ کے پھل کا نام ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے۔

دوم قیمت (گلمہوہ) آغاز گرما میں گلمہوہ درختوں سے ٹپکنے لگتا ہے۔ یہ پھول کشمش کے دانے کے مانند ہوتا ہے۔ سفید اور شیریں مگر شیرینی میں ایک طرح کی ہیک ہوتی ہے۔ غریب لوگ تو موسم گلمہوہ میں اُس سے پیٹ بھر لیتے ہیں۔ یہ پھول مالِ سرکار ہے۔ اس کے کام میں لانے کے دو طریق ہیں۔ کچھ تو مفصلات میں گلا دیا جاتا ہے اور کچھ بطور مال تجارت روانہ ہوتا ہے۔ سابق میں دونوں سے فی کھنڈی دس روپیہ محصول لیا جاتا تھا۔ اس کو محصول گداخت یا محصولِ اخراج گلمہوہ کہتے ہیں۔ تینوں قسم کے محصول ہراج کئے جاتے ہیں۔ ضلع وار یا تعلقہ وار۔ ان محصولوں کے علاوہ بھٹی اور دوکان شراب سے ہر سال (اگر قدیم ہے تو) ایک روپیہ۔ اور اگر جدید ہے تو چار روپیہ لیسنس کی قیمت لی جاتی تھی۔ ہر بھٹی اور دوکان کے مواقع مقرر تھے۔ اور اس کی ممانعت کی جاتی ہے کہ موقع معین کے سوائے کشید اور فروخت نہ ہو۔

سیندھی اور شراب کی دوکانوں کا لیسنس حسب ذیل شرائط کے ساتھ دیا جاتا تھا۔

(۱) رات کے آٹھ بجے سے صبح تک دوکان بند رہے گی۔

(۲) بدمعاشوں کو دوکان میں جمع نہ ہونے دیا جائے گا۔

(۳) شراب کے عاوضہ میں سوائے زر نقد، کپڑا یا اناج یا زیور وغیرہ نہ لیں گے۔

(۴) ایک سیر سے زیادہ شراب ایک شخص کے ہاتھ فروخت نہ کریں گے۔

شادی۔ بیاہ یا جاترا وغیرہ میں زیادہ شراب لے جانے کی ضرورت ہوتی ہے تو اُس کے واسطے خاص اجازت نامۂ تحریری (للوہ) کے کاغذ مُہور پر جس کو راہداری کہتے ہیں حاصل کیا جاتا تھا۔ جس کا طریقہ اب بھی باقی ہے۔

جاگیروں میں جو گلھوہ پیدا ہوتا ہے سرکار اُس سے بقدر گداخت کچھ تعرض نہیں کرتی۔ جاگیرداروں کو اختیار ہے کہ جاگیر میں گلا کر شراب نکالیں لیکن اگر بطور تجارت کسی دوسری جگہ روانہ کریں تو سرکاری محصول حاصل کیا جاتا ہے۔

کفائی، یا مجالی، راسی یہ تین درجے شراب کی تیزی کے ہیں۔ راسی جو ادنیٰ ہے فی پلہ گلھوہ پلہ بھر شراب کشید کی جاتی ہے اور یا مجالی فی پلہ (۸۰ ثار) اور کفائی فی پلہ (۴۰ ثار) تیسری سرکاری کشید کی ہوئی شراب جو صرف

راسی قسم کی ہوتی تھی اُنیس روپے فی من۔

درختان سیندھی خودرو پیدا ہوتے ہیں اور اکثر برسات میں بوئے بھی جاتے ہیں۔ سیندھی کا درخت پانچ برس سے کم عمر کا جس کی بلندی ایک گز سے کم ہو نہیں تاسا جاتا اور دو دو برس کے فاصلے سے درخت کو تاستے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیس برس کے بعد اکثر درخت خشک ہو جاتے ہیں اگر کم عمر کے درخت تاسے جائیں یا بلا فصل تاسے جائیں تو جلد سوکھ جاتے ہیں اور یہ ایک نمونۂ عبرت ہے واسطے نوجوان آدمیوں کے اور اُن کو تعلیم کرتا ہے وہ احتیاط جو حفظ قوائے جسمانی و دماغی کے لیے ضروری ہے۔ مستاجروں کو ممانعت ہے کہ کم عمر درختوں کو نہ تاسیں اور مہلت مناسب تاسا کریں جو ستا بر بیطمع خلاف حکم کرتے ہیں اُن کو سزا دی جاتی ہے۔ ایک خاص درخت جنید کہلاتا ہے جو تاسا نہیں جاتا اور وہ کلالوں کے نزدیک مقدس سمجھا جاتا ہے۔ تاسنے کے لئے کوئی موسم مقرر نہیں مگر برس میں تین ماہ سے زیادہ تاسنی نہیں ہوتی۔ آفتاب کی حرارت شراب کو سرکہ کر دیتی ہے اور اُس کا نشہ بھی زائل ہو جاتا ہے مگر سیندھی کا حال اس کے برخلاف ہے جب تک سیندھی کے عرق میں آفتاب کا اثر نہ ہو وہ نیرا کہلاتا ہے مگر دھوپ کے بڑھتے ہی اُس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بلدے میں بدعت کی چوکیوں سے ناکہ بندی کی گئی ہے۔ سابق میں تعلقہ دار بدعت نے لوہے کے

کرلسے بنوار کھے تھے جن کو سینڈھی لانی منظور ہوتی تھی نام لکھوا کر تعلقہ دار
بدعت سے کرڑے مستعار لیے جاتے تھے اور جس وقت جو شخص سینڈھی کے
گھڑے لاتا تھا فی گھڑا ایک کڑا چوکی پر داخل کرتا۔ شام کو چوکی والے
(ناکہ دار) جس قدر کرڑے داخل ہوتے تھے تعلقہ دار بدعت کے پاس
حاضر کرتے تھے اور وہاں کرڑے کے عوض محصول لے لیا جاتا تھا۔

زمانۂ سابق میں سینڈھی شراب سے تخمیناً تیس لاکھ روپے سالانہ سرکار
کی آمدنی تھی۔ جو طریقے شراب اور سینڈھی پر محصول لینے کے اوپر بیان کیے
گئے قواعد کرورگیری کے علاوہ ہیں۔ قواعد مذکورہ پیداوار ملک سے متعلق
ہیں اور قواعد کرورگیری اُس مال سے جو علاقۂ سرکار عظمت مدار سے مملکت
دکن کے حدود میں لایا جائے۔

آب کش (ف) اہلِ ہنود کے پانی پلانے والے اور پانی کا انتظام
کرنے والے کو آب کش کہتے ہیں اور سقہ یا بہشتی بھی کہتے ہیں۔ اِس
خدمت کے انجام دینے والے کو انعام مشروط الخدمت بضمن انتظام مسجد و
دیول سرکار عالی سے جاری ہے۔ یہ انعام بھی نسلاً بعد نسلٍ ہوتا ہے۔

ابواب جائز (ف) اسم مذکر۔ طریقۂ دیہاتی جاگیردار اور دیسمکھ
دیسپانڈیوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ متعلقہ تعلقات و اضلاع میں جب
شادی قرار پاتی، تو اولاً شادی پٹی کے عنوان سے نذرانہ جاگیردار یا دیسمکھ

و دلسپانڈیان مقامی حاصل کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ابواب ناجائز اسی قسم کے ہیں جن کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) سرپٹی یعنے جس کے گھر لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو اُس سے نذرانہ بعنوان سرپٹی لیا جاتا تھا۔

(۲) ختنہ پٹی۔ جس کے پاس ختنہ ہو تو اُس سے نذرانہ بعنوان ختنہ پٹی لیا جاتا تھا۔

(۳) مردہ پٹی جس گھر سے مردہ نکلے وہ بھی نذرانہ بعنوان مردہ پٹی داخل کرتا تھا۔

(۴) کسبی پٹی۔ رنڈیوں سے کسبی پٹی کے عنوان سے رقم حاصل کی جاتی تھی۔

(۵) چودھرات پٹی۔ تنبول یعنی پان والوں کے چودھری اور قصابوں کے چودھری اور اہل حرفہ وغیرہ وغیرہ سے بعنوان چودھرات رقم معینہ حاصل کی جاتی تھی۔

گورنمنٹ نے اِن تمام ابواب ناجائز کو بالکل موقوف کردی ہے

اِجارہ۔ (ع) اسم مذکر۔ اجرت پر دینا۔

(۱) کرایہ ٹھیکہ۔ یورپ میں مقرری۔ (۲) دعویٰ۔ حکومت۔ قبضہ۔ قابو۔ اختیار۔

اِجارہ دار (ع۔ف) اسم مذکر۔ (۱) ٹھیکہ دار (۲) دعویدار۔ حاکم یا مالک۔ سررشتۂ مال میں یہ لفظ اجارہ دیہات ہی کے لیے زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ اجارہ دار مستاجر و گتہ دار کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن اب گتہ دار کا لفظ کارہائے تعمیرات وغیرہ کے لیے مخصوص ہو گیا ہے۔

اِحدی۔ (ع) اسم مذکر۔ یکتا۔ جلال الدین اکبر نے تیر اندازوں کا نام احدی رکھا تھا۔ یہ کسی فوج کے زمرے میں نہ تھے بلکہ علیحدہ گھر بیٹھے کسی خاص وقت کے لئے تنخواہیں پاتے تھے اور کبھی سرکش زمینداروں سے روپے وصول کرنے کو بھیجے جاتے تھے۔ یہ لوگ جہاں جاتے تھے اوگاہی کا روپیہ لے کر نکلتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے حاجات ضروری کے لیے بھی دوسری جگہ نہیں جاتے تھے۔ چنانچہ انھیں باتوں سے یہ لوگ سست ہو گئے تھے۔ مگر اب یہ لفظ بہ سکون حائے حطی نہایت سست۔ کاہل۔ مجہول۔ آدمی کے واسطے مخصوص ہو گیا ہے۔

اَحشام۔ (ع) جمع ہے حشم کی۔ بمعنے نوکر۔ چاکر۔ خدمت گار۔ اسناد میں لفظ احشام بشرط ادائی خدمت ملازمین قلعہ برج ہے (در تنخواہ ذات و احشام قلعہ وغیرہ وغیرہ)

اَحفاد۔ (ع) اسم مذکر۔ بیٹے۔ پوتے۔ نواسے۔ نوکر۔ چاکر۔ خادم۔ غلام

لونڈیاں۔ اسناد میں اولاد[1] کے ساتھ احفاد کا لفظ بھی لکھا جاتا ہے

اَحکام۔ (ع) اسم مذکر۔ (حکم کی جمع) اس کے لغوی معنی آگیا۔ ہدایات۔

اِحکام۔ (ع) اس کے معنی مضبوط کرنے کے ہیں۔ حکم بمعنی نیک کو بد سے جدا کرنے والا۔ انصاف چکانے والا۔ حکم۔ باز رکھنا۔ گھوڑے کے منھ میں لگام دینا۔

حِکم۔ جمع حکمت کی۔ حکم فرمانا۔ فرمان۔ پروانہ۔ سابق میں اکثر اسناد بادشاہانِ وقت کی مہر و دستخط سے جاری ہوتے تھے۔ مگر ایک عرصہ کے بعد وزراء وقت نے بھی اپنی مہر و دستخط سے اسناد وغیرہ جاری کرنا شروع کیے۔ اُسی وقت سے پروانہ جات و احکام کا طریقہ جاری ہوا۔ سابق میں عطیہ کے متعلق جب کبھی وزراء کسی کی معاش کی بحالی یا اجرائی کے لیے لکھا کرتے تھے تو اُس کا نام پروانہ تھا اور اب فی زماننا اس کا نام احکام ہے۔ خواہ ایک ہو کہ جمع۔ مگر احکام و تاکیدوں کا زیادہ تر رواج مہاراجہ چندو لعل کے عہد سے ہوا اُس کے بعد رفتہ رفتہ نواب سراج الملک مرحوم کے عہد میں بجائے اسناد کے احکام و تاکیدات وغیرہ بھی اجرا ہوتے رہے۔ نواب سر سالار جنگ اول مرحوم نے اپنے عہد میں باحتیاط تمام اسناد اجرا فرمایا کرتے تھے۔ ان کے عہد میں احکام ہی اکثر اجرا ہوئے ہیں۔ ان احکام پر

---

[1] اولاد کا ذکر ملاحظہ ہو۔ اولاد ردیف الالف مع الواو۔

مہر و دستخط ثبت ہوا کرتی تھی۔ لیکن اکثر تاکیدات و رقعات۔ کمر بند۔ لفافوں
اور کبھی تاکیدات و رقعات کی پیشانی پر چھوٹی مہر ثبت ہوتی تھی۔

(۲) فرد احکام کے ساتھ جو سند ہو اُس کو بلاشبہ مستحکم تصور کرنا چاہیے
وہی احکام باوقعت ہوتے ہیں کہ جس کا تعلق سند کے ساتھ ہو۔ چونکہ احکام
بسا اوقات بجائے سند کے اجرا کیے گئے ہیں تو ان کو بھی قریب قریب
سند کے تصور کرنا چاہیے۔ ملکِ دکن میں چونکہ حالیہ زمانہ میں احکام کا طریقہ
بالکل موقوف ہو گیا ہے۔ اس لیے بجائے احکام کے مراسلات کے نام سے
جملہ کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ زمانۂ ماسبق میں احکام نہ صرف عطیہ کے متعلق
جاری ہوا کرتے تھے بلکہ جملہ مراسلت سرکاری بعنوان احکام ہوا کرتی تھی۔

اخبار نویس۔ (ع۔ ف) اسم مذکر (۱) خبریں لکھنے والا۔ مہتمم۔ اڈیٹر۔
(۲) نامہ نگار۔ سندیس۔ پتر کا لکھنے والا۔ سندیسا لکھنے والا۔

اس خدمت کے انجام دینے والے کو مخبر۔ واقعہ نویس بھی کہتے ہیں چونکہ
زمانۂ ماسبق میں بادشاہوں کی جانب سے ہر تعلقہ۔ ہر ضلع و پرگنہ وغیرہ میں
لوگ مقرر تھے ان کی یہ خدمت تھی کہ تعلقدار اور دیسپانڈیہ و کوتوال وغیرہ
وغیرہ کی روزانہ خبریں و نیز مقامی حالات لکھ کر بطریق مروجہ بادشاہ اور
وزرا کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔ اس کے صلے میں ان لوگوں کو
معقول انعام از قسم معاش و یومیہ نسلاً بعد نسلٍ ملے ہیں۔ اور اس قسم کی

معاش کو معاش واقعہ نگاری و معاشِ خفیہ نویسی۔ و معاش مخبری کہتے تھے مگر اب یہ خدمات کی انجام دہی کا طریقہ مسدود ہو گیا ہے۔ لیکن معاش اسی نام سے اب تک بحال کی جاتی ہے۔

آخراجات اوچھا۔ (دکن) اصطلاحِ مال میں اہلِ ہنود کی پوجا کے اقسام میں یہ بھی ایک قسم کی پوجا کا نام ہے۔ اِس پوجا کے لیے سرکار سے معاش از قسم نقدی یعنی یومیہ و زمینات بطور انعام بشرطِ ادائی اخراجات پوجا و خدمت وغیرہ سرکار سے عطا ہوتی تھیں۔ یہ معاش بھی مشروط الخدمت ہے۔

آخراجات پوجا و نندادیپ۔ (دکن) اصطلاح مال میں اہل ہنود کی دیولوں و مندروں کی ادائی پوجا کے لیے سرکار سے معاش از قسم زمینات و نقدی مشروط الخدمت عطا ہوئی ہے۔

آخراجات دیوستان۔ (دکن) اصطلاحِ مال میں اہلِ ہنود کے دیولوں کی صفائی اور روشنی وغیرہ کے اخراجات کے لیے سرکارِ عالی سے معاش عطا ہوئی ہے۔ مگر یہ عطا دیول کے وجود تک ہے (یعنے تاقیام دیول)

آخراجات لنگر۔ (دکن) اصطلاح مال۔ اہل اسلام کی خانقاہوں و بزرگانِ دین کی درگاہوں میں مساکین و فقرا کو روزمرہ کھانا تقسیم کیا کرتے ہیں، جن کے اخراجات کے لیے سرکار سے معاشیں و نقدبات بشرطِ ادائی

خدمت عطا کی گئی ہیں۔

اِخلاص نامہ۔ (ع۔ف) اخلاص۔ ع۔ لغوی معنے (۱) خلوص خالص پاک صاف (۲) عبادت بے ریا۔ طاعت خالص (۳) دوستی محبت۔ پیار۔ سہاگ۔ (۴) میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ ارتباط۔ (۵) لاڑ۔ ناز۔ نامہ (ف) اسم مذکر (۱) خط۔ چھٹی۔ مکتوب صحیفہ۔ نوشتہ۔ (۲) کتاب۔ نسخہ۔ پوتھی۔ پستک۔ رسالہ۔ شاستر۔ (۳) دفتر۔ طومار۔ (۴) بقال۔ قرضہ۔ نام لکھی ہوئی رقم۔ نالوان۔ غرضکہ منجانب سرکارعالی دفتر ملکی سے دفتر رزیڈنسی کو یا (منجانب سرکار عظمت مدار) رزیڈنسی سے دفتر ملکی کو جو رقعات روانہ کیے جاتے ہیں۔ اُن کو ہر دو دفاتر میں اخلاص نامہ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ ہر ایک دفتر اپنے محریہ رقعہ کو اخلاص نامہ لکھتا ہے دفتر ملکی کے رقعات کا کاغذ افشانی ہوتا ہے اور جملہ خط و کتابت اتبک (بحمد اللہ) زبانِ فارسی میں ہوتی ہے اور رزیڈنسی سے جو رقعات وصول ہوتے ہیں وہ بھی بزبان فارسی اور اُس کا کاغذ بھی افشانی ہوتا ہے رقعہ دفتر ملکی کے ختم عبارت پر دعائیہ فقرہ لکھا جاتا ہے۔ یہ کہ" زیادہ ایام جمعیت و شادمانی مدام باد۔ رقعہ رزیڈنسی کے ختم مضمون پر فقرۂ دعائیہ اس طرح لکھا جاتا ہے۔ " زیادہ ایام عشرت و نشاط مدام باد"۔ قدیم سے شاہان دکن غفر اللہ لہم کی جانب سے جناب رزیڈنٹ صاحب بہادر کے پاس چالیس خوان ہائے میوۂ خشک و تر کے ساتھ سال میں چھ دفعہ رقعات

روانہ کیے جاتے تھے۔ اس مبارک عہدِ عثمانی میں بھی ہمراہ رقعہ دفترِ ملکی چالیس خوان ہائے میوۂ خشک وتر جناب رزیڈنٹ صاحب بہادر وقت کے پاس حسبِ تفصیل ذیل روانہ کیے جاتے ہیں۔

(۱) بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت حضور پُر نور خسرو دکن ادام اللہ اقبالہم وضاعف اجلالہم۔

(۲) بتقریب عید الفطر۔

(۳) بتقریب عید الضحیٰ۔

(۴) بتقریب سال نو عیسوی۔

(۵) بتقریب ولادت باسعادت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام (کرسمس)

(۶) بتقریب عید نوروز۔

انھیں تقاریب میں خوان ہائے مذکور بفرطِ عنایاتِ شاہانہ باہتمام خاص توشک خانہ مبارک سے چوبداران علاقۂ سرکارِ عالی کے ساتھ روانہ کیے جاتے ہیں۔ اس خصوص میں دفترِ ملکی سے رزیڈنسی کو جو رقعات روانہ کیے جاتے ہیں اُن کا ملخص یہ ہے کہ "بتقریب سالگرۂ مبارک اعلیحضرت از پیشگاہ جہاں پناہی خلیفۃ الرحمانی ظلِّ سبحانی خسروِ دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ چہل خوان میوہ خشک وتر بفرطِ عنایات بآں مشفق مرحمت گشتہ اند۔ لہذا خوان ہائے مذکور بموجب فہرست علحدہ بہمراہی چوبداران سرکارِ عالی

ذریعہ اخلاص نامہ مرسل خدمت شریف اند۔ زیادہ ایام جمعیت و شادمانی مدام باد۔

آختہ بیگی۔ اسم مذکر۔ ترکی ہیں داروغہ اصطبل کو کہتے ہیں۔

اراضی۔ (ع) اسم مونث۔ (ارض کی جمع) (۱) زمین دھرتی۔ (۲) زمین کاشت۔ کھیت۔ عطاہائے اراضی سے ہر ایک عطا کی دو قسم ہیں۔ (۱) خارج جمع (۲) داخل جمع۔ خارج جمع وہ اراضی مراد ہے کہ جس کے محاصل کا کوئی حصہ خزانۂ سرکار میں داخل نہ ہو یعنے خارج از مالگزاری جیسے جاگیر یا انعام جو بالکل جاگیردار یا انعامدار کو بطور پرورشی معافی عطا ہوئی ہو (۲) داخل جمع وہ عطا ہے کہ جس کے محاصل کا کوئی جزو سرکار میں داخل و جمع ہو مثلاً مقطعات جس سے پن مقطعہ کی رقم سرکار میں جمع ہوتی ہو۔

اراضی افتادہ۔ (ف) مرکب توصیفی بنجر۔ بادشاہ وقت کو اختیار حاصل ہے کہ قطعات بنجر جس کو چاہے عطا کرے۔

اراضی مکاسہ (ع۔ف) اس اراضی کو کہتے ہیں کہ جن کی بابت پیشوایان پونہ کے زمانہ سے اس سمت کی جملہ آمدنی کا ایک معین حصہ سرکار عالی میں داخل کیا جاتا تھا۔ اس حصہ میں سے جس کو جاگیر یا انعام عطا کی جاتی تھی اسکو جوڑی جاگیر بھی کہتے ہیں۔

اراضی کروڑگی[1]۔ (ع۔ف) اس اراضی مقطعہ کا نام ہے جو زمینداروں کو

---

[1] کروڑی کا بیان باب الکاف میں ملاحظہ ہو۔

عطا ہوئی ہو۔ تلنگانہ میں اس قسم کی عطا کو اراضی کروری کہتے ہیں (اسی طرح اس اراضی کروری کو پالمیٹ اور گھر گاؤں بھی کہتے ہیں)

آریہ ورت۔ (س) اسم مذکر۔ ہندوستان کا نام آریہ قوم کے آنے سے ہندوستان کو یہ لقب ملا ہے۔

ارث۔ (ع) مردے کا مال۔ عطیاتِ سلطانی کا تعلق زیادہ تر موروثی سے ہے اور اس کا عمل بعد وفات پدر وغیرہ ہوتا ہے۔ اس لیے اسناد میں بھی لفظ ارثاً لکھا جاتا ہے یہ کہ (فلاں انتقال کرد لہٰذا از انتقال مرحوم ارثاً بنام فلاں بحال۔)

ارشاد۔ (ع) اسم مذکر لغوی معنی ہدایت۔ اصطلاحی حکم۔ اگیا۔ بادشاہ اکبر کے عہد میں حکم نامہ کو ارشاد کہتے تھے۔

ارشاد نامہ۔ (ف) اسم مذکر۔ خط۔ عنایت نامہ۔ سرفراز نامہ۔ حکم نامہ۔ فرمان۔ تاکید۔

دفاتر اسنادی میں ارشاد نامہ ایک خاص کاغذ کا نام ہے۔ جو زبانی حکم دینے پر یہ خاص کاغذ تیار کیا جاتا تھا۔ پھر یہ کاغذ حضور کے ملاحظہ میں پیش ہوتا تھا جس پر بادشاہِ وقت نے بلحاظ نسبت حکم صادر فرماتا تھا

انچنہ۔ اسم مذکر۔ تخمینہ۔ اندازہ۔ حساب خام۔ اندازہ سے رقم کا قرار داد کرنا۔

اساڑھ۔ (ہ) اسم مذکر۔ ہندی چوتھا مہینہ۔ برسات کا پہلا مہینہ تقریباً نصف جون سے نصف جولائی تک۔

اساڑھی۔ (د) اسم مونث۔ فصل ربیع (۱) وہ فصل جو اساڑھ کے مہینے میں ہوتی ہے۔

اخراجات اساڑھ یعنے (رتھوار اساڑھ) کے نام سے بھی معاشیں عطا ہوئی ہیں۔

آسامی۔ صحیح (اسامی) (ع) اسم مونث۔ جمع الجمع اسم اردو میں بجائے مفرد بغیر مد مستعمل ہے۔ (۱) اسم۔ نام ناتو (۲) شخص۔ تنفس۔ کس۔ نفر۔ آدمی۔ (فقرہ) فی آسامی دو روپیہ (۳) سودا لینے یا اٹھانے والا گاہک۔ خریدار۔ (۴) چہرہ۔ حلیہ۔ (۵) خدمت۔ عہدہ۔ کام۔ جگہ۔ نوکری۔ (۶) وہ شخص جو کسی ٹھیکہ دار سرکار کا مالگزار ہو۔ رعیت۔ پرجا۔ اجارہ دار۔ کرایہ دار۔ کسان۔ کاشت کار۔ جویا جوتا۔ مزارع۔ (۷) مدعی علیہ۔ قرض دار۔ دینے دار۔ گواہ۔ شاہد۔ (۸) کسبی دوست۔ معشوقہ۔ نوچی۔ (۹) بشتی۔ لگا بندھا۔ (۱۰) مالدار۔ دولت مند۔ امیر۔ زردار۔ موٹی چڑیا۔ سونے کی چڑیا۔ (۱۱) باشندہ دہ۔ گاؤں کا رہنے والا۔ (۱۲) آبادی۔ بستی باشندے۔ لوگ۔ رہنے والے۔ خلق (فقرہ) اس گاؤں میں کتنے آسامیاں ہوں گے۔ (۱۳) اپنے مطلب کا بنایا ہوا احمق۔ اپنا الو۔ اپنا بیوقوف (۱۴) وہ شخص جس کے ہاں جا ٹھہریں۔ یا جس سے واقفیت ہو۔ واقف کار۔

جان پہچان۔

آسامی باد۔ اسم مذکر (۱)۔ یار بنا کر ٹھگنے والا۔ یار مار۔ دوستوں کی گرہ کاٹنے والا۔ ٹھگیا۔ خود غرض۔ گونگیرا۔

آسامی پاہی۔ یا پاہی کاشت۔ (۱) اسم مذکر۔ برابر کے یا پاس کے گاؤں کا کسان۔ آسامی پاہی کاشت کار، موروثی تک متصور کیا جاتا ہے۔

آسامی شکمی (ع۔ ف) ماتحت کشت کار۔ بھیتری۔ ساجھی۔ اندرونی بٹیر چھوٹا کسان۔ وہ شخص جسے اپنی طرف ساجھی کریں۔ کسی پتی کا شریک۔

آسامی غیر موروثی۔ (ع) غیر موروثی کشت کار۔ وہ کسان جس کا دوامی حق نہ سمجھا جائے۔

اسامی مستقل۔ (ع) وہ کشت کار۔ جو دخل کا مستحق ہو۔

اسامی موروثی۔ (ع) دوامی کشت کار۔ وہ کسان جو کشت کاری کے باعث وراثت کا حق پیدا کرے۔ اسناد میں لفظ اسامی اس طرح لکھا جاتا ہے کہ (متعلقاں فلاں بلاقید اسامی وقسمت) بعض اسناد میں لفظ اسامی کو (آثامی) لکھتے ہیں۔

اسباط۔ (ع) اسم مذکر۔ پوتے۔ نواسے۔ قومیں۔ ذاتیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت۔

استظہار۔ (ع) پشت پناہ۔

آستانہ یا آستان۔ (ف) اسم مذکر۔ استھان، ہندی۔ ستھان سنسکرت۔ (۱) دہلی۔ دہلیز دروازہ۔ ڈیوڑھی پوکھٹ۔ (۲) گھر۔ مکان مسکن۔ رہنے کی جگہ۔ (۳) بزرگوں کی مزار۔ روضہ کا دروازہ۔ بادشاہ اکبر کے عہد میں مواضعات کا اصطلاحی نام آستانہ تھا۔

استیفاء۔ (ع) مصدر۔ باقی رکھنا۔ باقی چھوڑنا۔ کسی چیز کو پوری طرح سے لے لینا۔ پورا کرنا بھردینا۔ مجازاً حساب جمع و خرچ سے دفتر ایک وصاف رکھنا۔

دفتر استیفاء اور دفتر وجوہ آمدنی یہ دونوں دفاتر بہت قدیم سے ہیں۔ ان کا قدیم نام دفتر سیاق تھا۔ یہ دفتر اردشیر بابکان ساسانی کے عہد میں ترتیب پایا۔ جس کی حکومت اسکندر کے دوسو سال کے بعد تھی۔ اس کے عہد میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اردشیر نے اپنے خاندان ساسانی کو چھوڑ کر عیسوی مذہب اختیار کیا تھا۔ اسی نے فوجی اور دفتری اصول قایم کیا اور اس کے متعلقہ قانون مرتب کیا تھا۔ یہ دونوں دفاتر جب مسلمانان شام کے ہاتھ لگے تو اس وقت اس دفتر کی زبان رومی تھی۔ کیونکہ اس کا تعلق ممالک روم سے تھا۔ اور اہل عراق کے دفاتر استیفاء اور وجوہ آمدنی کی زبان فارسی تھی اس لیے کہ اس وقت اس کا تعلق ممالک پارس سے تھا۔

جب عبدالملک بن مروان ۶۵ھ میں خلیفہ ہوا۔ عموریہ تقفوریہ سماوہ کے کئی

نہر سیحیہ۔ اور پوشن اور بلادِ روم کے آٹھوں بادشاہوں کو مسخر کیا۔ اور انھوں نے عبدالملک کی اطاعت قبول کی اور اس نے سنہ ۸۱ ہجری، دفتر استیفاء دفتر وجوہ آمدنی زبان عربی میں رکھا۔

دفتر وجوہ مال کا طریقہ آج کل ہندوستان میں بشکل صدر خزانہ مروج ہے اور دکن میں خزانہ عامرہ۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس دفتر میں اسناد وغیرہ کے داخلے نہیں رہتے ہیں مگر زمانۂ سابق میں دفتر وجوہ میں اسناد کے داخلے ضرور رہتے تھے۔

دفتر استیفاء کا دوسرا نام بیت المال ہے۔ دفتر بیت المال حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بمشورہ حضرت سیدنا عثمان و حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دفتر قایم کیا گیا۔ اور اس دفتر کے دیوان (حاکم) عقیل بن ابی طالب اور مخرمہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم مقرر کیے گئے۔ اس دفتر میں جملہ بیت المال کا حساب جمع و خرچ رہتا تھا۔ بیت المال ہی سے جملہ حامیانِ اسلام کی تنخواہیں اور تالیف جاری کیے جاتے تھے۔

(۱) ردّ المختار میں لکھا ہے کہ خلیفۂ وقت کی تنخواہ (اور ان کے جملہ مصارف) عامل۔ قاضی۔ مفتی۔ محتسب۔ واعظ۔ طالب علم۔ معلم۔ جو بلا اجرت تعلیم دیتا ہو۔ اور گواہ کی قیمت۔ سواحل کے نگہبان۔ سوار اور غازی ان سب کو بیت المال سے حصہ (یعنے تنخواہ یا وظیفہ) دیا جاتا تھا۔

(۲) پُل کی تعمیر و ترمیم مساجد و حوض اور کنویں و نیز جہاد کے گھوڑوں کے

اصطبل (یعنے طویلے) اور مساجد کے جملہ اخراجات و شعائر اسلام کے قایم کرنیکے جملہ اخراجات - مدارس اور وہ علماء جو علوم شرعیہ کی تعلیم (بلا اجرت) دیتے تھے - اِن سب کے اخراجات اسی بیت المال سے ادا ہوتے تھے۔ (ملاحظہ ہو ردالمختار حموی)

قدما کی تقلید میں شاہان مغلیہ نے بھی ہندوستان میں دفتر استیفاء کے نام سے ایک دفتر قایم کیا تھا۔ اس دفتر میں جملہ آمدنی و خرچ از قسم نقدی و اراضیات کا داخلہ رہتا تھا۔

جب بادشاہ وقت نے کسی کو انعام (خواہ نسلاً بعد نسلٍ ہو یا نہ ہو) از قسم نقدی یا اراضی کی سند عطا کرتا تھا تو اُس کا داخلہ پہلے دفتر استیفاء میں درج کر لیا جاتا تھا پھر اس کے بعد دفتر دیوانخانہ و دفتر دیوان خاص و دفتر دیوان کل و دفتر سیاہہ و دفتر بخشی وغیرہ میں داخلے درج کیے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ اُس سند کی پشت پر دفتر متعلقہ شرح اندراج داخلہ و علامت خاص لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ دکن میں بعہد صوبہ داری نواب آصف جاہ اولی (حضرت مغفرت آب) دفتر استیفا قایم تھا۔ جب حضرت مغفرت آب خود مختار بادشاہ دکن ہوئے تو آپنے اس دفتر کو بحال رکھا اس لیے کہ ملک کی جملہ آمدنی اور خرچ (از قسم نقدی و اراضیات) کا داخلہ اُسی دفتر میں رہا کرتا تھا (جیساکہ اب محکمۂ صدر محاسبی وغیرہ میں ہے۔ چونکہ زمانہ قدیم میں عام طریقہ یہ تھا کہ بادشاہ وقت یا دیوان جس کو

جس قدر معاش عطا کرتا تھا اُس کے خرچ کا اندراج دفتر استیفا میں کرایا جاتا تھا اور اسی قدر معاش از قسم نقدی ہو یا اراضی۔ موازنہ سے خارج کردی جاتی تھی۔ اسی طرح اگر بادشاہ وقت و دیوان یا طرف دار جس قدر معاش ضبط کرتا تھا۔ پہلے دفتر مذکور میں اُس معاش کا داخلہ (بمد جمع) درج کرلیا جاتا تھا۔

دکن کا دفتر استیفا محکمۂ فینانس میں ضم ہے اور اس میں حالیہ انعامات کے اندراجات نہیں کیے جاتے۔ بلکہ نواب مختار الملک مرحوم کے زمانہ سے عطیات کے جمع و خرچ کا داخلہ دفتر صدر محاسبی اور دفتر مالگزاری میں رہا کرتا تھا مگر اب یہ طریقہ موقوف ہے۔

شاہان ہند اور شاہان دکن کے اسنادوں میں دفتر استیفا کا داخلہ اور اسکی خاص علامت لازماً سند کی پشت پر درج رہتی ہے جس سند میں دفتر استیفاء کا داخلہ نہ ہو وہ سند قابل وثوق تصور نہیں کی جاسکتی

اس کا تفصیلی بیان باب الدال میں تحت دفتر ملاحظہ ہو۔

اسد اللہ۔ (ع) اسم مذکر۔ شیر خدا۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب۔ دکن کی اصطلاح میں جوانان بار کا نام اسد اللہ تھا۔ یہ اصطلاح نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی کی اختیار کردہ تھی۔

اسلام۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) سر جھکانا۔ صلح جو اور صلح خواہ ہونا سلامتی میں رہنا (۲) مذہب محمدی یعنی مسلمانوں کا مذہب۔

اسم۔ (ع) اسم مذکر۔ نام۔ ناؤں۔ لقب۔ عزت۔ اکثر اسناد میں۔ (باسم فلاں) کے الفاظ بھی استعمال میں آتے ہیں۔

اسناد۔ (ع) اسم مونث۔ جمع سند۔ لغوی معنی تکیہ گاہ۔ اصطلاحی دستاویز لکھتم۔ وثیقہ۔ کارنامہ۔ سفارش نامہ۔ حکم (مثال) عطیہ شاہی۔ از قسم اراضی یا نقدی۔ اُن کا داخلہ سند ہی میں ہوا کرتا ہے۔ اسی کاغذی بناد پر معاشیں پسماندگاں وغیرہ پہ بحال ہوتی ہیں۔

آسیب۔ (ف) اسم مذکر (۱) صدمہ۔ دھکا۔ دھچکا۔ (۲) نقصان۔ ضرر (۳) خوف۔ خطر۔ ڈر۔ (۴) دکھ۔ آزار۔ تکلیف۔ آفت۔ نکبت۔ کوفت۔ الم۔ مصیبت۔ (۵) جن۔ بھوت۔ پری۔ دیو۔ پریت۔ سایا۔ بھوت کا اثر۔ سایۂ پری یا جن پری کا خلل۔ بیماری جن۔ جنون۔

آشفاق (ع۔ ف) اشفاق شفقت کی جمع۔

اِشفاق (ع۔ ف) مہربانی کرنا۔ ڈرانا۔

اشفاق نامہ۔ (ع۔ ف) دفتر ملکی کے رقعات جو دفتر ریذیڈنسی میں یا ریزیڈنسی سے دفتر ملکی میں وصول ہوتے ہیں اُن کو ہر دو دفاتر میں اشفاق نامہ یا شقہ شریف کہتے ہیں۔

اس وقت اُن رقعات ریزیڈنسی (یعنے اشفاق نامہ) کا ذکر کیا جاتا ہے جو سال میں چھ دفعہ عطیۂ شاہی کے شکریہ میں جناب صاحب عالیشان بہادر نے

اِن تحائف کی سرفرازی سے شرفِ عزت حاصل ہونے کا شکریہ نہایت خلوص و محبت و عقیدہ تمندی کے ساتھ اظہار فرمایا ہے اِن تقاریب میں جس کے شکریہ میں اشفاق نامجات منجانب جناب رزیڈنٹ صاحب بہادر دفترِ ملکی پر وصول ہوتے ہیں ان کا مختصر ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) تبقریب سالگرہ مبارک شہنشاہ دکن حضور پُر نور صانہا اللہ عن الشرور والفتن۔

(۲) تبقریب عید الفطر

(۳) تبقریب عید الضحیٰ۔

(۴) تبقریب سال نو عیسوی۔

(۵) تبقریب ولادت باسعادت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۶) تبقریب عید جشن نوروز۔

مضمون اشفاق نامہ (یعنے رقعہ)

پہل خوان میوۂ خشک و تر تبقریب سالگرہ مبارک کہ بفرط عنایات از پیشگاہ حضور پُر نور مخلص مرحمت گشتہ بصحابت اشفاق نامہ (یعنے رقعہ دفتر ملکی) محررہ (فلاں) بابتہ ۱۳۴۶ھ رسیدہ حلاوت بخش کام و دہاں وداد گردید۔

براہ اشفاق شکریہ ایں میوہ پُر مزہ بعد ادائی آداب بہ پیشگاہ اقدس حضور پُر نور بآئین بہین و وجہ خوب ترین گذارش نمودہ آید۔ زیادہ ایام عشرت و نشاط

مدام باد۔

اصطلاح۔(ع) اسم مونث۔ جب کوئی قوم یا فرقہ کسی لفظ کے معنی موضوع کے علاوہ یا اس سے ملتے جلتے کوئی اور معنے ٹھیرا لیتے ہیں تو اُسے اصطلاح یا محاورہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اصطلاح کے لغوی معنے باہم مصلحت کرکے کچھ معنی مقرر کرلینے کے ہیں۔ اسی طرح وہ الفاظ جن کے معنے بعض علوم کے واسطے مختص کرلیے ہیں۔ اصطلاح میں داخل ہیں۔ اصطلاحی اور لغوی معنوں میں کچھ نہ کچھ نسبت بھی ضرور ہوتی ہے۔

آصف۔(عبرانی) اسم مذکر (۱) عبرانی زبان کا مصدر ہے جس کے معنے جمع کرنا۔ اکھٹا کرنا۔ ضبط کرنا آتے ہیں۔ روپے یا مہمانوں کا جمع کرنا۔ میوہ اکھٹا کرنا۔ مہمانوں کو اپنے پاس رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ (۲) پاؤں سمیٹنا یا پاک رکھنا۔ (۳) سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر کا نام۔

چونکہ اس مبارک موقع پر لفظ آصف کی اصطلاح کے ساتھ ہی ساتھ سلاطین آصفیہ کا ذکر بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جانا مناسب خیال کیا گیا۔ تاکہ اسناد کا بھی صحیح داخلہ بہ آسانی معلوم ہوسکے۔

آصف جاہ اول۔ نواب قمرالدین خاں المخاطب بہ چین قلیچ خاں آصف جاہ، مغفرت آب آپ کا سنہ جلوس ۱۱۳۳ھ ہے اور تاریخ وفات ۴ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ ہے۔ آصف جاہ اول کے اسناد کا داخلہ ۱۱۳۳ھ سے

سنہ ۱۱۶۱ھ تک ہے (۲) نواب نظام الدولہ میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ مرحوم (شہید) حضرت مغفرت آب کے دوسرے فرزند تھے۔ آپ کا سنہ جلوس ۱۱۶۱ھ ماہ جمادی الثانی۔ اور تاریخ وفات ۱۷ محرم الحرام سنہ ۱۱۶۴ھ ہے (۳) نواب آصف الدولہ سید محمد خاں بہادر صلابت جنگ۔ امیر الممالک۔ یہ نواب مغفرت آب کے تیسرے فرزند تھے جن کا سنہ جلوس بتاریخ ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ھ ہے اور بتاریخ ۴ ذیحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ (اترا) یعنے گوشہ نشین ہوئے۔ اس وقت یہ بھی لکھدیا جاتا ہے کہ نواب صلابت جنگ مرحوم کا جلوس بعد قتل ہدایت محی الدین خاں بتاریخ متذکرہ واقع ہوا۔

آصف جاہ ثانی۔ نواب نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ آصف جاہ رستم دوراں سپہ سالار یار وفادار (حضرت غفراں مآب) نواب غفراں مآب کا سنہ جلوس ۴ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۱۷۵ھ ہے اور وفات بتاریخ ۱۷ ربیع الثانی شریف سنہ ۱۲۱۸ھ ہوئی۔ حضرت غفراں مآب کے اسناد دو مہری ہیں۔ اس کا ذکر ردیف (س) میں درج ہے اور سنہ جلوس سے تاریخ وفات تک اسناد برابر جاری رہے ہیں۔

آصف جاہ ثالث۔ المعروف بہ سکندر جاہ۔ المخاطب بہ نواب نظام الملک

ملہ حیدرآباد دکن محمد شاہ بادشاہ کے زمانے میں صوبۂ دکن کہلاتا تھا۔ اور نواب مغفرت آب اس وقت صوبہ دار دکن کے عہدہ پر ممتاز تھے۔

نظام الدولہ میر اکبر علی خاں بہادر آصف جاہ فتح جنگ سپہ سالار۔ یار وفادار رستم دوراں (مغفرت منزل) حضرت غفراں مآب کے یہ دوسرے صاحبزادے ہیں جن کا سنہ جلوس بتاریخ ۲۲ ربیع الثانی شریف ۱۲۱۸ھ واقع ہوا اور تاریخ وفات ۲۱ ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ ہے۔ حضرت مغفرت منزل نے بھی سنہ جلوس یعنے ۱۲۱۸ھ سے تاریخ انتقال یعنے ۱۲۴۴ھ تک اسناد جاری فرمایا۔

آصف جاہ رابع۔ المعروف بہ ناصر الدولہ بہادر المخاطب بہ نواب نظام الملک نظام الدولہ میر فرخندہ علی خاں بہادر آصف جاہ فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوراں (غفراں منزل) آپ کا سنہ جلوس بتاریخ ۲۰ ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ ہے اور تاریخ وفات ۲ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ ہے۔ آپ کے زمانہ مبارک میں اسناد وغیرہ بسا اوقات زبانی مرتب پاتے ہیں اور بسا اوقات اسناد دستخط سے بھی مزین ہوتے تھے۔ تاریخ جلوس مبارک سے تاریخ انتقال تک برابر اسناد جاری رہے ہیں۔

آصف جاہ خامس۔ المعروف بہ نواب افضل الدولہ المخاطب بہ نواب نظام الملک نظام الدولہ میر تہنیت علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوراں مظفر الممالک آصف جاہ (مغفرت مکان) آپ کا جلوس مبارک بتاریخ ۴ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ ہوا اور آپ کی تاریخ وفات شریف ۱۳ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ ہے۔ حضرت مغفرت مکان کے زمانہ مبارک میں بھی اکثر زبانی اسناد

جاری ہوئی ہیں۔ اور بعض اسناد دستخط سے بھی مزین ہوئی ہیں۔ آپ کے اسناد وغیرہ تاریخ جلوس مبارک سے تاریخ انتقال تک برابر جاری ہوئے ہیں۔

آصف جاہ سادس۔ المخاطب بہ فتح جنگ سپہ سالار، یار وفادار رستم دوراں نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک نواب میر محبوب علیخاں بہادر جی سی ایس آئی جی سی۔ بی (حضرت غفراں مکاں) آپ کا جلوس مبارک بتاریخ ۱۶ ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ عمل میں آیا اور تاریخ حکمرانی ۶ ربیع الاول شریف ۱۳۰۱ھ سے ہے اور آپ کی وفات شریف کی تاریخ ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۹ اگسٹ ۱۹۱۱ء م ۲۲ مہر ۱۳۲۰ف ہے۔ حضرت غفراں مکاں کے عہد طفولیت میں نواب سر سالار جنگ بہادر اول (مرحوم) نے بحیثیت نائب اپنی دستخط سے اسناد وغیرہ جاری فرمایا ہے۔

آصف جاہ سابع۔ شہنشاہ دکن حاتم ثانی عادل حیدر شجاعت شعار حامی ہندوستان علم برور دین محمدی حضور پرنور ہز اگزالٹڈ ہائی نس نواب میر عثمان علیخاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار، یار وفادار رستم دوراں نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصف جاہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ای۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وضاعف اجلالہم۔

حضرت خسرو دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن بتاریخ ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ سریرآرائے اورنگ دکن ہوئے (خداوند عالم اس بادشاہ جم جاہ کی

عمر واقبال و دولت میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ اور شاہزادگان بلند اقبال اور شاہزادیان خجستہ خصال کی عمر و اقبال و دول میں ترقی عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس حامی جہان کو ہر ارادہ میں کامیاب کرے اور سلطنت آصفی کو تا ابد قائم و سرسبز و آباد رکھے۔ آمین ثم آمین۔ یا رب العالمین

حضرت آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہٗ کے جلوس مبارک کے وقت جنکو معاشیں بغرض پرورشی و دعاگوئی اجرا ہوئی ہیں ان کے اسناد پر حضرت ظل سبحانی صانہ اللہ عن الشرور والفتن کی دستخط و مہر مبارک مزین ہے۔ حضرت خسرو دکن نے صدہا بلکہ ہزارہا کو جس قدر معاشیں از قسم نقدی سرفراز فرمائی ہیں وہ سب بذریعہ فرمان مبارک شرف ورود لائے ہیں۔

اضمان۔(ف) اسم مذکر۔ تاوان۔ نقصان۔ جرمانہ۔

اضافہ۔(ع) اسم مذکر (۱) بیشی۔ ترقی۔ زیادتی تنخواہ۔ بڑھوتری۔ (۲) بچت فاضل۔ (۳) شمول۔ الحاق۔ مرہٹوں کی ریاست میں ملک عنبر اور مرشد قلی خاں کے انتظامات اراضی و تشخیص دہارہ کا رواج جاری تھا۔ مگر چند زمانے کے بعد انھوں نے اسی اصول مقررہ اور تشخیص سربستہ پر (جو تنخواہ کہلاتی تھی) بہت کچھ اضافہ کیا تھا۔ جمع سابق کا نام عین اور اضافہٗ حال کا نام توفیر رکھا تھا۔ اسناد میں اضافہٗ رقم کی وضاحت درج ہوا کرتی تھی۔

اطراف بلدہ۔ دکن میں ایک خاص دفتر کا نام ہے۔ جسمیں بادشاہ دکن کے

جاگیرات، دادو دہش خاص مبارک کے جانب قدمات بدائتی و مال کا تصفیہ ہوتا ہے۔

اعلحضرت میفرمودند۔ (ف) حسب الحکم شاہجہاں جس وقت عالمگیر اسناد اجرا کرتا تھا تو اس میں (اعلحضرت می فرمودند) ضرور لکھتا تھا یعنے پیشگاہ حضور سے بمنظوری حکم صادر ہوا۔ اعلحضرت نے اجرائی سند کے لیے حکم صادر فرمایا ہے۔ عالمگیر کا قاعدہ تھا کہ شاہجہاں کی عہد حکومت تک جس قدر اسناد جاری کیا تھا وہ شہنشاہ کے حکم سے جاری کیا کرتا تھا۔ اور اسناد میں بھی اس کا ذکر درج کرتا تھا۔

اَقران۔ (ع) اسم مذکر۔ ہمسراں۔

اکار بند۔ (ف) اسم مذکر۔ دہقان۔ کسان۔ یعنے زراعت کرنے والا۔

اُگاہی۔ (ہ) اسم مذکر۔ آئندہ اس کا ذکر تفصیلی کیا جائے گا۔

اُگاہی۔ (ہ) اسم مونث۔ تحصیل۔ واصلات۔ واجب الوصول۔ بقایا۔

اگرہار۔ (ہ) اسم مذکر۔ (اگر۔ ہار) یہ نام ترکیب دیا گیا ہے۔ اگر اور ہار سے اگر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ خوشبودار درخت کا نام ہے۔ جس کی لکڑی جلنے کے بعد صندل کے مانند خوشبو دیتی ہے[1]

(ہار) ہ۔ اسم مونث۔ (۱) شکست۔ جیت کا نقیض۔ پراجے۔ چھپے۔ ہزیمت۔ مزک۔ مغلوبیت۔ مات۔ (۲) تکان۔ ماندگی۔ راستہ کی تھکان۔ (ہار) ہ۔ اسم مذکر۔

[1] یہ درخت دکن کی پہاڑیوں میں کثرت سے ہوتے ہیں۔ عربی میں اس کو عود کہتے ہیں۔

پھولوں یا موتیوں کا مالا۔ رشتۂ مروارید۔ عقد۔ حمائل۔ (اکبر بادشاہ و محمد بادشاہ نے پھل مار نام رکھا تھا کیونکہ ہار کے معنے شکست کے بھی ہیں۔ اس لیے شگونِ بد خیال کیا گیا تھا)۔ (۲) تسبیح۔ سمرن مالا۔ جواہرات کا گلو بند۔ کنٹھ مالا۔

اگر ہار۔ (ہ) مال کی اصطلاح میں اُس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کا پن نہ دیا جائے۔ یا بشرح رعایتی کسی برہمن کو جاگیر میں دیا جاوے اگر وہ موضع بالکل معافی میں ہے تو اس کو (سرو اگر ہارم) کہتے ہیں۔ اگر اس موضع پر کچھ خفیف ساپن ہے تو (بالمقطعہ اگر ہارم) اور (کنو یری اگر ہارم) کہتے ہیں۔

چونکہ اکثر معاشیں بعنوان (اگر ہار) سرکار سے عطا ہوئی ہیں جو اہلِ ہنود کے لیے مخصوص ہیں۔ اہل اسلام کو بنام عوددگل عطا ہوئی ہیں۔

اگنی ہوتر۔ (س) (اسم مونث) سنسکرت میں اگنی کے معنے آتش کے ہیں لیکن ہوتر کے دو معنی ہیں (۱) ایک زن و شوہر۔ دوسرے بہم پہنچانا۔ یہاں آتش سے مراد زن و شوہر کا باہم ملکر آگ کو روشن کرنا ہے۔

آگ۔ (ہ) اسم مونث۔ سنسکرت۔ (اگنی) پراکرت (اگی) پرانی فارسی۔ (آویش) اژ (آور) ترکی (ادت) مگھہ (اگیا) پورب (اگی) پرانی ہندی (اگن) (۱) آنچ۔ اگنی۔ اگن۔ بی سندر۔ آتش نار۔ چہار عنصر میں سے ایک عنصر کا نام ہے۔ شعلہ۔ لو۔ بھوک۔ کھدیا۔ اشتہا۔ خواہش طعام۔ دون۔ آتش معدہ۔

جہاں بخ عشق محبت۔ لگن۔ لگی۔ ماتا۔ درد۔ جوش۔ حوات۔ ماہر الفت۔ رشتہ
ناتے کی محبت۔ شہرت بد۔ خبر بد۔ بدنامی و رسوائی کی شہرت۔ اگنی ہوتر۔ مرکب
ہے۔ لفظ اگنی۔ اور ہوتر سے۔ اس کے معنے آگ روشن کرنے کے ہیں۔ اہل
ہنود میں ایک خاص قسم کی پوجا ہے۔ جس میں آگ کا ہمیشہ روشن رہنا ضروری
ہے اور شوہر کے روبرو اس کی عورت اپنی ایک۔ داہنی پر حلف اٹھاتی
ہے اس کے بعد یہ دونوں (یعنے زن و شوہر) ملکر آگ کو روشن کرتے
ہیں۔ برہمنوں کے اعتقاد میں داخل ہے کہ اس آگ کو دو لکڑیوں سے
روشن کیا جائے جس سے حلف (یعنے قسم) کی تصدیق اسی وقت ہوتی
ہے جیسا کہ پتھر سے آگ نکلتی ہے۔ اسی طرح ان دونوں لکڑیوں میں سے
بھی آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔ اگنی ہوتر کے متعلق ہم نے جو تحقیق کی
ہے اس کا مختصر سا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

راماین کے قصہ کا تعلق سورج بنسی راجپوتوں سے ہے جن کا
دار السلطنۃ اجودھیا تھا۔ مہابھارت اور راماین میں لکھا ہے کہ راجہ اجودھیا
کی دو بی بیاں تھیں۔ پہلی بی بی کے لڑکے کا نام رامچندر اور دوسری
بی بی کے لڑکے کا نام بھرت تھا۔

راجہ اجودھیا اپنی چھوٹی زوجہ کو بہت چاہتا تھا۔ اس لیے چھوٹی بی بی نے
راجہ کو سمجھایا کہ رامچندر جی کو جلاوطن کر دیا جائے اور بھرت کو وارث تخت

قرار دیا جائے۔ اُس وقت رام چندر کی شادی سیتا سے ہو چکی تھی۔ جب رام چندر کو بنوباس ہوا تو سیتا اُن کے ساتھ ہوگئی۔ یہ دونوں جانب دکھن چلے۔ راستہ میں کئی رشیوں اور منیوں یعنے گوشہ نشین برہمنوں کی منڈھیوں پر ان کا گزر ہوا اور اُنھوں نے اِن کی خاطر تواضع کی۔ اقسام کے راچھس یعنے دیووں سے بھی ان کا مقابلہ ہوا۔ راچھسوں کا راجہ راون سیتا پر عاشق ہو گیا اور اُس کو بہ کوشش تمام اپنے محل موقوعہ لنکا میں لے گیا۔ اور راون نے سیتا سے خواہش کی کہ میں تجھ کو اپنی رانی بنانا چاہتا ہوں لیکن سیتا راضی نہ ہوئی اور اُس تنگ موقع پر بھی وہ اپنے شوہر رام کا دم مارتی تھی۔ ادھر رام کو سیتا کی مفارقت ناگوار معلوم ہوئی جس کی وجہ سے رام بہت سخت فکر مند ہو گیا۔ آخر کار جب معلوم ہوا کہ سیتا کو راون لے گیا ہے تو رام نے راون سے لڑائی کا قصد کیا۔ رام کے ساتھ جن دیوتاؤں نے مدد کی تھی اُنھوں نے مختلف شکلوں میں یعنے بندر۔ ریچھ وغیرہ اوتار لے کر لنکا میں داخل ہوئے اور سیتا کا پتہ لگایا۔ اور انھیں دیووں نے ہند اور لنکا کے مابین جو سمندر ہے اس پر کوہ ہمالیہ سے پتھر لا کر پل باندھا۔ اس کے بعد راون لنکا میں گرفتار ہو گیا اور رام چندر کے ہاتھوں راون کا کام تمام ہو گیا اس کے بعد سیتا اور رام چندر اجودھیا کو واپس آئے اور رام ہی اجودھیا کا راج کرتا رہا۔

قرار دیا جائے۔ اُس وقت رام چندر کی شادی سیتا سے ہو چکی تھی۔
جب رام چندر کو بنو باس ہوا تو سیتا اُن کے ساتھ ہو گئی۔ یہ دونوں جانب
دکھن چلے۔ راستہ میں کئی رشیوں اور منیوں یعنے گوشہ نشین برہمنوں کی
منڈھیوں پر ان کا گزر ہوا اور اُنھوں نے اِن کی خاطر تواضع کی۔ اقسام کے
راچھس یعنے دیووں سے بھی ان کا مقابلہ ہوا۔ راچھسوں کا راجہ راون سیتا
پر عاشق ہو گیا اور اُس کو بہ کوشش تمام اپنے محل موقعہ لنکا میں لے گیا۔ اور
راون نے سیتا سے خواہش کی کہ میں تجھ کو اپنی رانی بنانا چاہتا ہوں لیکن
سیتا راضی نہ ہوئی اور اُس تنگ موقع پر بھی وہ اپنے شوہر رام کا دم مارتی
تھی۔ ادھر رام کو سیتا کی مفارقت ناگوار معلوم ہوئی جس کی وجہ سے رام بہت
سخت فکر مند ہو گیا۔ آخر کار جب معلوم ہوا کہ سیتا کو راون لے گیا ہے تو
رام نے راون سے لڑائی کا قصد کیا۔ رام کے ساتھ جن دیوتاؤں نے مدد کی
تھی اُنھوں نے مختلف شکلوں میں یعنے بندر۔ ریچھ وغیرہ اوتار لے کر لنکا میں
داخل ہوئے اور سیتا کا پتہ لگایا۔ اور انھیں دیووں نے ہند اور لنکا کے
مابین جو سمندر ہے اس پر کوہ ہمالیہ سے پتھر لا کر پل باندھا۔ اس کے بعد
راون لنکا میں گرفتار ہو گیا اور رام چندر کے ہاتھوں راون کا کام تمام ہو گیا
اس کے بعد سیتا اور رام چندر اجودھیا کو واپس آئے اور رام ہی اجودھیا کا
راج کرتا رہا۔

کہتے ہیں۔ واقعات متذکرہ سے ثابت ہے کہ اگنی ہوتر کا رواج رامچندر اور سیتا کے زمانہ سے ہوا اس کے موجد انھیں کو کہنا چاہیئے اس لیے کہ اس سے پہلے اس کا طریقہ مروج نہ تھا۔

اسی وقت سے اہل ہنود میں یہ طریقہ مروج ہو گیا کہ جس کی پاکدامنی پر کسی قسم کا شبہ ہو تو متذکرہ اگنی سے اس کی عفت پناہی کی شہادت لیتے تھے اس کے بعد رفتہ رفتہ یہ طریقہ پڑ گیا کہ اس کی پوجا کرتا اور اُس کی زوجہ کی پرورش کے لیے راجایانِ وقت نے معاش از قسم اراضی یا نقدی عطا کر کے اس معاش کا نام معاش اگنی ہوتر یا معاش اگنی ہوم رکھا لیکن اب یہ طریقہ گورنمنٹ کیجانب سے قطعاً موقوف کر دیا گیا ہے گر ملکت دکن میں تاحال معاش بعنوان اگنی ہوتر صاحب معاش کی اولاد کے نام بحال کیجاتی ہے۔ یہ عبادت برہمنوں کے جملہ عبادتوں میں افضل تصور کی گئی ہے اس خاص عبادت کے لیے دونوں (یعنے مرد و عورت) کا بالغ ہونا بھی ضروری ہے۔ وہ عورت جس کا مرد مر گیا ہو اور وہ مرد جس کی عورت مر گئی ہو اس پوجا کو نہیں کر سکتے اور نابالغ لڑکا و نابالغ لڑکی بھی اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتے۔ غرضکہ اس پوجا کا نام اگنی ہوتر ہے اور اس پوجا کی ادائی کے لیے سرکار سے معاش وغیرہ عطا کی گئی ہے۔ اس پوجا کو تلنگی میں ہوم اور مارواڑ میں اگنی ہوم کہتے ہیں

آل تمغا۔ (ت) اسم مذکر۔ مرکب ہے لفظ آل اور تمغا سے۔

(۱) آل (ہ) اسم مونث (۱) آبائی لقب۔ کنیت۔ (۲) کل خاندان۔

(۲) آل (ہ) اسم مونث۔ (۱) پیاز کے پٹھے۔ نئے پیاز۔ وٹھل پٹھوں کے بجائے اوپر نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ (۲) کدو۔ لمبا کھیا۔

(۳) آل (ت) اسم مذکر۔ ایک درخت کا نام ہے جس کی جڑیں سے سُرخ رنگ نکلتا ہے۔ لال رنگ۔ سُرخ رنگ۔ (ترک)

(۴) آل (ع) اسم مونث۔ اصل (اہل) (۱) اولاد۔ بیٹا۔ بیٹی۔ بچے اہل خانہ۔ بنس۔ نسل۔ خاندان۔ کنبہ جیسے آل داؤد۔ آل عمران وغیرہ (۲) بیٹی کی اولاد۔ نواسا۔ نواسی۔ کنوارا۔ کنواسی۔

(آل تمغا) (۱) سرخ مہر (۲) تمسک شاہی۔ فرمان شاہی۔ مہر شاہی۔ انعامی عطا شدہ جاگیر کی سند۔ ؎

آل تمغا غم سے نسلاً بعد نسل لکھ دیا
خوں فشانی سے یہ اشک دیدۂ پرخوں کی ارث

آل۔ تمغا یہ دونوں لفظ ترکی ہیں جن کے معنے سرخ مہر کے ہیں اور اس سے مراد بادشاہی مہر رنگین [۱] ہے۔

---

[۱] فرہنگ رشیدی میں آلتمغا کے متعلق لکھا ہے کہ : وبترکی مہر بادشاہی مہر بادشاہاں کہ آن را آل تمغا گویند ای مہر سرخ وگاہی بہت تخفیف تمغا انداختہ تنہا آل گویند۔ ؎

زہیم خاتم القاب تو نہاد سند — بحکم یرلغ از آل الیغان یاقوت

غزان خاں نے فارس اور ممالک وسط ایشیا میں آل تمغا یعنے مہر سلطانی کی صورت مربع سے بیٹھوی کردی تھی اور تیمور نے سلطان بایزید رومی کے بیٹے کو ملکِ اناطولیہ کی حکومت ذریعہ فرمان عطا فرمائی اور اس فرمان پر خود تیمور نے سُرخ دستخط کی تھی۔ مگر اس کو آلِ تمغا نہیں کہا گیا۔ تورک تیموری میں لفظ تمغا بہت مذکور ہے۔ مگر کہیں اُس کے اور معنی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں شاہ اکبر کے وقت تک لفظ آلِ تمغا پادشاہی دفتر اور مالگزاری کی اصطلاح میں سند و فرمان کے معنوں میں مستعمل نہیں ہوا تھا۔ آئین اکبری میں تمغا زیادہ تر مذکور ہے مگر وہ باج کے معنے میں ہے۔ اس وقت تمثیلاً اس کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے "کہ و چناں کنند کہ پیرامون باج و تمغا نگردد مگر از سلاح و فیل و اسپ و شتر و گاو و گوسفند و بز و قماش و در ہر صوبہ اند کے یک جا ستانند و در ہر ملکی جز کشتکار از مال مردم چیزے خواہند و آں را تمغا گویند۔" اکبر نے ایک اور فرمان جس کا سنہ جلوس ۲۷ سے جاری کیا تھا اس میں باج اور زکوٰۃ کے ساتھ تمغا بھی معاف کیا تھا۔ اُس کا مضمون یہ ہے کہ :۔

دیگر اشیاء و اسباب و امتعہ و اجناس کہ مدار معاش جمہور انام و ملاک معیشت خواص و عوام است بہ سرائے اسپ و فیل و شتر و گوسفند و بز و اسلحہ و قماش کہ در تمامی ممالک محروسہ

سلہ اس مہر پر کلمہ محمدی کندہ کردا ہوا تھا۔

تمغا و باج و زکواۃ صد یک و آنچہ از قلیل و کثیری گرفتہ اند

معاف و مرفوع القلم بودہ باشد۔"

اسناد آلِ تمغا کے دو قسم ہیں ایک قسم یہ کہ سند میں لفظ آلتمغا کے ساتھ نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ لکھا رہتا ہے۔ دوسری قسم یہ کہ صرف جاگیر آلتمغا کے الفاظ درج رہتے ہیں۔

معاش سند اول کا تعلق بلالحاظ احدی نسلاً بعد نسلٍ سے ہے اس میں گورنمنٹ کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتی۔

معاشِ سند دوم کے متعلق یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ دفاتر سرکاری میں اس کا تعلق بھی نسلاً بعد نسلٍ سے تصور کیا جا رہا ہے۔

تمغا اُس محصول کو کہتے ہیں جو شہر کے دروازوں اور شہر کے گذرگاہوں پر تاجروں سے حاصل کرتے ہیں۔ جملہ سلاطین سلف کا یہ قاعدہ تھا کہ جاگیر آلتمغا جس کا تعلق نسلاً بعد نسلٍ سے ہے اُس کو بلا امتیاز نسب بحال رکھتے تھے اور اُن جاگیرات آلتمغا کی نسبت جن کا تعلق نسلاً بعد نسلٍ سے نہیں ہے۔ اُس کے متعلق اہل پایندۂ معاش کے انتقال کے بعد حسب دستور پیشگاہ سلطانی میں معروضہ یعنے فرد سوال پیش کیا جاتا تھا۔ اس پر بادشاہ وقت یا تو جاگیر کی بحالی کی تجویز فرماتا یا ضبطی کے احکام اجرا کرتا۔ کیونکہ یہ معاش اُس کی اختیاری ہے۔ ہماری تحقیق میں آلتمغا کا تعلق سلاطین تاتاریہ و

سلاطین چنگیزیہ سے پایا گیا جس کی تقلید میں سلاطین تیموریہ نے آلتمغا کے مقابلے میں طغریٰ ایجاد کیا۔ چنانچہ سلاطین تیموریہ کے جملہ اسناد و فرامین میں طغریٰ برنگ شنجرف و طلائی لکھا رہتا ہے جس کو سند آلتمغا کہتے ہیں چنگیزیہ سلطنت کے زمانہ میں اسناد و فرامین کے علاوہ جملہ عہدنامجات بعنوان آلتمغا دیے جاتے تھے۔ چنگیز خاں ۶۲۴ھ میں انتقال کیا۔

سلطنت تاتاریہ و چنگیزیہ کے زمانے میں آلتمغا مربع شکل میں ہوتا تھا اور مہر کے درمیانی حصہ میں بتخانہ کی شکل اور اس کے اطراف بادشاہ کا نام مع اسمائے آباؤ اجداد درج ہوتے تھے۔ چنانچہ اس مربع التمغا کا سلسلہ غازان خان کے زمانہ تک رہا جب تک کہ وہ مسلمان نہیں ہوا تھا جب غازان خاں مسلمان ہوا تو اسنے بجائے مربع شکل کے مستطیل شکل میں مہر تیار کرائی جس کے درمیان میں (بجائے بت خانہ کے) کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اس کلمہ مبارک کے اطراف اپنا نام اور اپنے اجداد کا نام کندہ کروایا اور اسی زمانہ سے جملہ فرامین و مناشیر و اسناد وغیرہ میں بسم اللہ لکھنے کا حکم جاری کیا۔ اور آلتمغا کا رنگ حسب دستور شنجرفی رکھا۔ اس کی تقلید میں جملہ سلاطین تیموریہ و مغلیہ نے شنجرفی و سرخی و طلائی طغروں کا رواج ڈالا۔ اس طغرے میں انھوں نے اپنے نام کے ساتھ اپنے اجداد کے نام بھی درج کرتے تھے۔ سلاطین تیموریہ و بہمنیہ و طوائف الملوکیہ فرامین اسناد جو طغرے سے مزین کیے جاتے تھے مثل

اسناد آلتمغا، تاتاری وچنگیزی تصور کرتے تھے۔

شہنشاہ جہانگیر جب تخت نشین ہوا تو آلتمغا کے متعلق یہ حکم جاری کیا کہ بہ موجب قانونِ چنگیزی وہ زمین بموجب آلتمغائے اس کی جاگیر میں عنایت کی جائے اور پھر وہ شخص تغیر و تبدل سے بے خوف رہے۔ میرے باپ دادا جس کو جاگیر بطریق ملکیت عطا فرماتے تھے تو فرمان اس کی سند کے ساتھ مہر آل تمغا کے (کہ عبارت شنجرفی مہر ہے) مزین کیا کرتے تھے۔ میں نے حکم کیا کہ جس جگہ کاغذ پر مہر لگادیں اس کو طلا پوش کر کے مہر لگایا کریں۔ بادشاہ نے اسی کا نام تمغا رکھا۔

دکن میں نواب آصفجاہ اول (حضرت مغفرت مآب) کی خودمختاری کے بعد سے اسناد آلتمغا کبھی شنجرفی مہر میں دکھائی نہیں دیے۔ بلکہ آصفجاہی اسناد کے دیکھنے سے بالتحقیق یہ بات ثابت ہوئی کہ سابقہ اسناد آلتمغا کی اتباع میں جدید اسناد آلتمغا سلاطینِ آصفیہ نے عطا کیے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ (حسب الضمن بطریق آل تمغا یا جاگیر آلتمغا بنام فلاں نسلاً بعد نسلٍ مقرر و بحال گشتہ) اور بعض آلتمغا اسناد کے الفاظ یہ ہیں کہ (حسب الضمن بطریق انعام آلتمغا یا جاگیر آلتمغا بنام فلاں مقرر و بحال گشتہ) مگر دکن کے قوانین میں آلتمغا کے معنے نسلاً بعد نسلٍ سے لیے جارہے ہیں۔ آلتمغا کی تعریف دکن میں انعام عطا شدہ جاگیر کی سند ہے۔ جس کا تعلق بلحاظ اصول قوانین مروجہ

دکن ہوا ہے۔ حتیٰ کہ جس سند میں الفاظ نسلاً بعد نسلٍ یا اولاد و احفاد درج نہ ہوں اور لفظاً التمغا درج ہو تو اس جاگیر کا تعلق بلاشبہ نسلاً بعد نسلٍ وآل اولاد سے تصور کیا جاتا ہے۔

اس کے متعلق ہم بہت تفصیل کے ساتھ لکھ سکتے ہیں۔ مگر قانون منظورہ سرکار ہونے کی وجہ سے ہم زیادہ زور دینا نہیں چاہتے۔

التماس۔ (ع) اسم مذکر۔ لغوی معنی درخواست کرنا۔ عرض۔ گزارش۔ التجا۔ اسنادی اصطلاح میں فرد التماس ایک کاغذ کا نام ہے جو منجانب جاگیردار یا یومیہ دار یا اہل غرض بغرض اجرائی یومیہ یا بحالی و اجرائی سند جاگیر وغیرہ کی خواہش بذریعۂ التماس پیش کرتے تھے۔

الحق۔ (ع) تابع فعل (۱) فی الحقیقت۔ واقع میں (۲) بیشک۔ درست بجا۔ بعض وزراء نے بجائے دستخط کے "الحق" اپنی اپنی طرز پر لکھتے تھے۔

العاقبت بالعافیت (ع) جملۂ اسمیہ۔ ایک خاص مہر کندہ ہے جس کا سنہ ۱۲۳۸ھ ہے۔

القاب۔ (ع) اسم مذکر۔ (لقب کی جمع ہے) خطاب وہ عزت کا نام جو کسی بادشاہ یا رئیس کی طرف سے رکھا جائے۔ اس تحت القاب نامجات کا ذکر درج کیا جاتا ہے۔ جن کو نواب سراج الملک بہادر مرحوم وزیر سالار جنگ بہادر اول و دیگر وزراء دکن نے امراء و عمائدین

سلطنت و معززین و جاگیرداراں و منصبداراں و تعلقداران و مشائخین و دیگر باشندگان بلدہ
ویں مثلاً و سیکھ و پیپانڈیان وغیرہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے جن کے سابقہ
جس القاب سے احکام و تاکیدات وغیرہ ارسال فرما کر عزت بخشی فرمائی ہے
ذیل میں اس کا مختصر ذکر درج کیا گیا ہے۔ تاکہ معزز ناظرین میں سے جن کا
تعلق ان حضرات سے ہے وہ ان کی آئندہ نسل کے لیے مبارک
مژدہ تصور کرنا چاہیے۔

ہم نے جن القاب کو درج ذیل کیا ہے وہ بالکل مختصر ہیں آئندہ ان القاب کو
ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا جو شاہان دکن و شاہان ہند وغیرہ نے القاب لکھکر ہر ایک شخص کو
مفتخر و ممتاز فرمایا ہے۔

القاب منجانب مدار المہامان دکن

ا

نمبر شمار	نام	القاب	کیفیت
۱	اعتضاد جنگ بہادر	مہربان دوستان	
۲	(راجہ) ابیونت راؤ	اخلاص نشان	
۳	امداد علی	عزت آثار	

۴	احمد علی خاں نجیب یدا.	اتحاد وستہ گاہ	
۵	امید علی منصبدار علاقہ نصرت جنگ بہادر متعینہ خجستہ بنیاد	اتحاد نشان	
۶	آزاد خاں	شجاعت شعار	
۷	دبیرا اکرم ثانی زار وغہ منصور آباد	اخلاص نشان	
۸	اڈورڈ وکلا یو جیلی صاحب بہادر سکٹر اعظم کلکتہ	صاحب مشفق مہربان قدر دان الطاف فرمائے اخلاص نشان و ام لطفہ	
۹	(محمد) امین الدین منشی	اخلاص نشان	
۱۰	(راجہ) اننداراؤ بہادر	راجہ صاحب مہربان دوستاں سلامت	
۱۱	(رائے) الیسری پرشاد	اخلاص نشان	
۱۲	آپاراؤ برادر امرت راؤ	عزت آثار	
۱۳	(راجہ) آپاریڈی	رفعت پناہ	
۱۴	(محمد) اسمٰعیل خاں بہادر	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلامت۔	

۱۵	(محمد) اعظم علیخاں بہادر	آں مہرباں	
۱۶	(میر) احمد علی پسر محمد تقی خاں مرحوم۔	سیادت پناہ	
۱۷	(راجہ) امانت ونت بہادر پسر راجہ رائے رایاں بہادر متوفی۔		ان کے القاب کو نواب صاحب بہادر بدستخط خاص تحریر فرماتے تھے
۱۸	(محمد) انبساط علیخاں بہادر پسر نواز الدولہ نواب کرنول۔	نواب صاحب مہربان دوستاں سلامت	
۱۹	(سید) ابراہیم خاں	سید صاحب والاقدر عظیم الاوصاف فضیلت وکمالات اکتساب مجمع خوبیہائے بیکراں سلمہ اللہ تعالیٰ	
۲۰	(شاہ) امین اللہ	شاہ صاحب حقائق معارف آگاہ۔	
۲۱	(سید شاہ) ابوالمکارم الحسینی مشائخ نظام پٹن۔	حقایق آگاہ۔	
۲۲	(سید) اللہ بخش	شجاعت شعار	

۲۳	الیسونت راؤ نائب دریاپور۔	عقیدت دستگاہ	
۲۴	امیرالدین	اتحاد نشان	
۲۵	(راجہ) ارجن بہادر	راجہ صاحب مہربان کرم فرمائے مخلصاں سلامت	
۲۶	(محمد) امین الدین نائب جٹپول	اتحاد دستگاہ	
۲۷	(راجہ) ایشرداس بہادر وکیل والاجاہ۔	رفعت پناہا	
۲۸	(میر) امداد علیخاں بہادر	رفعت و عوالی پناہ	
۲۹	(سید) اسد علیخاں بہادر	سیادت و نجابت دستگاہ	
۳۰	(محمد) امین خاں عرب	خان مہربان	
۳۱	انورالدینخاں قاضی ناندیڑ	مہربان من	
۳۲	اشرف الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان دوستان۔	
۳۳	اورنگار بشر	عزت آثار	
۳۴	انند راؤ نائب بھوم	”	
۳۵	(مولوی) احمد علیصاحب		یہ خطاب مرحوم صاحب کا القاب خود نواب صاحب اپنے قلم سے تحریر فرماتے تھے

۳۶	احمد بخش خاں ناظر رسالدار سردار بہادر	مہربان حلاوت	
۳۷	اعتصام الملک محترم الدولہ بہادر	تہور نشان	
۳۸	(میر) امیر علی نائب تانڈور	سیادت پناہ	
۳۹	امرت لال کمندان	اعتماد نشان	
۴۰	ایشوریداس وکیل اعظم خاں	عزت آثار	
۴۱	(سید) اسد علیخاں	سیادت پناہ	
۴۲	ایشورراؤ ملقب بہ کنڈی پنڈاواڑ زمیندار پالونچہ۔	زبدۃ الاقران	
۴۳	(سید محمد) اکبر حسینی جانشین حسین شاہ ولی قدس سرہٗ۔	حقایق و معارف آگاہ	
۴۴	اینکانی زمیندارنی لوکاپلی و نارائن پیٹھ۔	زبدۃ الاماثلہ	
۴۵	ایسونت راؤ زمیندار پرگنہ ملکتھل۔	زبدۃ الاقران	
۴۶	امجد الملک بہادر		القاب خود نواب صاحب تحریر فرمایا کرتے تھے

۴۷	اننا ریڈی زمیندار منگلگدہ	زبدۃ الاقران	
۴۸	(محمد) امین الدین خاں پسر برادر غلام یٰسین خاں	مہربان	
۴۹	آغا محمد میر مجلس	مہربان دوستان اتحاد نشان۔	
۵۰	(خواجہ) امام الدین خاں خسر میر امام	شجاعت نشان	
۵۱	(میر) اسد علی نائب تاڑی کنڈہ	سیادت پناہ	
۵۲	امرت راؤ علاقہ دار بسمت	عزت آثار	
۵۳	اننت کشن راؤ علاقہ دار کھولاپور راجہ رنگ راؤ	عزت آثار۔	
۵۴	(میر) اولاد علی	سیادت پناہ	
۵۵	(محمد) احسن الدین خاں بہادر	اتحاد نشان	
۵۶	انکٹ راؤ زمیندار طرف بیرکور	عزت آثار	
۵۷	(سید) احمد بادشاہ قادری مشائخ قصبۂ میدک۔	حقائق آگاہ	ان کے فرزند کو بھی یہی القاب تھا۔
۵۸	اعظم خاں علاقہ دار سگور	اتحاد نشان	

۵۹	(راجہ) اندرجیت بہادر		ان کے القاب کو خود نواب صاحب اپنے قلم سے لکھا کرتے تھے۔
۶۰	اعتضاد الدولہ بہادر		ایضاً
۶۱	اباجی راؤ علاقہ امیرکبیر بہادر	عزت آثار	
۶۲	امرت راؤ علاقہ دار غالب جنگ۔	عزت آثار	
۶۳	(سید شاہ) اسد اللہ محمد محمد الحسینی فرزند سید حسین شاہ ولی سجادہ معزول گلبرگہ۔	شاہ صاحب مہربان مجمع حقائق و عرفان سلمہ اللہ تعالیٰ۔	
۶۴	احمد خلف جمعدار عرب علاقہ عبادی عرب	شجاعت دستگاہ	
۶۵	(سید محمد) انور حسین ہمشیرزادہ ممتاز الامرا بہادر مرحوم	مشفق مہربان دوستان	
۶۶	اعتصام الملک بہادر		نواب صاحب خود اپنے قلم سے القاب لکھتے تھے

نمبر	نام	خطاب/القاب	
۶۷	انور علی خاں علاقہ موضع جہونکی پرگنہ گلبرگہ۔	شجاعت دستگاہ	
۶۸	(سید) ابوالحسن الموسوی الشوستری	سلالۂ دودمان مصطفوی خلاصۂ خاندان مرتضوی سیادت مآب بسالت انتساب زاد عزہ۔	
۶۹	اکہما زوجہ راجہ گوپال راؤ پیٹھ	زبدۃ الاماثلہ	
۷۰	(سید) امام الدین عرف تاراسیاں صاحب۔	حقائق و معارف آگاہ۔	
۷۱	(سید شاہ) اسد اللہ حسینی سجادہ درگاہ حسین شاہ ولی صاحب قبلہ قدس سرہٗ۔	شاہ صاحب مجمع حقائق و عرفان۔	
۷۲	امداد جنگ بہادر	بمطالعہ مباہجۃ نواب صاحب مہربان قدردان دیرینے دوستاں سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔	
۷۳	امیر علیخاں ولد حید رعلیخاں	خاں صاحب مہربان	
۷۴	اعتصام جنگ بہادر	نواب صاحب مہربان	

۷۵	اکبر علیخاں نبسہ رستم دل خاں مرحوم۔	مہربان	
۷۶	(سید) اسد علیخاں بہادر۔	خاں صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں	
۷۷	(میر) اکبر علی خاں بہادر سی ایس۔ آئی۔	شجاعت و تہور نشان	
۷۸	(محمد) اعظم خاں میر منشی راجہ ہولکر۔	حکیم صاحب حذاقت نشان۔	
۷۹	اشرف النسا بیگم صاحبہ ہمشیرۂ فخر الملک اولی و زوجہ ضیاء الملک مغفور	عفیفۂ محترمہ و معظمۂ مکرمہ دام محبتہا	
۸۰	ایسونت راؤ صاحب گوپال بڑودہ والہ۔	بمطالعہ مباہجۂ راؤ صاحب مہربان اتحاد نشان۔	
۸۱	اکرام جنگ بہادر۔	مہربان دوستان	
۸۲	(سید) اسد اللہ منصرم کا تعلقدار ضلع میدک۔	سیادت پناہ	

۸۳	انتظام الدولہ بہادر	بملاحظہ نواب صاحب عالی قدر والاشان قدر فرمائے اخلاص منزال دام الطافہ۔	
۸۴	آدم خاں مہتمم چوپینہ سرائے ممالک محروسہ سرکار عالی۔	اتحاد نشان	
۸۵	اعتبار الدولہ بہادر برادر عظیم جاہ مرحوم نبیس کرناٹک	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان	
۸۶	(مولوی محمد) امین الدین صاحب	مولوی صاحب	
۸۷	اندر روپ کستور چند ساہو	مودت آثار	
۸۸	(سید) اسد اللہ تعلقدار تلنگنڈہ	سیادت پناہ	
۸۹	(محمد) اکرام اللہ بنال	مہربان	
۹۰	(شیخ) احمد حسین تعلقہ دار اطراف بلدہ	اتحاد نشان	
۹۱	(نواب) اقبال الدولہ بہادر	بملاحظہ نواب صاحب والا مناقب مشفق مہربان کرمفرمائے مخلصان دام اشفاقہ،	

۹۲	(مولوی) احمد حسین صاحب (ش) تعلقدار میدک۔	سیادت پناہ	
۹۳	(قاضی) احمد محی الدین خاں صاحب بہادر قاضی ضلع بیڑ	شریعت دستگاہ	
۹۴	(راجہ) اوماپت راؤ بہادر فرزند کلاں راجہ سویسر راؤ متوفی ستان بانسواڑہ و دوم کنندہ تعلقہ بانسواڑہ واد گور ضلع اندور۔	رفعت و عوالی پناہ	
۹۵	(راجہ) ارجنا متوفی	کرم فرمائے مخلصاں سلامت۔	
۹۶	(راجہ محمد) امیر حسن خاں بہادر	راجہ صاحب مہربان	

ب

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(راجہ) بالا پرشاد صاحب	اخلاص آثار	
۲	بینی سنگھ	شجاعت نشان	
۳	بھیم راؤ	عزت آثار	
۴	(محمد) بڈھن خاں بہادر	مہربان شجاعت نشان	
	(راجہ) بشن چند بہادر	بشارت نشان	
۵	(محمد) بچل خاں رسالدار	شجاعت دستگاہ	
۶	(راؤ) بسیھ راؤ راجہ دیول گاؤں	مہربان	
۷	بھوانی سنگھ	[illegible]	
۸	[illegible]	[illegible] نشان مہربان	
۹	بھگوان داس	عزت آثار	
۱۰	[illegible] علی	عقیدت دستگاہ	
۱۱	بھاؤ جی دیسمکھ دریاپور	زبدة الاقران	

۱۲	برہان الدین نائب تانڈور	شجاعت دستگاہ	
۱۳	(میر) بہادر علیخاں نائب صوبہ اورنگ آباد	خاں صاحب مہربان	
۱۴	بھیالعل	عقیدت دست گاہ	
۱۵	(خواجہ) برہان الدین اورنگ آبادی	رفعت پناہ	
۱۶	(راجہ) بالکشن بہادر	راجہ عزیز القدر	
۱۷	(شیخ) بخشش علی	شرافت ونجابت دست گاہ۔	
۱۸	بوڈسن شاہ برادر زادہ حبیب اللہ شاہ جاگیر دار موضع کھانیگانوں۔	حقائق آگاہ	
۱۹	برہان علی خاں	اتحاد دست گاہ	
۲۰	بہرام خاں	شجاعت شعار	
۲۱	بالا پرشاد ملاقہ دار ٹنکسال	عزت آثار	
۲۲	بنکٹ پرشاد ملاقہ دفتر راجہ لالہ بہادر نائب دونی لنگاپور وغیرہ پرگنہ ویلولہ سرکار ایلگندل۔	عزت آثار	

نمبر	نام	خطاب
۲۳	بال کشنا راؤ میوار تعلقہ میدک	عزت آثار
۲۴	باجی راؤ	عزت آثار
۲۵	(میر) بندہ حسن	مہربان
۲۶	(میر) بیر علی	شجاعت دستگاہ
۲۷	(شیخ) بندہ علی رسالدار	مہربان
۲۸	(میر) بہبود علی پسر فضل علی علاقہ حشمت۔	اخلاص نشان
۲۹	بیکو پیا خاں جمعدار	شجاعت شعار
۳۰	بنسی دھر داس	اخلاص آثار
۳۱	بلند خاں نائب مرک دیوانی علاقہ نواب فخر الملک بہادر	شجاعت شعار
۳۲	سجا بائی	زبدۃ الاماثل
۳۳	(راجہ) بالمکند۔	عزیز القدر
۳۴	بہبود علیخاں فتح یاب جنگ بہادر نبیرہ چندو لال متوفی۔	رفعت پناہ
۳۵	بالکشن پسر بیربھان	عزت آثار

نمبر	نام	خطاب	
۳۶	بہیہ د علی خاں برادر موتی بیگم کبلن امین الملک مرحوم۔	عقیدت نشان	
۳۷	بہادر حسین علاقہ ماجیلہ	زبدۃ الاقران	
۳۸	بہادر دل خاں برادر پرورش علی خاں۔	اتحاد نشان	
۳۹	بلدیو سہائے مہتمم اخبار نور مغربی۔	عزت آثار	
۴۰	(سید) برہان الدین علاقہ دار رسوم زمینداری۔	عقیدت آثار	
۴۱	(لالہ) بالنو مینہ مہتمم مرات الاخبار کرنامبروہ در دہلی بمحلہ سبت کھڑہ بدیو اخفانہ لالہ بانکی رائے خزانچی قسمت جہلم می ماند۔	اتحاد نشان	
۴۲	بالوجی	اتحاد نشان	
	(مرزا) بدرالدین حسین جمعدار متعینہ ردوگھاٹ۔	اتحاد نشان	
۴۳	بشمبر ناتھ	عقیدت دستگاہ	

نمبر	نام	القاب	کیفیت
۴۴	بدرالدین حسین نائب کنی انکور	شجاعت شعار	
۴۵	بایزید خاں	شجاعت شعار	
۴۶	بہرام جی مہتمم حفاظت صحرا	اتحاد نشان	
۴۷	(غلام) بہاء الدین خاں منصرم کا اول تعلقدار ضلع ایلگندل	مہربان	
۴۸	بدرالدین علی خاں مرصع مہر کن دہلی۔	زبدۂ ذوی کمالات زماں خلاصۂ خوشنویساں دوراں۔	
۴۹	دستور بہرام جی تعلقدار	بملاحظہ نواب صاحب	
۵۰	(نواب) بشیر الدولہ بہادر	والامناقب مشفق مہرباں کرم فرمائے مخلصاں	

ب
پ

نمبر سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	پرشوتم داس	عزت آثار	

۲	پرورش علی خاں	اتحاد نشان	
۳	پانڈورنگ پنڈت	اخلاص آثار	
۴	پستن جی		
۵	پیر محمد	عقیدت دستگاه	
۶	پیمراج (بنسی روپ) ساہو اورنگ آباد۔	مودت آثار	
۷	(منشی) پیغمبر بخش	عقیدت نشان	
۸	پریم سکھ داس	مودت آثار	
۹	(سید محمد) پیر حسین خاں بہادر ہمشیر زادہ نواب ممتاز الامرا مرحوم	بمطالعہ نواب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ	
۱۰	پتھرو بیگم	عصمت پناہی عفت دستگاہی	
۱۱	(راجہ) پدماناک بلونت بحری بہادر	راجہ رفیع القدر سمو المکان	
۱۲	(راجہ) پارہ سارتھی اپاراؤ سوائی اشواراؤ بہادر زمیندار پالونچہ عبد راحتیہ	رفعت و عوالی پناہ	

ت

نمبر شمار	نام	القاب	کیفیت
۱	(راجہ) تلجا پرشاد	اخلاص و اتحاد نشان	
۲	تاراسنگہ پوجاری نانڈیڑ	عزت آثار	
۳	(راجہ) تلجارام خزانچی جیب خاص حضور پر نور۔	اخلاص نشان	
۴	ترل راؤ نائب تعلقہ ادل آباد	عزت آثار	
۵	تصدق حسین المخاطب بہ حسین نواز جنگ بہادر بن نجم الدولہ	سیادت پناہ	
۶	ترمک راؤ وقائع نگار فجستہ بنیاد۔	عزت آثار	
۷	(محمد) تراب خاں	شجاعت نشان	
۸	ترمبک داس علاقہ دار محصول نمک کہمدر کوکن۔	اتحاد نشان	

۹	تہور جنگ بہادر فرزند اشرف الدولہ بہادر	مہربان دوستان	
۱۰	(محمد) تہور خاں بہادر	تہور نشان	
۱۱	(سید شاہ محمد) تاج الدین نبیرۂ قادری۔	حقایق ومعارف آگاہ	
۱۲	(راجہ کونیری) ترل راؤ پلوٹت بہادر	زبدۃ الاقران	

ٹ

نشانِ سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	ٹھاکر پرشاد وکیل ومختار عام	مہربان	

ث

	مرزا ثابت علی	مہربان اتحاد نشان	

ج

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	جسارت الدولہ	خانصاحب مہربان دوستان۔	
۲	جانباز جنگ شمشیر الدولہ بہادر	اتحاد نشان حسن شجاعت وجلالت دستگاہ	
۳	جعفر خاں قلعہ دار نلگنڈہ	رفعت پناہا	
۴	(سید) جعفر علی خاں بہادر اقربائے نواب کرنول	شہامت دعوالی پناہ	
۵	جیونت رام	اتحاد نشان	
۶	جہانگیر یار جنگ بہادر	نواب صاحب مہربان اخلاص نشان۔	
۷	جے رام پنڈت	اخلاص آثار عقیدت دستگاہ	
۸	جہان خاں	عقیدت دستگاہ	

۹	جوکندر گیر مہنت	مودت آثار	
۱۰	(راجہ) جناوون راؤ تعلقہ پتاپور۔	راجہ	
۱۱	جان راؤ	عزت آثار	
۱۲	جعفر حسین خاں بہادر	مہربان من	
۱۳	جیونت راؤ	عزت آثار	
۱۴	(سید) جلال الدین علاقہ اورنگ آباد۔	سیادت پناہ	
۱۵	جمنا داس	اتحاد آثار	
۱۶	(حکیم میر) جعفر علی	آں عزیز یاں	
۱۷	(سید) جمیل الدین خاں مہتمم صادق الاخبار دہلی	اتحاد نشان	
۱۸	جورزف کردوزہ کمنداں	شجاعت شعار	
۱۹	جیون جی تعلقدار انبڑ وغیرہ محالات۔	اتحاد نشان	
۲۰	(سید) جلال الدین علاقہ دار موضع بولوارم۔	اخلاص نشان	

۲۱	(مسوریمی رچہ دیشپانڈے) رگناتھ راؤ زمیندار سنت پول۔	رفعت پناہ	
۲۲	(راجہ) جیونت بہادر	راجہ	
۲۳	جیون جی مہاراج گروے گجراتیاں۔	واقف سالک تحقیق باہج و مناہج تدقیق رہنمائے شوارع خیر و صواب شناوراں بحر اجر و ثواب گروجی صاحب مہاراج۔	
۲۴	(سید) جاہ محمد خاں بہادر	نواب صاحب مہربان دودمان زبدۂ مصطفوی کرم فرمائے دوستداراں سلامت۔	
۲۵	(سید شاہ) جمال الدین احمد قادری الملتانی سجادۂ درگاہ بیدک	حقایق آگاہ	
۲۶	(کپتان مسٹر) جان بسل صاحب بہادر	صاحب مشفق مہربان	

۴۷	(مسٹر) جوکین	شجاعت نشان	

چ

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(راجہ) چھوٹو لعل	اخلاص آثار	
۲	چپا بنر راؤ	عزت آثار عقیدت دستگاہ اخلاص نشان	
۳	چلتامن راؤ پسر گنیش راؤ	مہربان اتحاد نشان	
۴	چیلم منگائی زوجہ رگھپت نیڈی	زبدۃ الاماثلہ	

ح

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
	(مرزا) حیدر بیگ ضلعدار	شجاعت شعار	

۲	حسن خاں ہندوزی	مہربان دوستان	
۳	(قاضی) حسین نواز خاں	خان صاحب مہربان	
۴	حسین دوست خاں پسر اعتضاد جنگ بہادر	مہربان	
۵	(مرزا) حسین علی	اتحاد نشان	
۶	(میر) حیدر علی خاں منصبدار	مہربان	
۷	حسین علی خاں بہادر قطب الدولہ انتظام جنگ۔	رفعت و عوالی مرتبت	
۸	حسین شریف تعلقدار	معتمد	
۹	(میر) حسین علی شاہ باقری مشایخ سرکار نظام پٹن	حقائق آگاہ	
۱۰	(محمد) حبیب خاں بہادر اقربائے نواب کرنول۔	مہربان دوستان	
۱۱	حبیب النساء بیگم	عصمت پناہی و عفت دستگاہی۔	
۱۲	(سید) حسین علی خاں قلعہ دار اوسہ	سیادت پناہ	

۱۳	(محمد) حمید اللہ خاں دار وغہ آبپاشی خجستہ بنیاد	شجاعت شعار	
۱۴	حسن محمد خاں جمعدار	شجاعت شعار	
۱۵	(سید) حسین شاہ ولی	شاہ صاحب مہربان مجمع الحقایق وعرفان	
۱۶	(محمد) غلام حسن خاں بہادر پسر فتح جنگ خاں	خاں صاحب مہربان دوستان اتحاد نشان	
۱۷	حیدر علی خاں بہادر کرنول والا	خان صاحب مہربان	
۱۸	حیات النساء بیگم علاقہ دار کنکرہ ونکرہ۔	عصمت پناہ	
۱۹	حسین منور خاں بہادر پسر مرزا محمد محسن المخاطب بہ مشہور جنگ	مہربان (من بہ اضافہ مہربان دوستان)	
۲۰	(مرزا) حسن علی بیگ	مہربان	
۲۱	(شاہ) حمید اللہ صاحب سجادہ تکیہ مغل فقیر بلدہ خجستہ بنیاد۔	حقایق ومعارف آگاہ	
۲۲	حسن محمد خاں جمعدار	شجاعت شعار	
۲۳	حیدر نواز خاں عرف شیخ حیدر مردہ	اعتماد نشان	

۲۴	حسین صالح عرب	شجاعت شعار	
۲۵	حسن علیخاں و احمد علی خاں پسران غلام قادر خاں مرحوم علاقہ کرنول۔	مہربانان دوستاں سلامت۔	
۲۶	(شیخ) حسین بخش	شجاعت نشان	
۲۷	(میر) حسین علی خاں منصبدار	سیادت پناہ	
۲۸	(محمد) حسین علیخاں بن صدیق علیخاں مرحوم	خانصاحب مہربانان دوستان	
۲۹	(میر) حیدر علی پسر میر اسد اللہ خاں۔	مہربان	
۳۰	(میر) حیدر علی دوم تعلقدار ضلع بیدر۔	سید صاحب مہربان	
۳۱	حسین نواز جنگ پسر امام نواز جنگ	سیادت پناہ	
۳۲	(نواب) حیدر علی خاں بہادر برادر والیٔ رامپور۔	کیمیا العہد سیا بحیثیت جامع مراتب اخلاق [illegible] مرہم محبت و وفا زبدۃ الروسا کارآگاہ [illegible] روزگار سلامت۔	

نمبر	نام	القاب	کیفیت
۴۳	(محمد) حبیب اللہ خاں ارکیل	اتحاد نشان	
۴۴	حسن بن عبداللہ منصرم تعلقہ ناگرکرنول	شجاعت شعار	
۴۵	(میر) حسن علیخاں، عاقبت بین بلی	مہربان (دوستان)	

خ

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(سید) خلیل الرحمن تعلقہ دار میدک	اتحاد نشان	
۲	خواجہ نسیم	سیادت پناہ	
۳	خواجہ خاں نواز خاں تعلقہ دار نگیپٹ	رفعت پناہ	
۴	(میر) خلیل اللہ خاں	خاں صاحب مہربان	
۵	خیرات علی بیگ	شجاعت شعار	
۶	خورشید جنگ اعتماد الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان	
۷	خورشید علیخاں نائب بتولہ	شجاعت شعار	
۸	خدمت گزار خاں	اعتماد نشان	

۹	خورشید جی پسر باپو جی تعلقدار سوم ضلع بیدر وغیرہ محالات۔	اتحاد نشان	
۱۰	(سید) خلیل الرحمان دوم تعلقدار ضلع کھمم	اتحاد نشان	
۱۱	(نواب) شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاہ بہادر۔	بملاحظہ نواب صاحب والا مناقب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصان دام اشفاقہٗ۔	

د

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
	دلاور نواز جنگ بہادر	مہربان تہور و شجاعت نشان۔	
۲	دائم خاں	اتحاد نشان	
۳	دلیل اللہ خاں داروغہ آب	رفعت و عوالی پناہ	

۴	وڈن صاحب		یہ القاب خود نواب صاحب عطا کرتے تھے
۵	دھراجی پنڈت پرگنہ گڑم پلی۔	اتحاد نشان	
۶	دھر چند دھرداس	عزت آثار	
۷	دیوال چند مہتمم اخبار چشمۂ فیض مقام سیالکوٹ۔	اخلاص نشان	
۸	دینی داس پسر راجہ مکٹ رام متوفی۔	اتحاد نشان	
۹	دنساجی پستن جی	اتحاد نشان	
۱۰	(راجہ) درجن سنگھ پسر راجہ دیپ سنگھ۔	راجہ صاحب مہربان	
۱۱	دیوان علی		
۱۲	دھنکوٹی مدلیار پسر راماسوامی	عزت آثار	
۱۳	(راجہ) دنپ سنگھ پسر راجہ من سنگھ راجہ کولاس	راجہ صاحب مہربان	

نمبر	نام	القاب
۱۴	دلاور الدولہ بہادر برادر علی یار [illegible] بہادر۔	نواب صاحب مہربان دوست [illegible]۔
۱۵	(قاضی میر) دلاور علی شریعت پناہ بلدہ۔	مہربان
۱۶	داراب جنگ	حاجی صاحب مہربان دوستان سلامۃ
۱۷	(راجہ) دسکھ رام	اخلاص نشان
۱۸	دیبی پرشاد ساہوساکن بنارس	اتحاد نشان
۱۹	دیوراؤ علاقہ ابراہیم پٹن	عزت آثار
۲۰	(میر) دائم علی وکیل منصور یار جنگ بہادر۔	سیادت پناہ
۲۱	درگا پرشاد پسر راجہ ہنولال	رفعت پناہا
۲۲	(محمد) دولت خاں برادر زادہ نصیب یاور جنگ مرحوم	مہربان شجاعت نشان
۲۲	دین شاہ جی جیون جی علاقہ ریلوے۔	اتحاد نشان
۲۳	(میر) دولت علیخاں دوم تعلقدار	سیادت پناہ

ڈ

نمبر	نام	لقب	
۱	ڈونگر سنگھ	شجاعت نشان	

ذ

نمبر	نام	لقب	
۱	(مرزا) ذوالفقار علی بیگ خاں بہادر رسالدار	مہربان دوستان	
۲	ذوالفقار علی خاں امین تعلقہ	اتحاد نشان	
۳	(شیخ) ذوالفقار علی و سید قادر علی مہتمم قران السعدین۔	مہربان اتحاد نشان	
۴	(میر) ذوالفقار علی ضلعدار تعلقہ وغیرہ	سیادت پناہ	

ر

نمبر	نام	لقب	
۱	رام یاس علاقہ دار کروڑ گیری سکندرآباد	عزت آثار	
۲	(راجہ) راؤ رنبھا جیونت بہادر	بمطالعہ راجہ صاحب مہربان	
۳	(سید شاہ) راجو محمد محمد الحسینی	شاہ صاحب مہربان جامع حقانی و عرفانی	
۴	(راجہ) رام چندر راؤ زمیندار بانسواڑہ	رفعت و عوالی پناہ	

نمبر	نام	القاب	کیفیت
۳	رام چندر پنڈت	عزت آثار	
۴	رفیق یارالدولہ بہادر	مہربان دوستان	
۵	(راجہ) رام بھوپال بہادر	راجہ رفیع القدر سموالمکان۔	
۶	رام راؤ	عزت آثار	
۷	غلام رسول خاں سندوزی پسر عبداللہ خاں سندوزی مرحوم	مہربان	
۸	راما راؤ نائب کمسٹ	عزت آثار	
۹	راگھو نیدر راؤ فرزند تانگک جی	اخلاص آثار	
۱۰	(راجہ) رنگ راؤ	راجہ اخلاص نشاں	
۱۱	رام کشن داس	عزت آثار	
۱۲	(سوائی راجہ) رامیسر راؤ بلونت بجری بہادر	راجہ صاحب مہربان	
۱۳	رشید الدولہ بہادر منشی حضور پرنور		ان کا القاب نواب صاحب تحریر فرمائے گئے
۱۴	رستم دل خاں بہادر	مہربان من	

۱۵	رگھناتھ راؤ بلونت	عزت آثار
۱۶	رتن چند	عزت آثار
۱۷	راما کنتھ پنڈت	عزت آثار
۱۸	رنگناتھ مانکش	بنام
۱۹	رئیس النساء لودھی بیگم	نواب صاحب مہربان کرم فرما
۲۰	رفعت الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان دوستان
۲۱	رینکاداس نائب چیتاپور علاقہ عسکر جنگ	عزت آثار
۲۲	رعد جنگ بہادر	رفعت و منزلت نشان
۲۳	رچنگی ارنگ راؤ	اخلاص نشان
۲۴	رام چندر راؤ دیسکھ پرگنہ سیڑکو	زبدۃ الاقران
۲۵	راحت علی خاں	شجاعت شعار
۲۶	(راجہ) روپ سنگھ عموی راجہ نین سنگھ	راجہ صاحب مہربان
۲۷	روپ نارائن	اخلاص نشان

۲۸	رینو راؤ پسر رائے گنیش راؤ	مہربان اتحاد نشان	
۲۹	رستم جی تعلقہ دار رائچور وغیرہ محالات	مہربان اتحاد نشان	
۳۰	(خواجہ) رحمت اللہ نائب کی ابلکوتہ	شجاعت شعار	
۳۱	رام پرشاد پسر بالا پرشاد متوفی جاگیردار ہنگولی۔	اخلاص آثار	
۳۲	رشید الملک بہادر		آپ کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے
۳۳	راگھوسندر راؤ نائب رفیق یاور الدولہ بہادر	عزت آثار	
۳۴	راگھوپیندر راؤ نائب ارکوپہ	عزت آثار	
۳۵	راماسوامی مدلیار	عزت آثار	
۳۶	(راجہ) رگھناتھ رام	اخلاص نشان	
۳۷	راجہ رام پنڈت	عزت آثار	
۳۸	رگھوناتھ راؤ نائب سرکار کھمم مٹ	عزت آثار	
۳۹	(راجہ) راجیسر راؤ دمیندار راجہ پیٹھ۔	زبدۃ الاقران	

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۵۲	رستم جنگ خان رستم اورنگ ... بہادر	شجاعت شعار	
۵۳	(سید) رضا علی رضوی اہلدلی ساکن آصف نگر		القاب بخود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔
۵۴	راؤ صاحب تروک جی [illegible] انجبراؤ	راؤ صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان	
۵۵	آنریبل کچھی کچھراج مہاراجہ راجہ مرزاوجی رام راج بہادر راجہ اودگیر	راجہ صاحب مشفق مکرم مہربان کرم فرمائے اخلاص مندان بجان خوبہاے بیکران دام مشفقہ	

س

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(علامہ) زین العابدین	مہربان	

۲	(سید) زین العابدین خان بہادر سطوت جنگ۔	سعادت اطوار نواب صاحب مہربان دوستاں	
۳	(حاجی) زین العابدین	حاجی صاحب مہربان	
۴	(مرزا) زین العابدین خوئی	مہربان دوستان	
۵	زور آور جنگ بہادر کوتوال بلدہ	رفعت و عوالی پناہ	
۶	(مولوی محمد) زماں خانصاحب		اس القاب کو نواب صاحب اپنے قلم خاص سے لکھتے تھے
۷	(حاجی مرزا) زین العابدین المعروف	حاجی صاحب مہربان	
۸	زین العابدین موسوی منصرم تعلقدار گلبرگہ شریف۔	مہربان دوستان	

س

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	سلطان نواز الملک بہادر	نواب صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستاں۔	
۲	(رائے) سوناجی پنڈت	اخلاص دستگاہ	
۳	(راجہ) سریواس راؤ بہادر	راجہ صاحب مہربان	
۴	سلطان مرزا خاں	سیادت پناہ	
۵	سیتارام چند رراؤ زمیندار پالونچہ	رفعت و عوالی پناہ	
۶	(سید) سعد الدین	سیادت پناہ	
۷	سید خاں جمعدار روہیلہ	شجاعت شعار	
۸	سباراؤ منیجر تعلقدار توپران وغیرہ	عزت آثار	
۹	(راجہ) سوائی سیورام بھوپال بہادر زمیندار کوڑنگل۔	راجہ صاحب مہربان	
۱۰	سردار علیخاں علی یار جنگ بہادر	خاں صاحب مہربان	

۱۱	سعادت خاں نائب اٹکی	شجاعت شعار	
۱۲	سردار خاں متبنائی نامدار خاں مرحوم	تہور دستگاہ اتحاد نشان	
۱۳	(راجہ) سوائی سوم بھوپال بہادر زمیندار امرجنیتہ	زبدۃ الاقران	
۱۴	(میر) سجاد علی خاں ضلعدار نارائن کھیڑ	سیادت پناہ	
۱۵	سمت نرائن	واقف رموز بید خوانی	
۱۶	سندر راؤ پسر نارائن راؤ	اخلاص نشان	
۱۷	(راجہ) سومیسر راؤ بہادر زمیندار بانسواڑہ اڈلور بھکنور	رفعت و عوالی پناہ	
۱۸	سیو شنکر پسر گنداسامی	عزت آثار	
۱۹	سردار جنگ بہادر پسر میر اسمٰعیل خاں مرحوم	مہربان دوستاں اتحاد نشان	
۲۰	(سید شاہ) اسیر اللہ محمد الحسینی	شاہ صاحب حقایق آگاہ	
۲۱	سوبھا رام علاقہ سردار علیخاں	عزت آثار	
۲۲	سعید الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان دوستاں	

۲۳	(ویرساجہ) سیوراؤ سردیسپانڈیہ سرکار لگنڈل۔	رفعت پناہ	
۲۴	(راجہ) سوم شرزہ زمیندار کرگنٹہ	زبدۃ الاقران	
۲۵	(سوائی راجہ) سیتارام بھوپال بلونت بہادر زمیندار امرچنتہ	راجہ رفیع القدر سموالمکان زبدۃ الاقران	
۲۶	سلطان غالب	تہور وشجاعت نشان	
۲۷	سوربھی راجہ وینکٹ جگناتھ راؤ بہادر دسکھہ پرگنہ جٹ پول	رفعت پناہ	
۲۸	سرنواس راؤ فرزند کشٹاجی نانک شرقی	اخلاص آثار	
۲۹	(راجہ) سیتارام چندر سوائی اشوا راؤ بہادر	زبدۃ الاقران	
۳۰	(بنام) سرنیواس راؤ زمیندار کلواکول	بنام	
۳۱	سیتارام راؤ ترکملا	زبدۃ الاقران	
۳۲	(سید) سراج الدین حسین چشتی	شاہصاحب حقایق ومعارف آگاہ۔	

۴۳	سرینواس راؤ زمیندار راجہ سگور	زبدۃ الاقران	
۴۴	(محمد) سلیمان خاں بہادر بے ہیا جنگ علاقہ نواب کرنول	خان صاحب مہربان	
۴۵	(سید) سیادت علی رزاقی	بمطالعہ ساطعہ سلالۂ خاندان مصطفوی خلاصہ دودمان مرتضوی مجموعۂ حقایق و عرفان سلمہ الرحمان	
۴۶	سلطان حسین خاں تعلقدار سوم ضلع نلگنڈل۔	اتحاد نشان	
۴۷	سدا سیو راؤ ماموره کار پیمایش رفتن راستہ گاڑی دخانی	اخلاص نشان	
۴۸	(میر) سجاد علی خاں بہادر	سیادت پناہ	
۴۹	(محمد) سعد اللہ قاضی و مفتی رام پور	حافظ حدود شریعت واقف مراتب حقیقت عالم علوم معقول منقول ماہر غواص فروع واصول دام برکاتہم۔	

۴۰	سلطان محی الدین	مہربان	
۴۱	سید علی موسی رضا تعلقدار نانڈیڑ	سیادت پناہ	
۴۲	سراج الحسن دوم تعلقدار رائچور۔	مہربان اتحاد نشان	
۴۳	سید اسیو راؤ منصبدار	اخلاص نشان	
۴۴	سید حسین	عقیدت نشان	
۴۵	سید حسین مہتمم اردو اخبار دہلی	سیادت پناہ	
۴۶	سلطان نواز الملک بہادر	نواب صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستان۔	
۴۷	سید احمد بالفقیہ	حقایق آگاہ	
۴۸	سید اکبر منصبدار	مہربان	
۴۹	سید احمد عیدروس	معارف آگاہ	
۵۰	سید بندگی جاگیردار تلنگاؤں	سیادت پناہ	
۵۱	سید عمر پسر عبد الرحمن جمعدار	تہور و شجاعت نشان	
۵۲	سید علی منصرم اول تعلقدار ایلگندل۔	سیادت پناہ	

۵۳	سید فاضل	سیادت پناہ	
۵۴	سید مخدوم ضلعدار پرگنہ اودگیری سرکار بھونگیر	شجاعت شعار	
۵۵	سید محمد مکی البخاری سجادہ پنچولی	حقایق و معارف آگاہ	
۵۶	سید محمد جاگیردار موضع ملیگاؤں پرگنہ انبڑ۔	سیادت پناہ	
۵۷	سید یوسف	شجاعت شعار	

ش

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	شیر افگن جنگ بہادر	مہربان دوستان اتحاد نشان۔	
۲	دراجہ شنبھو پرشاد بہادر	راجہ عزیز القدر	
۳	شامراؤ	عزت آثار	
۴	شہریار جنگ بہادر	رفعت و عوالی پناہ	

۵	(میر) شرف الدین علیخاں	سیادت پناہ	
۶	شاہ یار الملک بہادر	نواب صاحب مشفق مہربان الطاف فرمائے دوستان۔	
۷	(سر) شرف الامرا بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی	نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے دوستان۔	
۸	(راجہ) شیو راج بہادر	راجہ صاحب مہربان دوستان۔	
۹	(مرزا) شمس الدینخاں عرف ابن صاحب۔	مہربان اتحاد نشان	
۱۰	(محمد) شرف الدین نائب تعلقہ نرسی۔	شجاعت دستگاہ	
۱۱	شہامت جنگ بہادر		
۱۲	شمس خاتون زوجہ محمد اسمٰعیل خاں مرحوم صوبہ المجبور۔	عصمت پناہا	
۱۳	(محمد) شمس الدین حسین قاضی خجستہ بنیاد	مہربان	

۱۴	شاہ محمد علاقہ سلطان غالب تعلقدار پرچھنی۔	شجاعت نشان	
۱۵	شاہ نواز الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان دوستاں سلامت	
۱۶	شیش راؤ	عزت آثار	
۱۷	(میر) شمشیر علی نائب مہولی	سیادت پناہ	
۱۸	شاہ بہادر خاں جمعدار روہیلہ	شجاعت شعار	
۱۹	شوکت جنگ بہادر	نواب صاحب مہربان دوستان۔	
۲۰	شنکرما زوجہ راجہ امیر راؤ زمیندار	رانی صاحبہ	
۲۱	(مرزا) شہسوار بیگ	مہربان	
۲۲	(سید شاہ غلام) شیخن احمد شطاری		
۲۳	(راجہ) شنبھو نارائن سنگھ راجہ بنارس	راجہ صاحب رفعت نشان کرم گستر دوستاں	
۲۴	شیخ احمد تعلقدار علاقہ اطراف بلدہ صرف خاص مبارک	مہربان	
۲۵	شیخ داؤد تعلقدار اورنگ آباد	اتحاد نشان	

۲۶	شاہ پورجی تعلقدار بیڑ	اتحاد نشان	
۲۷	(نواب) شمس الامرا امیر کبیر بہادر مرحوم	بسامی ملاحظہ نواب صاحب والامراتب عالی قدر رفیع الشان سمو المکان زاد عنایتکم	
۲۸	(نواب) شمس الامرا امیر کبیر بہادر حال۔	بسامی ملاحظہ نواب صاحب والاقدر قدر افزائے نیازمنداں دام الطافکم	
۲۹	شمشیر جنگ بہادر	مطالعہ مباہم نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالیٰ۔	
۳۰	شیخ داؤد		
۳۱	شیخ داؤد دوم تعلقدار ضلع بیڑ	اتحاد نشان	
۳۲	شیخ چاند نائب پیشکار پیڈ اپلی	اخلاص نشان	
۳۳	شیخ چاند علاقہ کوتوالی	شجاعت نشان	

۲۴	شیخ علی شیخ علی علاقہ مدرسہ و نواور خانہ	اتحاد نشان	
۲۵	شیخ امداد پرپیٹر و پبلشر مطبع الہدایہ مہتمم نور مشرق اخبار دہلی	اتحاد نشان	
۲۶	(رائے) شیرزن دیسائی زمیندار سیدک۔	زبدۃ الاقران	
۲۷	شاہ علی کنج نشین مشائخ بیدر	حقایق آگاہ	
۲۸	(میر) شرف الدین ملخیاں	سیادت پناہ	

ص

نمبر شمار	نام	القاب	کیفیت
۱	صالح محمد خاں	شجاعت نشان	
۲	(مرزا) صفدر علی	شجاعت دستگاہ	
۳	(میر) صلابت علی علاقہ نواب فخر الملک بہادر۔	سیادت پناہ	

نمبر	نام	لقب	
۴	صاحب حسینی صاحب سجادہ روضۂ برہان نگر	حقایق آگاہ	
۵	صلابت علی پسر طالب الدولہ مرحوم۔	اتحاد نشان	
۶	صفدر علی بیگ سرکردہ جمعیت تلگنڈہ وغیرہ۔	شجاعت شعار	
۷	(میر) صفدر علیخاں عرف بستی صاحب	مہربانان	
۸	صفدر الدولہ بہادر ضلعدار تعلقات بیدر وغیرہ اطراف آں	مہربان دوستاں	
۹	صادق علی بیگ	اتحاد نشان	
۱۰	صاحب کردہ چھاؤنی ہنگولی حال کرنل ولیم مرصاحب۔	بمطالعہ مباہجہ صاحب مشفق مہربان کرم گستر دوستاں	
۱۱	صاحب بی صاحبہ وامیر النساء بیگم صاحبہ مادران سجادہ صاحب گلبرگہ شریف۔	عصمت پناہا	

ض

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
١	رمیر ضمیر الحسن قلعدار کاول	سیادت پناہ	
٢	ضیاء الحسن فرزند شاہ حسین نقشبندی	حقایق آگاہ	
٣	ضیاء الدین احمد خاں	بسامی مطالعہ خاں صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالی	

ط

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
١	طالب الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان توو پیرائے دوستان	
٢	طاہر علی کمندان	عقیدت آثار	

۲	طاہر علی خاں پسر مظفر الملک مرحوم	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے مخلصان سلامت	

ظ

نمبر شمار	نام	القاب	کیفیت
۱	(حاجی مولوی محمد) ظہور علی صاحب۔	یگانہ علمائے زماں یکتائے فضلائے دوراں فواضل مآب فضائل انتساب۔	
۲	(مولوی محمد) ظہور حسن صاحب فرزند مولوی ظہور علی مرحوم	فضیلت مآب کمالات انتساب۔	

ع

نشانِ سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	علی یاور الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں	
۲	(میر) عالم علی خاں بہادر	خاں صاحب مہربان اتحاد نشان۔	
۳	عزیز الدولہ بہادر	مہربان دوستاں	
۴	عبد الہادی	شجاعت شعار	
۵	عبد اللہ خاں منڈوزی	مہربان	
۶	علاء الدین خاں	اتحاد نشان	
۷	(مولوی محمد) عنایت العلی صاحب فرزند ناظم عدالت فوجداری بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد	فضیلت و کمالات دست گاہ۔	
	علی محمد خاں شوستری	خاں صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستاں	

۹	محمد عثمان خاں	مہربان	
۱۰	(سید) علی حسین خاں بہادر علاقہ اشرف الدولہ بہادر	مہربان دوستان	
۱۱	(محمد) عظیم الدین دوم تعلقدار ضلع ناندیڑ۔	اتحاد نشان	
۱۲	(سید شاہ) عبد الرزاق مشایخ نظام میٹن۔	حقایق آگاہ	
۱۳	(سید) علی محمد	سیادت پناہ	
۱۴	(مولوی) عبد العلی میر عدل صوبہ بیجاپور۔	عدالت پناہ فضیلت دستگاہ۔	
۱۵	علی مراد خاں	رفعت پناہ	
۱۶	عبد اللہ بن علیخاں مدبر جنگ بہادر ثانی الحال بخطاب سیف الدولہ بہادر۔	شجاعت وتہور دستگاہ اتحاد نشان من	
۱۷	علی یار جنگ بہادر	خان صاحب مہربان	
۱۸	(خواجہ) عزیز خاں نقشبندی	عزیز القدر سعادت مندی۔	

۱۹	(آقا) عبدالرحیم خاں شیرازی تاجر۔	خلت و موالات دستگاہ اتحاد نشان۔	
۲۰	(میر) عبدالقادر تعلقدار کوپل	سیادت پناہ	
۲۱	عبداللہ خاں پسر مہتمم تاج الاخبار دہلی	اتحاد نشان	
۲۲	(محمد) عزیزالدین خاں بہادر منصبدار۔	مہربان	
۲۳	(سید) عبدالرزاق فرزند سید سعدالدین۔	سیادت پناہ	
۲۴	علی محمد خاں پسر حسن خاں مندوزی۔	مہربان	
۲۵	(شیخ) علاءالدین سجادہ علاقہ شیخ روضہ۔	حقائق دستگاہ	
۲۶	علی بن ابوبکر تا ثنج جمعدار عرب	شجاعت شعار	
۲۷	(محمد) عبدالسلام فرزند مستقیم جنگ بہادر علاقہ دار صدر پنج نمک مچھلی بندر۔	مہربان	

نمبر	نام	القاب	
۲۸	(سید محمد) عزیز الدین ہی خجستہ بنیاد	فضیلت دستگاہ	
۲۹	عبد السلام دیکھ دروال پاجورہ	زبدۃ الاقران	
۳۰	عظمت جنگ بہادر	مہربان	
۳۱	عالم علیخاں پسر دلاور نواز جنگ مرحوم۔	مہربان شجاعت نشان۔	
۳۲	عبد اللطیف خاں منصبدار	عقیدت نشان	
۳۳	(سید) عباس علی الحسینی مشائخ اسحاق پٹن۔	سیادت پناہ حقایق آگاہ	
۳۴	(سید) محمد دراز صاحب برادر ممتاز الامرا۔	سید صاحب مہربان دوستان	
۳۵	(سید) عظیم الدین جاگیردار موضع لائیگاؤں ومتوضع وقادرآباد	حقایق آگاہ	
۳۶	(حافظ) عبد القادر مہتمم اخبار گلشن نوبہار۔	مہربان	
۳۷	(محمد) علی الحسینی برادر زادہ سید عبد الوہاب تاجر	سیادت پناہ	
۳۸	عبد اللہ خاں پسر رعد جنگ	رفعت و عوالی پناہ	

۳۹	(محمد) عبدالرؤف منشی سابق سلطان الاخبار مقام کلکتہ محلہ نیم تلا۔	اتحاد نشان	
۴۰	عسکر جنگ بہادر۔		ان کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔
۴۱	(سید) عبدالرحمن جمعدار	تہور و شجاعت نشان	
۴۲	(رائے) عالم چند		
۴۳	(شیخ) عمر بخش مہتمم اخبار مطلع الانوار مقام گجرات شاہ دولہ	اتحاد نشان	
۴۴	(سید) عبدالوہاب حسینی	سیادت و نجابت پناہ	
۴۵	(سید) علی موسی رضا نائب دروال راجورہ	سیادت پناہ	
۴۶	(مولوی) عبدالعزیز پسر مولوی عبدالعلی۔	ناظم عدالت دیوانخانہ	
۴۷	عبدالرحمان نائب برہنی	اخلاص نشان	
۴۸	(مولوی مرزا) عبدالباقی خان الشریف غزنوی	فضائل کمالات دستگاہ	

۴۹	عبدالرحمن قاضی سرکار کیم بیٹھ	شریعت پناہ	
۵۰	عبد[illegible] پیش سوار	شجاعت شعار [illegible]	
۵۱	عبداللطیف شوستری	عزیز القدر نقابت منزلت مولانا آثار حفظہ اللہ تعالیٰ	
۵۲	(حافظ حاجی مولوی) عبدالحلیم صاحب ناظم عدالت دیوانی	[illegible] دستگاہ نصفت و عدالت پناہ۔	
۵۳	(مولوی) عبدالقادر صاحب	مولوی صاحب عظیم الاصطفا حقایق و معارف آگاہ	
۵۴	عباس علیخاں جاگیردار سیوتی نبیرۂ میر عالم علی خاں پسر میر مہدی علیخاں۔	مہربان	
۵۵	عبدالقادر رکن مجلس	مہربان اتحاد نشان	
۵۶	عبدالرحمن خویش شیخ علی مرحوم علاقہ دار کوکٹ پلی۔	اتحاد نشان	
۵۷	علی رضا خاں منصرم تعلقدار شوراپور	اتحاد نشان	
۵۸	(محمد) عبدالسلام تعلقدار رائچور۔	مہربان	

نمبر	نام	القاب	کیفیت
۵۹	عزیز الملک بہادر	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالیٰ	
۶۰	(محمد) عبد السلام فرزند مقیم جنگ علاقہ دار صدر و پنج نمک مچھلی بندر	مہربان	
۶۱	(سید) عبد الرحمان القادری فرزند کہیں سجادہ درگاہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ	سلالہ دودمان مصطفوی خلاصہ خاندان مرتضوی صدر نشین محفل توحید و عرفان سالک مسالک کشف و ایقان ادام اللہ فیضہم	
۶۲	(نواب) عظیم جاہ بہادر امیر ارکاٹ۔	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان زاد اتحادہ و زاد لطفہ	
۶۳	(محمد) عبد الکریم		
۶۴	(سید) عبد العلی خاں بہادر خلف شمشیر جنگ بہادر		آپ کا القاب محمود نواب صاحب بہادر تحریر فرماتے تھے
۶۵	(سید) عبد الرحمٰن حیدار عروب	شجاعت و تہور نشان	

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۶۶	(سید) علی اصغر خاں بہادر	مہربان	
۶۷	عبدالقاسم خاں بہادر علاقہ غلام یٰسین خاں بہادر	تہور دستگاہ	
۶۸	عبدالقدوس خاں	مہربان اتحاد نشان	
۶۹	(مولوی حافظ محمد) عبدالعلیم صاحب		
۷۰	(شاہ سید) عالی محمد	حقائق شناس	

غ

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	غفار بیگ	مہربان	
۲	غالب الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان	
۳	غازی خاں	شجاعت شعار	
۴	(غلام) نظام الدین صاحب مشائخ شاہجہاں آباد۔	[illegible] تہنیت شاد [illegible] فضائل [illegible] [illegible]	

۵	(سید) غلام علی خاں بہادر نواب بیگجن علی نبیرۂ منیر الملک بہادر۔	بمطالعہ عالی صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالیٰ	
۶	غالب جنگ بہادر قمقام الدولہ		ان کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔
۷	غوث محمد خاں مندوزی	مہربان	
۸	غلام محمد تعلقدار ضلع ناندیڑ	اتحاد نشان	
۹	(سید) غیاث الدین صاحب سجادۂ اجمیر شریف۔	بمطالعہ ساطعہ خلاصۂ دودمان مصطفوی سلالہ خاندان مرتضوی حقایق آگاہ معارف دستگاہ دام برکاتہم۔	
۱۰	(غلام) غوث خاں صاحب منصف اورنگ آباد۔	اتحاد نشان	
۱۱	(میر) غلام حسین خاں بہادر علاقہ دار بالانگر۔	سیادت و نجابت پناہ	

۱۲	غلام حسین خاں قلعہ دار میدک	سیادت ۔۔ پناہ	
۱۳	(محمد) غلام حسین خان بہادر پسر فتح جنگ خاں	خاں صاحب مہربان دوستاں اتحاد نشاں	
	(مرزا) غلام حسین وقائع نگار کلیانی۔	رفعت پناہ	
۱۴	(شیخ) غلام حسین	شجاعت دستگاہ	
۱۵	غلام حسین مہتمم اخبار جام جہاں نما	مہربان	
۱۶	(مرزا) غلام حسین بیگ علاقہ دار لنگسکور۔	اخلاص مرتبت نشان	
۱۷	غلام حیدر خاں نائب میدک	استحاد دستگاہ	
۱۸	(مرزا) غلام عباس علیخاں	مہربان من	
۱۹	غلام دستگیر ضلدار ابراہیم پٹن	شجاعت شعار	
۲۰	(سید) غلام نبی غوری		
۲۱	غلام رسول خاں مندوزی پسر عبد اللہ خاں مندوزی مرحوم	مہربان	
۲۲	غلام علیخاں جمعدار	شجاعت شعار	
۲۳	(میر) غلام علی پسر میر بہر علی جمعدار	شجاعت شعار	

نمبر	نام	القاب	کیفیت
۲۴	غلام احمد خاں پسر غلام محمد خاں قائم خوانی۔	شجاعت نشان	
۲۵	غلام شاہ خاں بہادر بہرام الدولہ		آپ کا القاب خود نواب صاحب اپنے خاص قلم سے تحریر فرماتے تھے۔
۲۶	غلام حسین خاں ناظر [illegible]	شجاعت نشان	
۲۷	سید شاہ غلام حسن احمد شطاری		
۲۸	غلام فاروق	حقایق و معارف آگاہ	
۲۹	غلام قادر خاں بہادر برادر غلام رسول خاں مرحوم نواب کرنول۔	خان صاحب مہربان دوستان سلامت۔	
۳۰	امیر غلام قوی خاں	خان صاحب مہربان دوستان۔	
۳۱	غلام قادر خاں نائب بنولہ	شجاعت شعار	
۳۲	غلام قادر خاں	شجاعت دستگاہ	
۳۳	غلام قوی خاں مرحوم		

۳۴	(سید) غلام محی الدین خاں منصبدار متعینہ ورنگل۔	سیادت پناہ	
۳۵	(سید) غلام محی الدینخاں بہادر	سیادت پناہ	
۳۶	غلام محی الدین خاں ناغر علاقہ امیر کبیر بہادر۔	مہربان شجاعت نشان	
۳۷	غلام مصطفےٰ علی خاں بہادر علاقہ دار کا ہرانہ موضع بھاج خورد وغیرہ۔	مہربان	
۳۸	(حافظ) غلام مصطفےٰ خاں	شجاعت نشان	
۳۹	غلام مصطفےٰ خاں بہادر جاگیردار جعفر آباد۔	مہربان	
۴۰	غلام محمد خاں پسر صالح محمد خاں	شجاعت نشان	
۴۱	(میر) غلام محمد	سیادت پناہ	
۴۲	غلام مرتضیٰ خاں متعینہ بیڑ	شجاعت شعار	
۴۳	غلام نبی خاں بہادر المخاطب بہ لشکر جنگ	مہربان دوستان	

۴۴	(مفتی) غلام نبی مہتمم مطبع اخبار مطلع انوار مقام گجرات شاہ دولہ	اتحاد نشان	
۴۵	(سید) غلام نبی غوری تعلقدار بھونگیر۔	سیادت پناہ تہور دستگاہ	
۴۶	غلام یٰسین خاں بہادر۔	مہربان من	

ف

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	فضل علی	شجاعت شعار	
۲	فیض محمد خاں مندروی تعلقدار جٹ پول۔	مہربان	
۳	فرخ یاب جنگ بہادر	مہربان اتحاد نشان	
۴	(مرزا) فتح اللہ بیگ علاقہ دار مرس پیٹھ۔	اتحاد دستگاہ	

۵	(میر) افضل علی	اتحاد نشان	
۶	(جنرل جیمس) فریزر صاحب بہادر	جنرل صاحب مشفق بسیار مہربان کرم فرمائے مخلصان۔	
۷	(سید) فیاض علی نبیرۂ مقام اللہ مرحوم	اتحاد نشان	
۸	(نواب) فخر الملک بہادر	جنابعالیہ نواب صاحب مہربان کرم فرمائے مثال سفارت۔	
۹	(میر) افضل علی میر ناصر یار جنگ بہادر	سیادت پناہ	
۱۰	(سید) افدوی علیخان	سیادت پناہ	
۱۱	(محمد) فخر الدین خاں ساکن خجستہ بنیاد	رفعت پناہ	
۱۲	(مولوی محمد) فضل اللہ صاحب ناظم عدالت دیوانی		ان کا القاب خود نواب صاحب لکھا کرتے تھے۔

۱۳	(سید) فصیح اللہ قاضی بیدر	شریعت پناہ	
۱۴	(مولوی محمد) فضل علی میر عدل بھونگیر	عدالت پناہ	
۱۵	(سید) فتح علی خاں بہادر	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں	

ق

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(محمد) قمر الدین خاں	مہربان دوستاں	
۲	(محمد) قمر الدین قاضی بسمت	اتحاد نشان	
۳	(میر) قادر علی خاں برادر غلام محمد خاں مرحوم	سیادت پناہ	
۴	(میر) قربان علی	سیادت پناہ	
۵	قائم جنگ بہادر قلعدار ورنگل	مہربان دوستاں	
۶	(محمد) قطب الدین نائب اندور بودھن	اخلاص نشان	

۷	(سید) قادر علی و شیخ ذوالفقار علی مہتمم اخبار قران السعدین۔	مہربان اتحاد نشان	
۸	(سید) قطب الدین حسین ضلعدار سرکنیڈہ۔	سیادت پناہ	
۹	قادر خاں منصبدار	شجاعت نشان	
۱۰	(ملک) قدرت علی خاں	شجاعت دستگاہ	
۱۱	قادر جنگ بہادر ثانی الحال قادر الدولہ۔	سید صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستان سلمہ اللہ تعالی	
۱۲	(محمد) قطب خاں	شجاعت دستگاہ	
۱۳	قطب یار جنگ بہادر	مہربان	
۱۴	(میر) قدرت علی پیٹھ جات جنور۔	سیادت پناہ	
۱۵	قاسم خاں	اتحاد نشان	
۱۶	قادر علی خاں و قاسم علیخاں پسران علی یار جنگ بہادر مرحوم	مہربان	
۱۷	(مرزا) قاسم بیگ	شجاعت نشان	

۱۸	(میر) قادر علیخاں بہادر	خان صاحب مہربان دوستان۔	
۱۹	قاسم یار جنگ بہادر	رفعت و عوالی پناہ	
۲۰	(مرزا) قلندر بیگ	شجاعت آثار	
۲۱	(محمد) قطب علی خاں ابن محمد سبحان خاں مرحوم	خان صاحب مہربان دوستان۔	
۲۲	(مرزا) قربان علی بیگ نائب پرگنہ توپران و نرساپور وغیرہ	اتحاد نشان	
۲۳	قاسم الدولہ بہادر	مہربان	
۲۴	(محمد) قطب خاں	شجاعت نشان	
۲۵	قوت جنگ بہادر داروغہ قرولیاں		آپ کے القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔
۲۶	(شاہ) قیام الدین فرزند مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم	مولوی صاحب	
۲۷	قدیر جنگ بہادر	مہربان دوستان	
	(مرزا) قادر بیگ تعلقدار ضلع گلبرگہ	اتحاد نشان	

ک

نشانِ سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(مرزا) کوہی بیگ خاں	مہربان	
۲	(رائے) کشن راؤ	اخلاص نشان	
۳	(راجہ) کور بخش بہادر	راجہ عزیز القدر	
۴	(مولوی) کریم الدین	کمالات دستگاہ	
۵	کیسر سنگھ تبنی جسونت سنگھ متوفی جاگیردار موضع ڈھانور پرگنہ ماہور۔	شجاعت شعار	
۶	کمال الدین حسین خاں	خاں صاحب مہربان دوستان۔	
۷	(محمد) کبیر خاں بہادر قلعہ دار گلکنڈہ۔	رفعت و عوالی پناہ	
۸	کرپرشاد	اخلاص آثار	
۹	کشن راؤ شنکر	عزت آثار	

نمبر	نام	خطاب	کیفیت
۱۰	کشناجی نائک	اخلاص آثار	
۱۱	کوتی وینکٹ کلسنکہر راؤ دیکھ پیٹھ جات چنور سرکار آرام گیر	زبدۃ الاقران	
۱۲	کرپارام	عزت آثار	
۱۳	(رائے) کلال چند	عقیدت دستگاہ	
۱۴	کشن راؤ علاقہ عبداللہ بن علی	عزت آثار	
۱۵	(حاجی مولوی محمد) کرامت علی صاحب۔		آپ کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے
۱۶	کنھیا پرشاد	اخلاص نشان	
۱۷	کنداسامی	عزت آثار	
۱۸	کرم علیخاں علاقہ یادگیر	شجاعت نشان	
۱۹	کشن چند نائب سرکار ورنگل	عزت آثار	
۲۰	کشن راؤ پسر چنگی رنگراؤ	عزت آثار	
۲۱	کشن لعل پسر رائے بدری لعل	اخلاص نشان	
۲۲	کشن راؤ علاقہ حسین بن صالح مسلے۔	عزت آثار	

نمبر	نام	القاب
۲۳	کریم بخش مہتمم اخبار قران السعدین	مہربان
۲۴	کشن راؤ علاقہ جٹ پول	عزت آثار
۲۵	(میر) کاظم علیخاں بہادر المخاطب بہ بے نظیر جنگ بہادر	مہربان دوستان
۲۶	کشن راؤ علاقہ غلام یٰسین خاں	عزت آثار
۲۷	(محمد) کرم علیخاں	شجاعت شعار
۲۸	کھنڈے راؤ سررشتہ دار سائر کروڑگیری بلدہ خجستہ بنیاد	عقیدت آثار
۲۹	(منشی) کنڈال مہتمم اخبار گلزار پنجاب گجرات والا۔	اتحاد نشان
۳۰	(راجہ) کشٹیا نائک بلونت بحری بہادر راجہ شوراپور	راجہ رفیع القدر
۳۱	کشنا بائی زوجہ راجہ راؤ رنبھا متوفی۔	رانی صاحبہ
۳۲	(میر) کاظم علی مہتمم صفائی جنگل	سیادت پناہ
۳۳	(خواجہ) کریم الدین قلعدار ورنہ	مہربان دوستان
۳۴	(وینکٹ) کشنا راؤ سردیسائی تعلقہ سرسلہ	زبدۃ الاقران

۲۵	(مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و سابق مدارالمہام حال صدر اعظم علاقۂ نظام حیدرآباد دکن۔	راجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصاں سلمہ اللہ تعالیٰ۔	

گ

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	گنپت راؤ	عزت آثار	
۲	گوپال ریڈی دیسکھ ترکھوڑہ	زبدۃ الاقران	
۳	(محمد) گھانسی خاں	شجاعت دستگاہ	
۴	گنیش راؤ علاقہ دار جاترلے سندرواڑہ۔	عزت آثار	
۵	گھانسی رام کندان	اعتماد نشان	
۶	گنپت راؤ وٹھل عرف واجی صاحب گنیھے ساہو ساکن اندور	راؤ صاحب مہربان دوستان۔	

۷	(راجہ الحکام) گوپال راؤ بجری بہادر۔	رفعت پناہا	
۸	گوبند راؤ نائب جالنہ	عزت آثار	
۹	گوپال راؤ نائب رفیق یار الدولہ بہادر	عزت آثار	
۱۰	گردھاری پرشاد پسر نرہری پرشاد۔	اخلاص نشان	
۱۱	گنپت راؤ نبیرہ راجہ الیونت راؤ	عزت آثار	
۱۲	(راجہ) گردھر لال	اخلاص نشان	
۱۳	(راجہ) گوپال راؤ نبیرہ سیرنواس راؤ بہادر	اخلاص آثار	
۱۴	(رائے) گنیش راؤ	مہربان اتحاد نشان	
۱۵	گوبند رام صورت رام	مودت آثار	
۱۶	گوردھنداس	اتحاد نشان	
۱۷	گردھاری لال فتح چند ساہو	مودت آثار	
۱۸	گوپال راؤ علاقہ سعید بن علی نمیدکر پرگنہ نارائن پیٹھ وغیرہ	عزت آثار	

۱۹	گروبھیم راؤ	عزت آثار	
۲۰	(دیپو) گردھاری لعل	اتحاد نشان	

ل

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(محمد) لودی خاں بہادر	اتحاد نشان	
۲	لچھمن گیر گوسائیں	مودت آثار	
۳	لچھمن گیر گوسائیں	مودت آثار	
۴	لچھمن گیر شوراپور والہ	عزت آثار	
۵	لچھمن راؤ نائب اینتگیر	عزت آثار	
۶	(راجہ ونکٹ) لچھما راؤ زمیندار پرگنہ جٹ پول۔	زبدۃ الاقران	
۷	لچھمائی دیسکھنی گدوال	زبدۃ الاماثلہ	
۸	لچھما ریڈی پسر گوپال ریڈی	زبدۃ الاقران	
۹	لچھمن راؤ نائب جالنہ	عزت آثار	

۱۰	پچھائی نرسائی زمیندارنی	زبدۃ الاماثلہ	
۱۱	(راجہ) پچھاریڈی زمیندار بھوانی پیٹھ	زبدۃ الاقران	
۱۲	لعل پرشاد	عزت آثار	
۱۳	پچھاراؤ پسر رنگٹ راؤ متوفی	اخلاص نشان	
۱۴	لعل پرشاد پسر تلجا پرشاد خزانچی۔	اخلاص دستگاہ	
۱۵	(محمد) لطیف اللہ خاں بہادر برادر غلام یٰسین خاں بہادر	مہربان	
۱۶	پچھا پنڈت	عزت آثار	
۱۷	پچھاریڈی ویسائی پرگنہ سانتولے۔	زبدۃ الاقران	
۱۸	پچھمی نرسائی زمیندارنی گوپال پیٹھ	زبدۃ الاماثلہ	
۱۹	لشکر جنگ بہادر منصرم اول تعلقدار ضلع ورنگل۔	مہربان	
۲۰	(رانی رائے) پچھمی دیوا سمتان گدوال۔	رخصت و معالی پناہ	

م

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(محمد) محفوظ خاں	مہربان	
۲	موسیٰ رضا خاں	خان صاحب مہربان	
۳	(میر) مومن علی	سیادت پناہ	
۴	(سید) محی الدین علوی	مہربان اتحاد نشان	
۵	(سید) محی الدین منصبدار ہمراہ راجہ رکھی سنگھ متعینہ نرمل	سیادت پناہ	
۶	(میر) محب علی	مہربان دوستان اتحاد نشان۔	
۷	(محمد) مہدی حسن خاں مہتمم مطبع ریاض نور ملتان۔	اتحاد نشان	
۸	مادہو راؤ نائب بچکنڈہ	عزت آثار	
۹	مادہو راؤ بھوانی	عزت آثار	
۱۰	(راجہ) اسو لعل	رفعت پناہ	

۱۱	مویدالدین خاں صاحب		
۱۲	مہتاب خاں	تہور نشان	
۱۳	(میر) محمد حسین خاں	خان صاحب مہربان دوستان۔	
۱۴	مرتضیٰ یار جنگ منصبدار تعینہ غلام یٰسین خاں ضلعدار	عقیدت شعار	
۱۵	(محمد) منور خاں	شجاعت نشان	
۱۶	(کپتان) مالکم صاحب بہادر	صاحب مشفق بسیار مہربان کرمفرمائے مخلصاں	
۱۷	مردان یار جنگ بہادر	مہربان دوستان اتحاد نشان۔	
۱۸	محمد بیگ خاں رسالدار	مہربان دوستان	
۱۹	معظم جنگ بہادر داروغہ شکارخانہ	آں مہربان	
۲۰	مادہو راؤ کشن علاقہ بیڑ	عزت آثار	
۲۱	محمد حسین مہتمم امیر الاخبار مدراس۔	اتحاد نشان	
۲۲	منصر جنگ بہادر	مہربان من	

۲۳	(نواب) ممتاز الامرا بہادر	نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصاں۔	
۲۴	(غلام) محمد یار خاں فرزند عزت یار خاں مرحوم	رفعت پناہ	
۲۵	منور علی بیگ خاں	شجاعت نشان	
۲۶	موسی کستان	شجاعت شعار	
۲۷	(سید) موسی رضا فرزند سید غیرت خاں مرحوم	مہربان دوستاں	
۲۸	رشید جنگ بہادر	مہربان من	
۲۹	(راجہ) لل بھوپال راجہ کوڈ مشکال۔	راجہ صاحب مہربان	
۳۰	(راجہ) مکٹ رام	اتحاد نشان	
۳۱	(غلام) محی الدین خاں	شجاعت شعار	
۳۲	محمد نواز جنگ بہادر	بہ طالعہ مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ۔	
۳۳	منور خاں تاغر	شجاعت شعار	

۳۴	مولوی سید محمد معصوم صاحب	پدر صاحب عظیم الاوصاف حقائق و معارف آگاہ	
۳۵	مرزا محمد حکیم	مہربان	
۳۶	مظفر علی	شجاعت دستگاہ	
۳۷	مستقیم جنگ بہادر	مہربان دوستان سلامت	
۳۸	میر عدلان	عدالت پناہ	
۳۹	(محمد) سنور خاں بہادر جاگیردار موضع پیتری کانوں پرگنہ جعفرآباد	خاں صاحب مہربان	
۴۰	منصفان	نصفت دستگاہ	
۴۱	محی الدولہ بہادر محمد یار خاں	مہربان	
۴۲	(ڈاکٹر) مکلین صاحب بہادر		یہ ڈاکٹر صاحب کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے
۴۳	(پنڈت) موتی لال مہتمم مطبع زبدۃ الاخبار ہندی	مہربان	
۴۴	متھرا پرشاد پسر راجہ منولال	رفعت پناہ	

۴۵	(میر) محسن علی	سیادت پناہ	
۴۶	(شیخ) محب علی نائب کندھاری	اتحاد نشان	
۴۷	(راجہ) مان سنگھ راؤ پسر راجہ باجے راؤ متوفی زمیندار دیول گاؤں۔	مہربان	
۴۸	مانڈور خاں مخاطب بنصیب یاور جنگ بہادر	شجاعت دستگاہ	
۴۹	(محمد) منور الدین خاں	رفعت پناہا شجاعت دستگاہا۔	
۵۰	ممتاز نواز جنگ بہادر۔	بعد الهٰ نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان سلامت	
۵۱	(کپتان) موسیٰ صاحب بہادر	صاحب مہربان اتحاد نشان سلمۂ اللہ تعالیٰ	
۵۲	(میر) منور علی علاقہ رسالدار	مہربان	
۵۳	(میر) محمود علی فرزند غلام قوی خاں مرحوم	مہربان دوستان	

۵۴	(پسر) مردان علیخاں	رفعت و عوالی پناہ
۵۵	مادھوراؤ علاقہ دار محمد نصیب خاں تعلقدار پرچینی۔	عزت آثار
۵۶	(عبد الوہاب المخاطب) مدار الامرا بہادر۔	فواضل مآب فضائل انتساب عالم حقایق معقول واقف دقائق منقول زاد قدرہٗ۔
۵۷	(سید) مہدی حسین خاں بہادر ثانی الحال غضنفر جنگ نصرت یاور الدولہ بہادر	نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصاں۔
۵۸	(مرزا) محمد محسن	مہربان
۵۹	(منشی میر) مہدی حسین صاحب	بمطالعہ صاحب مہربان دوستان۔
۶۰	منولال	عزت آثار
۶۱	(راجہ) مرلیدھرداس	اخلاص آثار
۶۲	مادھوراؤ تعلقدار گلبرگہ	عزت آثار
۶۳	محمد خاں سپہر کبیر خاں تعلقدار گلکنڈہ	رفعت پناہ

۶۴	میر غلام محمد	سیادت پناہ	
۶۵	(مرزا) مومن علی بیگ	شجاعت نشان	
۶۶	(سید) مہدی حسین	شجاعت شعار	
۶۷	محمد سنور خاں خویش معتمد صلابت خاں پنی	مہربان	
۶۸	محمد مستو جمعدار	شجاعت شعار	
۶۹	(میر) مہدی علیخاں بہادر	مہربان	
۷۰	منوہن داس ساہوی اورنگ آباد	عزت آثار	
۷۱	منصور یار جنگ بہادر	مہربان اتحاد نشان	
۷۲	(مرزا) محمود خراسانی صاحب احسن اللہ ضبار۔	مہربان	
۷۳	(سید) محی الدین علوی	مہربان اتحاد نشان	
۷۴	(لفٹنٹ کرنل) میر صاحب بہادر سرگردہ جمعیت چھاؤنی ہنگولی۔	بسط العہد میاں نجیب صاحب (شفیق مہربان کرم گستر دوستاں)۔	
۷۵	محمد حسین صاحب	افندی صاحب بسیار مہربان کرمفرمائے دوستداران	

۷۶	(شیخ) محب حسین خاں		
۷۷	(مولوی محمد) منتخب الدین صاحب فرزند مولوی محمد معصوم صاحب مرحوم	حقایق و معارف آگاہ	
۷۸	منتظم الدولہ بہادر انتظام الملک	بملاحظہ نواب صاحب عالی قدر والا شان قدر فرمائے اخلاص دام الطافہ۔	
۷۹	(راجہ) مہتاب چند بہادر والی بردوان۔	راجہ صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستان سلامت۔	
۸۰	منصور علیخاں تعلقدار بیڑ	مہربان اتحاد نشان	
۸۱	(سید) منشی [illegible] تعلقدار [illegible]	اتحاد نشان	
۸۲	(محمد) نعیم اللہ [illegible]	اتحاد دستگاہ	
۸۳	(محمد) محبوب علی خاں تحصیلدار شوراپور پسر اور نواسہ دوراب جنگ مرحوم	اتحاد نشان	

۸۴	مرلیدھر اول تعلقدار ضلع کینڈہ	اخلاص آثار	
۸۵	محمد بیگ	شجاعت شعار	
۸۶	(سید) محمد حافظ ضلعدار	سیادت پناہ	
۸۷	(میر) محمد حسین تعلقدار ننگیال	سیادت پناہ	
۸۸	(مولوی) محمد حسین نائب قاضی بلدہ۔	مہربان	
۸۹	محمد حسین خاں نائب ایلگندل برادر برہان علیخاں	اتحاد دستگاہ	
۹۰	محمد حسین مہتمم اردو اخبار دامی	اتحاد نشان	
۹۱	محمد حسین خاں علاقہ دار کرنول۔	مہربان	
۹۲	محمد حسن شوستری ہمشیرزادہ آغا محمد شوستری	مہربان اتحاد نشان	
۹۳	(سید) معین الدین شاہ خاموش صاحب۔	قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین	
۹۴	(سید) محی الدین علوی	مہربان اتحاد نشان	
۹۵	محمد شکور	اخلاص نشان	

نمبر	نام	القاب
۹۶	محمد علیخاں ناغر	شجاعت نشان
۹۷	میر امام تعلقدار	عزت آثار
۹۸	محمد اسمٰعیل نائب نارائن پیٹھ	شجاعت دستگاہ
۹۹	محمد اکبر قلعہ دار بھونگیر	اتحاد نشان
۱۰۰	محمد اسمٰعیل مرزا کوچک	خلافت پناہ موالات دستگاہ۔
۱۰۱	محمد باقر مہتمم اخبار دہلی	مہربان موالات نشان
۱۰۲	(مرزا) محمد تقی عرف کڑوے صاحب	مہربان من
۱۰۳	(سید خواجہ) محی الدین منصبدار۔ بالفعل مامور دریافت قصبۂ سرحدات ضلع شورا پور۔	اتحاد نشان
۱۰۴	(سید) موسیٰ رضا خاں تعلقدار کھمم	خان صاحب مہربان
۱۰۵	محمد طاہر مہتمم سلطان الاخبار فارسی مقام کلکتہ	اتحاد نشان

۱۰۶	(شاہ سید) احمد علی	حقایق پناہ
۱۰۷	(مرزا) محمد علی شیرازی مہتمم احسن الاخبار و تحفۃ الاخبار فارسی۔	مبطالعہ اتحاد نشان
۱۰۸	(حافظ) محمد قاسم	فضیلت و کمالات دست گاہ۔
۱۰۹	محمد قاسم ساکن الحال مدراس صاحب زادہ۔	مہربان
۱۱۰	محمد لطیف نائب ٹھانکلی	شجاعت آثار
۱۱۱	محمد ناصر المخاطب بہ رستم جنگ	شجاعت و تہور دستگاہ
۱۱۲	محمد وزیر	شجاعت دست گاہ مہربان تہور نشان
۱۱۳	محمد یعقوب مہتمم اخبار طلسم فرنگی محل واقع بلدہ لکھنو	اتحاد نشان
۱۱۴	محمد یسین تعلقدار ٹکیال	اتحاد دست گاہ
۱۱۵	(مولوی) محمد یار مدرس اورنگ آباد	فضیلت پناہ
۱۱۶	(مولوی) محمد یوسف صاحب	آں فضائل دستگاہ

۱۱۷	محمد کاظم عرف جلال شاہ صاحب پسر آغا جان۔	جلالت مرتبت معالی منزلت خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی سلمہ اللہ تعالی	
۱۱۸	(سید) محمد حافظ ضلعدار	سیادت پناہ	

ن

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(مولوی) نور المرتضیٰ صاحب	مطلع الحقایق	
۲	(سید) نور الاتقیا صاحب	بمطالعہ سید صاحب منظہر الاوصاف حقایق و معارف آگاہ۔	
۳	ناگو راؤ	اتحاد نشان	
۴	(مولوی) نصر اللہ خان صاحب ناظم عدالت فوجداری		

۵	(راجہ) نانک بخش راجہ بہادر	رفعت و عوالی بنیاد
۶	نیاز علی خاں	مہربان دوستاں
۷	(راجہ) امین سنگھ	راجہ صاحب مہربان
۸	ناظم الدولہ بہادر نواب مچھلی بندر	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالیٰ۔
۹	(سید) نور الحسن خاں بہادر	مہربان من
۱۰	نصیر الدین احمد	اتحاد دستگاہ
۱۱	نارائن راؤ	اخلاص آثار
۱۲	نرسنگ راؤ علاقہ گدوال	عزت آثار
۱۳	(شیخ) نور الدین حسین	اتحاد نشان
۱۴	(میر) نصیر الدین علی	مہربان
۱۵	(داماجیمی) نرسا در زمیندار پالونچہ۔	زبدۃ الاماثلہ
۱۶	نارائن راؤ علاقہ دار بیدر	عزت آثار
۱۷	(محمد) نصیب خاں بہادر	مہربان شجاعت نشان
۱۸	(میر) نصیر الدین علی نائب گنہ یادگیر	مہربان

۱۹	نارائن راؤ نائب اکوٹ وقصبہ موندگاؤں علاقۂ محمد بوڈھن خاں۔	عزت آثار	
۲۰	(راجہ) نند لال پسر رگھناتھ رام	اخلاص نشان	
۲۱	(محمد) نجابت خاں برادر محمد کبیر خاں قلعہ دار کلکنڈہ	اتحاد نشان	
۲۲	نارسیوا ریڈی دیسکھ پرگنہ جنواڑہ۔	زبدۃ الاقران	
۲۳	(محمد) نعیم الدین خاں بہادر	مہربان	
۲۴	نرسنگ راؤ نائب بچکنڈہ	عزت آثار	
۲۵	نرسنگ راؤ تعلقدار پالونچہ	عزت آثار	
۲۶	(محمد) نور اللہ خاں بہادر	مہربان	
۲۷	نصیر الدین علی خاں علاقہ سونم بھوت پور۔	مہربان	
۲۸	نروتم داس	عزت آثار	
۲۹	نارائن راؤ زمیندار چھتولی	زبدۃ الاقران	
۳۰	نرسنگ راؤ دیسپانڈیہ پرگنہ بیرگی	زبدۃ الاقران	

۳۲	نواز بیگ	شجاعت شعار	
۳۳	ناظم جنگ	اتحاد نشان	
۳۴	نرائن راؤ علاقہ دار پرگنہ کندرک عرف منل گدہ	عزت آثار	
۳۵	نظر محمد خاں سدوزی	مہربان	
۳۶	نظام بیگ نائب کمی انکور علاقہ جاگیرات نواب فخر الملک بہادر	شجاعت شعار	
۳۷	(اورتل) نرسنگ راؤ	عزت آثار	
۳۸	(محمد) نسیم الدین نائب ملکہ جاگیر نواب فخر الملک بہادر	شجاعت شعار	
۳۹	نصر اللہ بیگ مہتمم اخبار محتشم مطبع جادہ	اتحاد نشان	
۴۰	(وینکٹ) نارسہوان ریڈی زمیندار نرکھوڑہ۔	زبدۃ الاقران	
۴۱	نرسیا پنڈت وکیل زنبو صاحب مرحوم۔	عزت آثار	

۴۲	نور خاں جمعدار روہیلہ	عزت آثار	
۴۳	نصرت جنگ بہادر	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان	
۴۴	(مولوی) نور الحسین صاحب	آں مہرباں	
۴۵	(محمد) نصر اللہ خاں صدر تعلقدار	خانصاحب مہربان	
۴۶	(میر) نثار حسین	میر صاحب مہربان	
۴۷	نذیر احمد صدر تعلقدار سمت شمالی	مہربان	
۴۸	ناصر العلی تعلقدار اطراف بلدہ	سلالہ خاندان مصطفوی خلاصہ دودمان مرتضوی سلامت۔	
۴۹	(راجہ) نندنا تک راجہ شوراپور	رفعت پناہ	

و

نمبرشمار	نام	القاب	کیفیت
۱	واسدیو نایک	عزت آثار	

۲	(راجہ) ونکٹ ہی پال بہادر	رفعت پناہ	
۳	وزیر النساء بیگم صاحبہ	مشفقہ مکرمہ معظمہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔	
۴	(منشی) واجد علیخاں مہتمم مطبع زبدۃ الاخبار۔	مہربان اتحاد نشان	
۵	(محمد) وجیہ الدینخاں تعلقدار دوم رائچور وغیرہ	اتحاد نشان	
۶	(راجہ) وینکٹ نارائن راؤ بہادر زمیندار نارائن پور۔	رفعت نشان	
۷	وزیر خاں مہتمم مطبع قادری، اخبار اکبر آباد	مہربان	
۸	وزیر علی نائب ملکٹہ جاگیر نواب فخر الملک بہادر	اخلاص نشان	
۹	ویریا جیو	سرحلقہ ریاضت کیشاں	
۱۰	(راجہ) ونکٹ گوپال راؤ زمیندار گوپال پیٹھ	زبدۃ الاقران	
۱۱	وحید منور خاں	مہربان دوستان	

۱۲	وینکٹ گوپال ریڈی دیسکھ نرکھوڑ	زبدۃ الاقران	
۱۳	وینکٹ راؤ علاقہ محمد بودھن خاں	عزت آثار	
۱۴	وینکیٹ راؤ علاقہ اسبہ	عزت آثار	
۱۵	(راجہ) وینکیٹ راؤ نرسہوال رام چندر سوائی اشوارا راؤ زمیندار پالونچہ برادر و متبنیٰ سیتا رام چندر متوفی۔	زبدۃ الاقران	
۱۶	(امیر) وزیر علی		
۱۷	وینکٹ راؤ سر دیسائے الگندل	زبدۃ الاقران	
۱۸	ویرسانبہ سیو راؤ سر دیسپانڈیہ الگندل۔	رفعت پناہ	
۱۹	وٹھل راؤ نائب قصبہ تلجاپور	عزت آثار	
۲۰	وینکیٹ راؤ دیسائی سرکار الگندل۔	زبدۃ الاقران	
۲۱	واحد حسین کمندان	عقیدت دستگاہ	
۲۲	وینکیٹ راؤ نائب امراوتی علاقہ محمد بودھن خاں۔	عزت آثار	

۲۳	دیشواس راؤ نائب پربھنی	عزت آثار	
۲۴	وامن راؤ وقایعہ نگار بلدہ خجستہ بنیاد۔	عزت آثار	
۲۵	واسدیو راؤ	عزت آثار	
۲۶	(میر) ولایت علیخاں پسر مردان یار جنگ بہادر ثانی الحال خطاب منصور یار جنگ بہادر	مہربان اتحاد نشان	
۲۷	(سید) وزیر علی خاں المخاطب مرتضیٰ یار جنگ۔	سیادت پناہ شجاعت نشان۔	
۲۸	(سید) ولی احمد	سیادت پناہ	
۲۹	وناٹک راؤ گنپت راؤ ونٹل عرف واجی صاحب ساہو ساکن اندور۔	راؤ صاحب مہربان	
۳۰	وینکٹ راما ریڈی علاقہ نرکھوڑہ	زبدۃ الاقران	
۳۱	(صاحب سرگروہ چھاؤنی ہنگولی حال کرنل) ولیم ویصاحب بہادر	برطالعہ بیاہچہ صاحب مشفق مہربان کرم گستر دوستان۔	

نمبر	نام	القاب	کیفیت
۴۲	(سوربھی) وینکٹ جگناتھ راؤ بہادر زمیندار حبٹ پول	زبدۃ الاقران رفعت پناہ۔	
۴۴	وینکٹ نارسہوال ریڈی	زبدۃ الاقران	

ہ

نمبر سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	ست نرسنگ بہادر	مہربان دوستان	
۲	(راجہ) ہمنت سنگھ	راجہ صاحب مہربان	
۳	ہمایوں آنگیر ز"ارا بیگم	[illegible] پناہ	
۴	(ہریداس سیٹھ	مہربان	
۵	(راجہ) ہیتو لال	رفعت پناہ	
۶	(کنور) ہیرا سنگھ راجہ قندھار	راجہ صاحب مہربان	
۷	ہوشدار خاں	تہور نشان	
۸	(میر) ہدایت علی خاں بہادر پسر سید پیارے	سیادت پناہ	

۹	ہمنت راؤ نائب قلعہ دولت آباد	عزت آثار	
۱۰	ہدایت اللہ خاں منصبدار علاقہ شیر افگن جنگ	اتحاد نشان	
۱۱	ہدایت علیخاں علاقہ دار منیم پیٹ پاپہ بزرگ تعلقہ بیڑ	شجاعت نشان	
۱۲	ہرکشن راؤ علاقہ دار جنگل	عزت آثار	
۱۳	ہری کشن پنڈت علاقہ آرمور	عزت آثار	
۱۴	ہاشم بیگ علاقہ دار سکی ہنگل	اتحاد نشان	
۱۵	ہوشدار خاں برادر یوسف خاں مرحوم	ہور وجلادت دستگاہ	
۱۶	ہمنت راؤ دیسائی ایلگندل	زبدۃ الاقران	
۱۷	ہمنت راؤ دیسکھ پرگنہ ادلور	زبدۃ الاقران	
۱۸	(محمد) ہدایت اللہ تعلقدار اندور بودھن	اتحاد دستگاہ	
۱۹	ہرگوپال نبیرہ پوران مل سیٹھ		
۲۰	(محمد) ہدایت العلی خویش مولوی کرامت العلی مرحوم	فضیلت دستگاہ	

	نام	القاب	کیفیت
۲۱	ہژبر یار جنگ بہادر المسمی بغلام زین العابدین فرزند سلطان نواز الملک مرحوم		ان کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔
۲۲	ہادی علی مہتمم ضلع شوراپور۔	اتحاد نشان	
۲۳	ہولکر مہاراجہ تکوجی راؤ بہادر	مہاراجہ صاحب الطاف گستر مہربان اعلامت فرمائے اخلاص نشان زاد الطافکم۔	

ی

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	محمد یوسف خاں	زبدۂ بسالت دستگاہ	
۲	ینکٹ ریڈی دیسکھ تعلقہ کوسگی	زبدۃ الاقران	
۳	ینکٹ راؤ و گوپال راؤ دیسپانڈیا پرگنہ بھونگیر۔	زبدۃ الاقران	

۴	(راجہ) ینکٹ راؤ بہادر علاقہ راؤ رنبھا	راجہ صاحب مہربان دوستاں سلامت۔	
۵	ینکٹ راما ریڈی عم گوپال ریڈی متوفی زمیندار نرکھوڑہ۔	زبدۃ الاقران	
۶	ینکنا قرابت دار راجہ ہنپرتی۔	مہربان	
۷	(سید شاہ) یداللہ محمد محمد الحسینی سجادہ منصوب روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف۔	شاہصاحب مہربان مجمع الحقایق و عرفان سلمہ اللہ تعالےٰ۔	
۸	(مولوی محمد) یعقوب علی جاگیردار ترکاپلی	مہربان	
۹	(میر) یادگار حسین دوم تعلقدار ضلع رائچور۔	میر صاحب مہربان	
۱۰	(میر) یاور علی خان بہادر جاگیردار سیونی اقربائے عباس علی خاں مرحوم	مہربان	
۱۱	(راجہ) ینکٹ نرسمہا اپچند سوائی آشوا راؤ بہادر زمیندار پالونچہ	زبدۃ الاقران	

۱۲	(رابعہ دار) انگیٹ نرسہوا لچھمی سوائی اسوار او بہادر۔	زبدۃ الاقران
۱۳	(سید) یوسف علی خاں	سیادت پناہ
۱۴	یٰسین خاں بہادر	مہربان
۱۵	یٰسین خاں سرکردہ جمعیت نادار خاں۔	شجاعت دستگاہ
۱۶	یعقوب خاں بہادر اقربائے غلام یٰسین خاں بہادر۔	شجاعت نشان

اُلکا۔ت۔ اسم مذکر۔ پرگنہ۔ زمین۔ ملک۔ وطن۔

اللہ اکبر۔ ع۔ ندا۔ (۱) لغوی معنی خدا بہت بڑا ہے۔ (۲) ایک کلمہ ہے جو اظہار تعجب۔ حیرت۔ عظمت۔ یا کثرت کے واسطے آتا ہے (جملہ اہل اسلام ہی جانور کو ذبح کرتے وقت یا لڑائی میں تلوار مارتے وقت اسم اللہ اکبر کہتے ہیں) اسم اللہ اکبر ایک بادشاہ کے اسناد کی خاص علامت ہے۔

اللہ محمد علی۔ اسم مذکر۔ شاہان قطب شاہیہ وغیرہ نے ان اسماء مبارک کو اپنے اسناد پر سب سے پہلے کاغذ کی پیشانی پر لکھا کرتے تھے جیسا کہ ان کے عہد کے

اسناد میں درج ہیں۔

الوتہ دار وغیرہ۔ اسم مذکر دکن کی اصطلاح میں ان حد متیوں کو کہتے ہیں جو پٹیل و پٹواریوں کے علاوہ ہوتے ہیں ان پیشہ وروں کے دو قسم ہیں (۱) بلوتہ دار (۲) الوتہ دار۔

نمبر (۱) کی تعریف رویت البا میں ملاحظہ ہو۔

الوتہ دار غیر بلوتہ داروں کو کہتے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(۱) سُنار۔

(۲) جنگم یا لنگایت۔ (یہ ایک قسم کا فقیر ہے)

(۳) درزی۔

(۴) کولی (پانی بھرنے والا)

(۵) ترل یا بسکر (یہ شخص ہمیشہ حاضر رہتا ہے اور گاؤں میں آنے والے مسافروں کی سربراہی کرتا ہے)

(۶) مالی یا غبسان۔

(۷) ڈوری گوسائیں (ایک فقیر کا نام ہے جو ڈورو بجاتا ہے)

(۸) گرسی (شہنائی بجانے والے کو کہتے ہیں)

(۹) راموسی یا بھیل (چوکیدار کو کہتے ہیں)

(۱۰) تیلی تیل اُتارنے والا۔

(۱۱) تمولی یا تنبولی - پان بیچنے والا۔

(۱۲) گونڈنی (سنبھل یا طبلہ بجانے والا ہے)

(۱۳) گگار یا گاری (اس شخص کی نسبت) زمانہ قدیم میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جو بادل کہ اولے برسانے والے ہوتے ہیں (جو عین تیاری کھیت میں خلل ڈالتے ہیں) ان کو یہ شخص (ذریعہ سحر) ہٹا دیتا تھا۔

(۱۴) بجنتری کلاونت ویدو۔

(۱۵) غوطہ زن (یہ شخص تالاب اور باؤلیوں میں بوقت ضرورت غوطہ مارتا ہے)

الہٰی۔ (ع) (۱) اسم مذکر۔ میرے خدا۔ اہل ہنود ایشر۔ پرمیشر کہتے ہیں۔ (۲) ایک علم جس میں وجود اور ذات وصفات خدائے تعالیٰ سے بحث کی جاتی ہے۔ اکثر اسناد میں جن بادشاہوں نے گز الہٰی کا رواج رکھا ہے اور اسی حساب سے اسناد میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔

امارہ (ت) اسم مذکر۔ حساب۔

امارہ گیر۔ (ت) اسم مذکر۔ حساب لینے والا محاسب۔

امام (ع) اسم مذکر۔ (۱) پیشوا۔ آگے چلنے والا۔ ہادی۔ پیر و مرشد۔ مجتہد۔ اپنا سردار۔ (۲) بادشاہ۔ ملک سلطان (۳) تسبیح کا وہ منکا جو سب دانوں سے اوپر رہتا ہے۔ جسے فارسی میں گل سبحہ اور ہندی میں سمیر

کہتے ہیں۔ (۳) نماز پڑھانے والا۔ پیش امام۔ پیش اماموں کو بشرط ادائی خدمت معاش بھی ملی ہے۔

امانی۔ (ع) اسم مونث۔ بخلاف اجارہ۔ بے ٹھیکے کا کام۔ وہ کام جو اپنے طور پر بنوایا جائے۔ وہ سرکاری کام جس کا ٹھیکہ نہ دیا جائے۔ انتظام امانی میں سرکاری ملازمین (جو تعلقدار وغیرہ) کہلاتے تھے فی روپیہ دو انی بعد مصارف منہا کر کے مالگزاری تحصیل کا انتظام سپرد کیا جاتا تھا اور وہ لوگ زر وصولی میں سے دو انی فی روپیہ خرچہ سہ بندی وغیرہ حساب مجرا کر لیا کرتے تھے اور تحصیل کی کمی و بیشی و نفع و نقصان کی ذمہ داری سرکار ہی پر تھی اور رقم تحصیل بعنوان تشخیص و تحصیل بنام امانی افزائش سرکار میں داخل ہوتی تھی۔

اضلاع مرہٹواڑی میں تعہد اور سربستہ کے طور پر بلا قید تعداد اراضی مزروعہ بطور اندازہ جسے مقطعہ بھی کہتے تھے۔ رقم تعہد مقرر ہو جاتی تھی اور تلنگانہ میں شالی زار (یعنے وہاں) کے لیے بٹائی کا دستور جاری تھا۔ اور خریف کے لیے نقدی بگھاوال بطور اندازہ مقرر تھا۔ یہ دونوں دستور اصول انتظام مالگزاری کے خلاف تھے۔ اور تعہد داروں کی بد قولی اور تقاریق جس سے ابواب زاید مراد ہیں، سابق کی طرح بد نظمی اور رعایا کی تباہی پیدا کرتے تھے تشخیص مالگزاری کا کوئی مقرر اصول یا معقول قاعدہ مقرر نہ تھا۔ جہاں کہیں

بٹائی مقرر تھی وہاں فی کھنڈی ۱۰من ۲۱من ۸من لیتے تھے اس غـلـہ کو
سرکاری کوٹھے میں رکھ کر تحصولدار کے تفویض کرتے تھے۔ اور بازاری نرخ
پر ساہوکاروں کو بیچتے تھے۔ یہی کیفیت سرکاری تعلقداروں کی تھی جو
ساہوؤں اور شقداروں کی معرفت انتظام کرتے تھے وہ کل موضع کی جمع
سابق کے محاصل سے مقدار بڑھا کے پٹیل و پٹواریوں کے ذمہ اس کا
وصول متعلق کرتے تھے اور وہ اپنے اختیار سے بلاقاعدہ و بلا امتیاز
اسامیوں پر تقسیم تفریق کردیتے تھے۔

خافی خاں نظام الملک نے اپنے تجربہ سے انتظام مالی کی جمـلـہ
خرابیوں کو جو مستاجروں اور تعہدداروں کی وجہ سے ہوتی تھیں، اس طرح پر
بیان کیا ہے کہ

"اما پر عقلائے باہوش و تجربہ کار ظاہر است کہ الحال موافق
تقاضائے وضع روزگار طریقہ غور امور ملکی و رعیت پروری و آبادی
ملک وافزونی محصول ازمیاں برخاستہ و عمال اجارہ دار کہ
مبلغ ہا خرچ دربار دادہ بر سر محالات می روند و باعث وبال حال
رعایائے مالگزار میگروند و آنہارا اصلا نظر بر آبادی ملک و خرابی
حال رعایا نیست و آز انکہ اعتماد بر بحال ماندن سال دیگر بلکہ
تمام سال ندارند ہر دو حصہ محصول را فروختہ میگیرند۔ وز ـــ ہے

خداترسی کہ برہیں ظلم اکتفا نمودن سبا۔ بہ فروختن گاؤ دارابہ کہ مدار قلبہ رانی برآنست نرساند۔ باز بجر ربح درباروسہ بندی دنقصان تعہدی کہ نمودہ وفانہ نماید بساط باقی ماندہ۔ رعایا را حتے کہ اشجار میوہ دار وزمین ملکی وموروثی آنہا را بعزوش نیارد وتاخت وتاراج مفسداں آں نواح علاوہ ویرانی ملک وخرابی حال رعایا یکرد ازانست کہ دہ کروہ بست کروہ زمین تامزروع افتادہ بجائے زراعت اشجار خار دار دامنگیر مسافراں ونشتر جگر جاگیرداراں بے سروپایہ است۔ بسیار پرگنہ وقصبہ جات بیر حاصل بمرتبہ خراب وویران از تعدی حکام بدانجام گردید کہ بیشہ شیر ومسکن سباع گشتہ وآں قدر دیہات خرابہ محض وبیچراغ شد کہ نام آوری راہ ہا برخاستہ۔ اگرچہ از شامت نفس ور عایا وتقاضائے ایام بدفرجام روز بروز ملک زیادہ ازیں خراب شود ورعایا پائمال جور وجفائے عمال بدمآل گردند۔ جاگیرداراں گرفتار وبال آہ عیال مزارعان معلوم گردند اما ظلم وتعدی وبیداد حاکمان از خدا بیخبر بجائے رسیدہ کہ اگر خواہد عشر عشیر آں را بہ احاطۂ بیان آرد از سررشتۂ کلام دور می افتد۔ درصورتیکہ یکے از عمال کہ فی الجملہ اندیشۂ روز جزا داشتہ باشد وخواہد برخلاف

دیگر ظلم پیشگاں سختی و تعدی را جزو اعظم شیوۂ عاملی نداند و ترحمی
برحال رعایا، نماید و در پرداخت حال رعیت مالگزار و افزونی
محصول سال بسال و نیک عاقبت آل کار خود و فرزندان خود
داند۔ مردم روزگار اور اسطعول ساختہ از جملہ بیوقوفاں ناکردہ کار
محسوب می نمایند و اگر خدا نکردہ سال را تمام نرساند و تغیر گردید
خراب و پامال خرچ سہ بندی وغیرہ ذالک گشتہ بہ وبال نقصان مایہ
وشماتت ہمسایہ گرفتار می گردد۔ چنانچہ کمتر مسودہ اوراق
گزشتہ"۔

شروع سال ۱۸۲۱ء میں بعہد حکومت نواب سکندر جاہ بہادر
مغفرت منزل یہ تجویز ہوئی تھی کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا بندوبست
میعادی کر دیا جائے اور نوعیت بندوبست موقتہ واری کر دی جائے
اور ہر ایک گاؤں کے اہالی و موالی سے ایک مدت معینہ تک بصیغہ اقرارنامہ
ادائی مالگزاری لیا جائے۔ یہ امر اس وقت سرکار میں مسلم ہو گیا تھا کہ
بندوبست اراضی ملک کی بہبودی اور سرسبزی رعایا کی خوش حالی و
فارغ البالی کا ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہے اور یقین ہو گیا تھا کہ رعایا
پر مستاجروں یا تعلقداروں نے جو ظلم و زیادتی کرنی شروع کر دی تھی اسکے
لیے بندوبست اراضی سے زیادہ مفید اور موثر کوئی دوسری تدبیر نہ ہوگی

اس تدبیر سے مستاجروں کی اور تعلقداروں کی سب خرابیاں اچھی طرح سے رفع دفع ہو سکتی ہیں کیونکہ مستاجروں میں سرکار اور رعایا دونوں کا نقصان کثیر تھا۔ ہر مستاجر اپنے اپنے زمانہ میں نہایت بے رحمی اور بد معاملگی سے جہاں تک ممکن ہوتا رعایا کو زیادہ تکلیف دے کر نادار کر دیتا تھا اور یہ طریقہ رعایا کی پریشانی اور تنگ حالی کا باعث ہوتا تھا جس سے آئندہ کیلئے سرکاری نقصان مالگزاری اور ملک کی اصلی آمدنی میں کمی واقع ہونے کا زیادہ اندیشہ تھا۔ اس لیے قرار پالیا تھا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں سے اضلاع شمالی یعنی برار کا بندوبست بتوسط رزیڈنٹ صاحب بہادر خاص افسران انگریزی کے ہاتھوں کر دیا جائے اور اضلاع جنوبی کا بندوبست مہاراجہ چندو لال بہادر کی نگرانی میں کرایا جائے۔ جناب رزیڈنٹ بہادر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ رعایا نے اس بندوبست کو بخوشی تمام قبول کیا۔ مگر رعایا کو اندیشہ صرف ایک بات کا تھا کہ بدقولی نہ ہونے پائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ سال آخر تک اکثر اضلاع موقوعۂ شمال دریائے گوداوری میں مع برار و نیز مغربی سرحد پر سے جو دریائے مذکور کی جنوب میں واقع ہے کئی مقاموں پر بندوبست اراضی ایک مدت معین کیلیے ہو گیا تھا اور جنوبی و مشرقی اضلاع میں مہاراجہ چندو لال بہادر نے اسی اصول پہ بندوبست کیا تھا جس طرح پر اضلاع شمالی میں کارروائی ہوئی تھی۔

۱۸۲۱ء کے بندوبست کے متعلق جہاں تک معلوم ہوا اس سے
پایا جاتا ہے کہ اس وقت بندوبست میں پیمایش اور نرخ بندی نہیں
ہوئی۔ صرف ادائی جمع سرکاری کا تعہد ایک مدت معین کے لیے بطریق
قول بندی ہو گیا تھا اور خاص منشاء سرکار کا شاید اس سرسری بندوبست
یا انتظام قول بندی سے یہ نہ تھا کہ جمع سرکاری اور تعلقہ قوہ مزروعہ کے
حساب اور استعداد اراضی پیداوار کی مناسبت سے جمع کی تشخیص کی جاوے
بلکہ یہ منشاء تھا کہ مطلوبہ رقم سرکاری کی تعداد مقرر ہو جائے تاکہ رعایا دستاجروں
کی نوچ کھسوٹ سے نجات ملے اگرچہ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خیال
پیش نظر تھا کہ حق سرکاری جو واجبی ہو وہ ضائع نہ جائے۔

اُس وقت انتظام وصول رقم سرکاری کے متعلق یہ تجویز ہوئی تھی
کہ ہر گاؤں کی جمع مقرر ہو کر بندوبست اور تعہد ادائی مالگزاری وہاں کے
پٹیل (یا مقدم) سے کی جائے اور وہ اُس مقام کے اہالی و موالی (دہ) کی طرف
سے وصول اور ادائی مالگزاری سرکاری کا ذمہ دار قرار پائے اسی طرح
بندوبست کا اصول بھی قرار پایا تھا مگر بعض بعض اضلاع میں مقدموں اور
پٹیلوں کے ساتھ بندوبست ہونا مناسب یا ممکن نہ تھا کیونکہ وہاں دیسمکھوں
یا زمینداروں کا دخل و بیجا تصرف بہت زیادہ تھا اس لیے اُن کے ساتھ
بندوبست ادائی مالگزاری کا قول و قرار حاصل کرنا ضروری تصور کیا گیا۔ اور

ایسی صورتوں میں اس بات کی رعایت رکھنے کی ضرورت سمجھکر ہدایت کیگئی
کہ اصل منشا تجدید رقم سرکاری وملکی کاشت کار یا رعیت کا انتظام قرار واقعی
کردیا جائے ایسا نہ ہو کہ دیسکھ یا زمیندار اپنا مطالبہ غیر محدود قرار دے کر
زیادہ تکلیف نہ دیں اس لیے یہ بھی خیال ملحوظ خاطر رکھکر یہ تصفیہ کیا گیا کہ
دیسکھ یا زمیندار اپنی طرف سے مقدم یا پٹیلوں یا کاشت کاروں کو غرضکہ
جیسا جیسا موقع ہو قول یا پٹہ لکھدیں اور اس میں جتنے برسوں کے لیے
بندوبست کیا گیا ہے اُتنے ہی سال کے لیے کاشت کار سے رقم دھارہ
معین اور مقرر کریں کیونکہ اگر صرف یہی کیا جاوے کہ سرکار اپنی رقم کو
محدود کرے اور کسی دیسکھ یا اور شخص متوسط سے قول بندی کردے اور اس
کے اختیار کو رعایا کی نسبت غیر محدود چھوڑدے تو وہی خرابی ہوگی جس
کے تدارک وانسداد کے لیے تدبیر کی گئی تھی۔

اسی طرح یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ جب مقدموں یا پٹیلوں سے بندوبست
اراضی کیا جاتا ہے تو اس وقت یہ بھی مقرر کردینا چاہیئے کہ یہ لوگ رعایا
اور کاشت کاروں سے کس طور پر سلوک کریں اور ان سے کس قدر
زرلگان یا دھارہ وصول کریں غرضکہ اُن کی رقم بھی جو کاشتکاروں سے
ان کو وصول ہوتی ہے محدود کردینی چاہیئے کیونکہ سرکار کے بہترین اُصول
تو یہ ہیں کہ وہ رعایا کی بہبودی اور آسایش کے خواہاں رہے اور اُن کو

اپنے اہلکاروں کے تصرف و نیز پٹیلوں اور دیسمکھوں کی خورد برد سے بچائے
اُس وقت میں جناب صاحب عالی شان بہادر وقت نے تشخیص جمع کے
لیے چند ہدایتیں اہلکاران بندوبست کے لیے ارسال کی تھیں جن کا منشا
یہ تھا کہ "تشخیص جمع کی کارروائی میں لازم ہے کہ حالات دریافت کرنے
کی غرض سے گذشتہ برسوں کی رقم مالگذاری اور سابق کی رقم کامل پر اطلاع
حاصل کیجائے۔ مگر حال کی تشخیص کو اس پر مبنی نہ کرنا چاہیئے بلکہ حال کی
حیثیت اراضی اور رسم و رواج گاؤں کے مطابق بلا لحاظ رقم سابق تشخیص
کرنا چاہیئے۔ خوش انتظامی اور تکمیل تو اسی میں ہے کہ سرکار اپنا حق لینے میں
ساتھ ہی رعایا کی رفاہ کی بھی تدبیر کرے اور جہاں سرکار کے حق حاصل
کرنے میں رفاہ رعایا میں خلل آتا ہو تو وہاں سرکار کو اس عارضی یا چندروزہ
کے نفع کو قطع نظر کرنا چاہیئے۔ اور صرف اپنے نفع ذاتی پہ جو رعایا کی بہبودی
اور رفاہ سے نااہل جدائی ہے نظر نہ رکھنی چاہیئے (یہ قول نواب محسن الملک
بہادر کا ہے)

ابی کاری - کنڑی و مرہٹی۔ اسم مذکر۔ پانی تقسیم کرنے والا۔ آبیاری
کی خدمت کو انجام دینے والا۔ یہ خدمتی تالاب وندی و نالہ سے رعایا کی اراضیات
میں ازجانب سرکار پانی تقسیم کرتے ہیں۔ ان کو ملک تلنگ میں نیلاڑی کہتے
ہیں اور زبان مرہٹی میں اوتی گری بھی کہتے ہیں سرکار اور جملہ راجگان سے اس

خدمت کے بنامہ دینے والوں کو انعام از قسم اراضی وغیرہ کی مقرر ہے۔ اس
انعام کو انعام ابھمی کاری یا انعام اوٹی گری و انعام نیلاڑی بھی کہتے ہیں۔

آمد۔ (ف) اسم مؤنث۔ یا ماضی از آمدن (۱) آنا۔ ادائی۔ آنے کی خبر۔
نزول۔ ورود۔ آوری۔ (۲) آمدنی۔ یافت۔ پیدا۔ حاصل۔ فائدہ۔ محاصل۔ پیداواری۔
(۳) مال۔ رسد۔ پیداوار کا بازار میں آنا۔ (۴) آغاز۔ ابتدا۔ شروع۔ آو۔ لگنا۔
(۵) یاد آیا۔ ابھرنا۔ دل سے نکلنا۔

آمد۔ صفت (۱) آورد کی ضد۔ خودرو بے ساختہ۔ بلا تکلف۔ از خود بدیہہ
خود بخود جو بات نکلے بناوٹ سے خالی۔

آمدنی۔ (ف) اسم مؤنث۔ فائدہ۔ یافت۔ پیداوار۔ محاصل۔ مال۔
بالائی۔ درآمد۔ فائدہ۔ بچت۔ نفع۔ سود۔ منافع۔ (۲) پیداواری کا موسم۔ سوداگری
مال کے دن فصل۔ وہ زمانہ کہ جس میں غلہ یا سوداگری کے مال کی آمد ہو
پیداواری کے دن۔

چونکہ اکثر اسناد میں لکھا رہتا ہے کہ (از آمدنی سائر۔ یا جاگیر یا مقطعہ وغیرہ)
تو یہاں پر بالائی یافت کے معنی نہیں لیے جائیں گے۔ بلکہ اصل یافت
مراد ہے۔

اُملی۔ (ف) اسم مذکر موضع یا مزرعہ کو کہتے ہیں جو زمینداروں کو بمعاوضہ
معاش مقبوضہ عطا ہوا ہے۔ اراضی املی کا رواج اضلاع کرناٹک سے

ہوا ہے۔

الی از قسم مقطعہ ہے صرف فرق یہ ہے کہ الی میں پیداوار کا دو ثلث حق سرکار لازماً قرار دیا گیا ہے۔ اور ایک ثلث حق الیدار۔ مجلاً الی یعنے موضع یا مزرعہ پر الی دار ہی قابض رہتا ہے۔ مگر حق سرکار بہ اوقات مقررہ از قسم نقدی ادا کرتا ہے۔ اس ادائی کا ذمہ دار الی دار ہے جیسا کہ مقطعہ دار اپنے مقطعہ کے زمیندار الیدار ہوتے ہیں۔ اگرچہ کہ الی اراضی تنکاسہ کے مشابہ ہے لیکن اراضی صرف وطن داران پرگنہ کو دی گئی ہے۔

امیر کوہی۔ (ف) اسم مذکر۔ دیوان کو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق نے جب دکن کے انتظام مالگزاری کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے اس بارے میں کئی ضابطے مقرر کیے اور مالگزاری کا محکمہ ہی علحدہ قائم کیا اور اسی انتظام مالگزاری کے لیے مساوی مقدار کے قطعات اراضی مخترع کر کے ایک ایک شقدار (یعنے حاکم دیہات یا عامل پرگنہ) مقرر کیا اگرچہ کہ سلطان موصوف نے بعد از فراغ مہمات دکن، دمالو اگوداوری کی طرف لوٹا تو آبادی ملک و توفیر و تکثیر زراعت کی طرف بہ توجہ خاص مخاطب ہو کر چند اختراع وضع کیا۔ اور خاص اس کے لیے ایک دیوان علحدہ مقرر کیا۔ جس کا نام امیر کوہی رکھا۔

امین۔ (ف) اسم مذکر۔ بعہد شاہ جہاں اسلام خاں وزیر نے ہر پرگنہ پر ایک امین کو تشخیص جمع کے لیے مقرر کیا تھا۔

امین پاباقی۔ (ف) اسم مذکر۔ بقایا وصول کرنے والا۔ ایک خاص عہدہ کا نام ہے۔ ردیف پا ملاحظہ ہو۔

امیدوارانند یا امیدوار ند۔ (ف) جملہ فعلیہ خواستگار ہیں۔ استدعا ہے مستدعی ہیں۔ خواہاں ہیں۔ منتظر ہیں مشتاق ہیں۔ خواہش رکھتے ہیں یا خواہش ہے۔ چاہتے ہیں۔ دفاتر اسنادی) کا قاعدہ ہے کہ احکام عنبر عطا کرتے وقت بحوالۂ کاغذات پیش شدہ عطی لہٗ کا نام لکھکر یہ لکھتے ہیں کہ امیدوارانند ... بنام ... اجراشود۔

انتظام۔ (ع) اسم مذکر۔ بندوبست۔ درستی ٹھیک ٹھاک (۱) ٹھیک ٹھاک اہتمام تدبیر (۲) ترتیب آراستگی (۳) قاعدہ ضابطہ۔

جس زمانہ میں ہندوستان اور دکن میں چھوٹی چھوٹی زمینداریاں اور ریاستیں تھیں اُس وقت حالیہ زمانہ کی طرح باریکیاں اور حقوق کے اقسام اور تدقیق خیالات نہ تھے۔ گاؤں کے راجہ یا مالک کو کاشت کاروں کے جوتے ہوئے کھیت کی پیداوار سے بہت کم مقدار میں حصہ مالکانہ ملتا تھا اُس زمانہ میں نہ مالگزاری تھی اور نہ لگان تھا بلکہ ایک قسم کا محصول مقرر تھا جس کو ابواب کہتے تھے۔ یہ محصول صرف رعایا کی محافظت کا بدل یا وجہ پاسبانی متصور کیا جاتا تھا اور اُس کی مقدار پیداوار کا آٹھواں یا چھٹا یا بارھواں حصہ مقرر تھا جو قسم زمین و کاشتکار کی محنت اور خرچ کے لحاظ سے

ٹہرایا جاتا تھا۔ البتہ جبکہ ملک میں لڑائی درپیش ہوتی یا اور کوئی سخت مشکل اور ضرورت درپیش آتی تو ایسی صورت میں پیداوار کے چوتھے حصے تک لیتے تھے۔ چنانچہ جب سکندر اعظم نے ہندوستان پر چڑھائی کی تو اس کے مقابلہ کے لیے پورس اور دوسرے راجاؤں نے پیداوار اراضی میں سے چوتھائی حصہ مالگذاری لیا ہے۔

اہل ہنود کے قدیم کتب جیسے راماین اور مہا بھارت وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ رام چندر اور جودِشٹر کے زمانہ میں پیداوار اراضی کا چھٹا حصہ مالگزاری لیا جاتا تھا۔

اہلِ اسلام کی علداری میں مالگزاری کی مقدار جملہ پیداوار کا آدھا یا تیسرا حصہ تھا۔ سلہ

واضح باد کہ جن دیکھاں دویہ ائڈیاں وغیرہ وغیرہ کو مواضعات و پرگنہ جات وغیرہ کے انتظام رکھنے کا ذکر اگر اسناد میں درج ہو تو ان کا فریضہ ہے کہ جملہ انتظامات دیہات و پرگنہ جات وغیرہ کریں۔ ورنہ ان شروط کے ترک کرنے سے سند کا وجود بیکار تصور کیا جائیگا

انجام۔ (ف) اسم مذکر۔ (۱) آخر۔ انتہا۔ عاقبت و نت خاتمہ۔ اخیر۔ پورا۔ تمام۔ اختتام۔

سلہ۔ اس کی تفصیل پیمائش و مالگزاری کے انتظام میں لکھی گئی ہے۔

رانچ۔ انگریزی)۔ اسم مذکر تین جَو طولانی کی مقدار۔

اندازہ۔ (ف۔) اسم مذکر۔ (۱) تعداد۔ شمار۔ (۲) تخمینہ۔ اٹکل۔ قیاس۔ تادمہ (۳) ڈول۔ منوش۔ بانگی۔ (۴) طور۔ ڈھنگ۔ (۵) ناپ۔ تول۔ جانچ۔

فرد انرازہ ایک خاص استادی کاغذ کا نام ہے جس میں سال تمام کا حساب آمد و خرچ درج رہتا تھا اور یہ جملہ افراد حساب شروع سال میں ترتیب پاتے تھے۔

اندر پرست یا اندر پرستھ۔ (ہ) اسم مذکر۔ پانڈو نے اندر پرست۔ ایک گاؤں آباد کیا تھا۔ جس کی جگہ اب دہلی آباد ہوئی ہے۔

انسوانسہ یا انسوانسی۔ (ہ) اسم مذکر (۱) دائرہ کا حصہ۔ کسر۔ ٹکڑا۔ قدر ڈگری۔ (۲) عطر۔ مغز۔ ست۔ گودا۔ جان۔ (۳) طاقت۔ قوت۔ کس بل (۴) نطفہ۔ شمار کنندہ۔ قوت نما۔

انسوانسہ۔ مرکب کیا گیا ہے۔ انس اور انسہ سے جو بیگھہ کے چھوٹے پیمانے کے اقسام میں داخل ہے۔ جس کا سلسلہ بطریق ذیل بیگھہ تک پہنچتا ہے۔

انسوانسہ یا انسوانسی بیسواں حصہ ہے۔ ۱/۲۰

تپوانسہ کا۔ تپوانسہ ۱/۲۰ یا تپوانسی بیسواں حصہ ہے تسوانسہ کا۔ تسوانسہ ۱/۲۰ یا تسوانسی بیسواں حصہ ہے بسوانسہ کا۔ بسوانسہ ۱/۲۰ یا بسوانسی بیسواں حصہ ہے

بسوہ کا۔ بسوہ بیسواں حصہ ہے بگہہ کا جو (۳۶۰۰) مربع گز کا ایک بگہہ کہلاتا ہے۔

انشاء۔ (ع) اسم مؤنث۔ (۱) لغوی معنی کچھ بات دل سے پیدا کرنا (۲) عبارت۔ تحریر۔ علم معانی و بیان صنائع و بدائع۔ خوبی۔ عبارت۔ طرز تحریر۔

انصرام۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی کٹنا۔ اصطلاحی بجا آوری انجام کو پہنچانا۔ (۱) بندوبست انتظام۔

انضباط۔ (ع) اسم مذکر (۱) لغوی معنی پیوستگی اور مضبوطی ہے اصطلاحی ترتیب (۲) حدود بندی۔ تعیین ضابطہ۔ ڈھنگ۔ انضباط انعام یعنی تقسیم انعام دستور کی

انعام (ع) اسم مذکر۔ نعمت دینا۔ تحفہ دینا عطیہ بخشش خلعت۔ نیکنامی یا کسی کام کا صلہ جو بادشاہوں اور حکام کی طرف سے مرحمت کیا جائے۔ بدلہ۔ اجر۔ عوض۔ انعام کی خاص تعریف بخشش ہے یہ بخشش اگر از قسم اراضی ہے تو اس کا لگان یعنے پن معاف ہو جاتا ہے اور اگر از قسم نقدی ہے تو اس کا کوئی حصہ سرکار میں داخل نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ خود سرکار یا قدیم زمیندار یا عمال مقتدر نے بغرض پرورش و یا بصلۂ کارگزاری یا بغرض فراہمی رعایا و خوشنودی عطا فرمائی ہیں۔ اس بخشش کو انعام خارج جمع بھی کہتے ہیں۔

انعام کا درجہ جاگیر کے بعد ہے اور اس کے بعد جملہ اقسام کی معاش کا

درجہ ہے۔

انعام کے عطا کے لیے معطی کا مقتدر ہونا اور اسناد کے وجود کی سخت ضرورت ہے۔

متذکرہ عطا کے متعلق بعض متقدمین نے لکھا ہے کہ

"مقطعات اراضی انعام کے لیے نہ معطی کا مقتدر ہونا شرط ہے اور نہ سند کا وجود لازمی ہے"۔

مولف کا خیال ہے کہ اس مضمون کے لکھنے والے اصحاب سے غالباً سہو نظری ہو گئی ہوگی کیونکہ انعام کے عطا کے لیے اگر معطی مقتدر نہ ہوتا تو ضرور ہر ایک شخص جس قدر چاہے دل کھول کر عطا کرتا اور پھر بحالی معاش کے لیے اہل معاش کو دشواریاں درپیش نہ ہوتیں۔

جب تک معاش بحال کرنے والا مقتدر نہ ہو اور اس معاش کے اسناد کا وجود ثابت نہ ہو کسی معاش کا بحال کرنا یقیناً سرکار عالی نظام و سرکار انگریزی گوارا نہ فرمائے گی۔

اگر سرکار معطی کے اقتدارات پر نظر نہ رکھتی تو غالباً مہاراجہ چندو لال وراجہ رام بخش و نواب سراج الملک مرحوم کی معزولی کے زمانہ کے اسناد (جن کو سرکار منسوخ العمل تصور کرتی ہے) ان سب کو قابل تسلیم اور بحالی معاش کے لیے موثق تصور کرتی۔

قابل تعجب یہ امر ہے کہ بے بنیاد معاش یعنے بے سندی معاش کی بحالی کے لیے دفاتر سرکار میں متعدد گشتیات جاری ہو چکی ہیں۔ اور متقنین بھی اسکے پیرو ہیں۔

آوارجہ۔ (ف) اسم مذکر۔ روزنامچہ۔ جمع وخرچ۔ دفتر کی کتاب۔ رجسٹر۔ بہی۔

آوارہ۔ (ف) دفتر حساب۔ آوارجہ معرب ہے۔

آوارجہ معرب ہے آوارہ سے۔ آوارجہ اس سرکاری کاغذ کا نام ہے جس میں روزانہ کے اسناد و احکام وغیرہ کا داخلہ رہتا ہے۔ اور اس کا تعلق نقدیات وغیرہ سے ہے بعض متقدمین نے آوارجہ سے مراد صرف عطایائے الٰہی کی جھڑتی (بطور جمع وخرچ مرتب ہوتی ہے) تصور کئے ہیں۔

آوارجہ کی بناء ۱۱۷۵ف سے ہے اور ۱۲۷۶ف تک آوارجہ مرتب ہوتا رہا۔ بجز دفتر دیوانی ومال کے کسی اور دفتر میں آوارجہ کا داخلہ نہیں رہتا ہے۔ قبضہ کی شہادت آوارجہ میں نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے کہ آوارجہ میں قبضہ کا ذکر نہیں رہتا۔ اور نہ معاش خارج جمع کا داخلہ رہتا ہے۔

البتہ آوارجہ سے صرف اس قدر معلوم ہوسکتا ہے کہ معاش نقدی جس کے عوض میں دی گئی ہے اس کی مقدار اور معاشدار کے نام کی صراحت اور وہ معاش جس موضع وپرگنہ وسرکار میں وقف کردی گئی ہے۔ اس کی

بالتفصیل وضاحت رہتی ہے وغیرہ وجہ عطا اور جس سند سے معاش کی بحالی کا حکم ہوتا تھا اس سنہ کا ذکر ضرور درج آوارجہ کر دیا جاتا تھا اور یہ روزانہ کے افراد سال میں یک جا کرکے اُس کا گوشوارہ مرتب کیا جاتا تھا جس میں مختلف مدات ورقومات وتعلقات وغیرہ درج ہوا کرتے تھے سابق میں جب گوشوارہ مرتب ہوتا تھا تو آوارجہ وغیرہ بالکل بیکار سمجھے جاتے تھے اسی وجہ سے ان پر کسی حاکم وقت کی دستخط نہیں ہوتی تھی۔ لیکن سرکار نے اُن اسناد کی تصدیق وتحقیق کا انتظام معقول نہیں رکھا۔ جن کا تعلق آصفجاہ اولیٰ سے قبل ہے۔

عالمگیری اور قطب شاہی وغیرہ اسناد کے ماخذ سے واضح ہے کہ آوارجہ وغیرہ کا دفتر ان سے بھی قدیم ہے۔

آصفجاہ اولیٰ سے قبل کے اسناد کی تصدیق دکن میں کوئی محکمہ نہیں کرتا اور نہ کوئی ایسا خاص صیغہ سرکار عالی کی جانب سے مقرر ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر سرکار عالی جو اسناد بزمانہ قطب شاہی وبریدی و عالمگیری وغیرہ وغیرہ جاری ہوئی ہیں۔ اُن کی تصدیق وتحقیق کے لیے اگر بصرفۂ کثیر ایک محکمہ مقرر فرمادیں تو بہت انسب ہوگا اور یقین ہے کہ اس سے رعایا کی پریشانی بھی رفع ہوگی۔

آوَتْ۔ (د) اسم مذکر دکن کی اصطلاح میں اسّی بیگہ کا ایک

آدوت کہلاتا ہے اور ایک تیل کی ہنڈی سے جس قدر ہل چلائی جائے (جس کو فارسی میں قطعہ زمین کہتے ہیں) اس کو بھی آدوت کہتے ہیں۔

(۱) آدوت کے چار۔۔۔ دس حصے ہوتے ہیں اور ہر حصے کو نخن کہتے ہیں۔ نخن آٹھ بیگہ کا ہوتا ہے۔

(۲) آدوت کے چھوٹے بیس حصے ہوتے ہیں اور ہر حصے کو پرتن کہتے ہیں اور پرتن دو بیگہ کا ہوتا ہے۔

اوکھم بیگار۔ (دکنی) ایک قوم دہیڑ کو اوکھم بیگار کہتے ہیں جو ولیکوڑ و دلپیانڈیوں کا سامان وغیرہ لے جاتا ہے اس کو مہار کہتے ہیں۔

اوٹی۔ (دکنی) اس کو فارسی میں کیل پیمانہ۔ اور ہندی میں پائیلی کہتے ہیں۔ یہ ناپ دکن میں مختلف اوزان میں ہوتا ہے۔ کہیں چار سیر اور کہیں تین سیر اور کہیں ساڑھے تین سیر کی ایک پائیلی کہلاتی ہے۔

اوٹی گری۔ مرہٹی [illegible] نذر پانی تقسیم کرنے والا۔ آبیاری کی خدمت کو انجام دینے والا۔ اس کو ملک کرناٹک میں امبی کار اور ملک تلنگ میں نیرٹی کہتے ہیں۔ اس خدمت کے انجام دینے والے کا کام یہ ہے کہ رعایا کی اراضیات میں منجانب سرکار پانی تقسیم کرے۔ ایسے خدمتیوں کو سرکار اور راجگان ہندوستان سے انعام مقرر ہے۔

اولاد۔ (ع) اسم مونث۔ بال بچے۔ بیٹا بیٹی۔ آل و عیال۔ لڑکے

بالے تسل پستان ۔ منیر نام ایک دیو کا جو مازندراں میں تھا ۔

اولاد و احفاد کا تعلق ہر جاگیر دار و انعام دار و یومیہ دار وغیرہ وغیرہ سے ہے خواہ اُن کا تعلق معاش خارج جمع سے ہو یا داخل جمع سے یا معاش مشروط الخدمت سے ہو یا غیر مشروط سے لیکن اسلام میں متبنیٰ کا رسم موقوف ہے ۔

پس بلحاظ واقعات بالا ہر معاش جاگیرات و انعامات موروثی کے لیے اسناد میں اولاد و احفاد کا ذکر ہونا مستلزم ہے ۔ لفظ اولاد و احفاد کے متعلق ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۸۵۹ء میں بربنائے استفسار گورنمنٹ بمبئی دفتر دارالانشاء رزیڈنسی حیدرآباد سے دارالانشاء دفتر ملکی میں یہ تحریک وصول ہوئی تھی کہ

"........ قطعہ خط کہ گورنمنٹ بمبئی باستدراک ایں کہ درعطاکہ بقید با فرزنداں باشد یا بشرط ح اولاد و احفاد ۔ آیا دراں ہر دو چیزے فرق و تفاوت است و نیز استفسار در کیفیت وراثت متذکرہ ذیل خط مذکور ملفوف و بخدمت شریف مرسل است و بخامہ اخلاص شمامہ میدر آید کہ براہ اشفاق از جواب مراتب مندرجہ خط مذکور بہ مخلص آگہی گردد تا بہ گورنمنٹ ممدوح مرقوم رود ۔"

اس کے جواب میں عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر

مرحوم (اولیٰ) نے بتوسل کیفیت اہلِ دفتر سرکار عالی بجناب رزیڈنٹ صاحب بہادر کو جو جواب دار الانشاء دفتر ملکی سے ادا فرمایا ہے۔ اُس کا ملخص درج ذیل ہے۔

شقہ شریفہ مع قطعہ خط گورنمنٹ بمبئی باستدراک اینکہ در عطاء بہ تعبد با فرزنداں یا بشرط مع اولاد و احفاد آیا دراں با چیزے فرق و تفاوت است۔ و نیز استفسار در کیفیت وراثت متذکرہ ذیل خط وصول تو دو شمول نمود از اہل دفتر سرکار عالی کیفیت ہذا استفسار شدہ بود۔ کاغذیکہ دراں گذرانیدہ اند ملفوف ہذا است۔"

کیفیت الفاظ اسناد عطائے سلطانی

در سندے کہ لفظ با فرزنداں باشد و نسل می کند۔ کہ تا قیام نسل حاصل کنندہ سند بر پسراں و نبیرہ ہا و پسران نبیرہ ہا بحال باشد۔	در سندے کہ لفظ با فرزنداں مع اولاد و احفاد مندرج باشد ظاہر می شود کہ بر پسراں و نبیرہ ہا نسل در نسل حاصل کنندہ سند بحال باشد اگر از اولاد حاصل کنندۂ سند کسی نباشد و معدوم گردد۔ و بہ اولاد دختر ہم حق برسد

اُولاندکار۔ (دکن دیہاتی) اسم مذکر۔ اُس شخص کو کہتے ہیں جو ایک گاؤں میں سکونت پذیر ہے اور دوسرے گاؤں کی زمین کاشت کرتا ہے اس کو پائیکار اور خوش باش بھی کہتے ہیں یہ انعام دار نہیں ہوتا۔

اُونا۔ (ہ) اسم مذکر۔ اُس ملازم خاص کو کہتے ہیں کہ جو زنانی دروازے پر پہرہ دیتا ہے۔ زمانۂ قدیم میں محلات کے فرمائشات خریدنے کے لیے یہی شخص مقرر رہتا تھا۔

اُون باشی۔ (ت) اسم مذکر۔ بادشاہ تیمور نے اپنے خاص سولہ غلام پر ایک سردار مقرر کرکے اس کے عہدہ کا لقب اُون باشی رکھا تھا جس کا سنہ ۸۰۶ھ ہے۔

اون بیگی (ت) سردار کو کہتے ہیں۔

اہالی وموالی (ع) اسم مذکر (اہل و مولی کی جمع) مصاحبین۔ نوکر چاکر عملہ و فعلہ۔ اعیان و ارکان۔ مالکان و صاحبان۔

اہلکار۔ (ف) اسم مذکر۔ (اہل۔ کار) عامل۔ متصدی۔ کارندہ عملہ۔ کچہری و دربار کے منشی۔

اہل مد۔ (ع) اسم مذکر۔ دفتر کا محافظ۔ صدر محرر عدالت۔ یا محکمہ کا ہیڈ کلرک۔

ایاب۔ (ع) اسم مذکر۔ بازگشت۔

اَیالت۔ (ع) اسم مونث۔ سرداری۔

اَیّام۔ (ع) اسم مذکر۔ جمع یوم (۱) روز۔ دن (۲) زمانہ۔

آیان۔ (ف) اسم مذکر۔ آئندہ۔ آنے والا۔

اِیتام۔ (ع) جمع یتیم کی۔ وہ لڑکا جس کا باپ مرجائے یا ماں کے مرنے کے بعد اس لڑکے کو یتیم کہتے ہیں۔

ایلچی۔ (ت) اسم مذکر (صحیح ایلچی) قاصد۔ نامہ بر۔ تابعدار۔ نوکر۔ ملازم۔ پیغامبر۔

ایماء۔ (ع) اسم مذکر۔ اشارہ کرنا۔ اشارہ۔ اطلاع۔ (۱) رمز۔ کنایہ۔ سین (۲) منشاء۔ عندیہ۔ (۳) اس کا استعمال بجائے حکم بھی ہوتا ہے۔

ایمہ دار۔ (ف) اسم مذکر۔ (ائمہ۔ دار) امام جمع۔

اہل اسلام کے مذہبی امورات ضروری کے لیے جن کو معاشیں از قسم اراضی یا نقدی سرکار سے دی جاتی ہیں ان کو ایمہ دار کہتے ہیں اور جن ائمہ داروں سے کوئی رقم بعنوان حق سرکار وصول کی جاتی ہے اسکو مرتوڑ کہتے ہیں۔ معاش ائمہ داری بشرط ادائی خدمت ہے جبکہ سند میں اُس کے تفصیلی واقعات درج ہوں۔ ورنہ مشروط الخدمت تصور نہ کی جائیگی کیونکہ اگر سند میں یہ لکھا ہو کہ (بنام ایمہ دار فلاں بحال) تو اس کا تعلق ادائی خدمت سے متصور نہ ہوگا۔

آئین (ف) اسم مذکر۔ شرع۔ قانون۔ ضابطہ۔ دستور العمل۔ شاستر۔ طرز۔ روش۔ رسم۔ رواج۔ ریت۔ قاعدہ۔ دستور۔ طریق۔ طور۔ ڈھنگ۔ عمل۔ کام۔ فتوی۔ حکم۔ فرمان۔ ترتیب۔ درستی۔ آرائش (فقرہ) آئین ملک سے مراد وہ قانون ہے۔ جس کا تعلق اس ملک سے ہو۔ اس کے خلاف حاکم فیصلہ نہیں کرسکتا۔

ہم نے اس وقت بادشاہان سلف کے جاری کردہ آئین ذیل میں درج کیا ہے۔ (جو وزراء و خاص خاص عہدہ داروں سے متعلق ہیں) تاکہ معزز ناظرین کے معلومات میں اضافہ ہو اور بخیال بقار قوانین مملکت مروجہ شاہان سلف بطور یادگار آئین و قوانین ذیل میں درج کئے گئے ہیں:

آئین نمبر (۱)۔ عاملان و چودھریاں و تعلقداران را در خلوت راہ نہ دہد۔ و مقرر کند کہ سر دیوان حاضر می شدہ باشد و زمرۂ رعایا وغربا کہ برائے عرضِ حال بیاید آں ہارا درخلاء و ملاء راہ داد بخود آشنا سازد تا در اظہار حاجت محتاج بتوسط نہ باشد۔

آئین نمبر (۲)۔ بعاملان قدغن[1] نماید کہ سر سال[2] و بہ دہ مزارع وار بتعداد قلبہ وکشت رقبہ وارسند اگر رعایا بحال باشد اہتمام کنند کہ ہر یک بقدر استطاعت در ازدیاد تخم ریزی کوشند و بہ

---

[1] قدغن کے اصطلاحی معنے تاکید۔ [2] سر سال یعنی ہر سال یا شروع سال

نسبت سال گزشتہ افزونی مزروعات بعمل آرند واز جنس ادنے
بہ جنس اعلی مبادلہ نمودہ تا توانند زمین استادہ و ولاہہا بدستور
بجا آرد در باب وے حسب استعداد رعایت لازم شناسند۔
آئین نمبر (۳) ۔ بہ امنائے پرگنات تاکید نماید کہ ہر سال بموجودات
مزروعات دہ بہ دہ اسامی وار رسیدہ تمام جمع را از روئے
خبر رسی بمقتضائے کفایت و خیر خواہی سرکار و رفاہیت رعایاء
مشخص نمودہ ڈول[له] و جمع را بلا اہمال بدفتر دالا ارسال
می نمودہ باشند۔
آئین نمبر (۴) ۔ آنکہ بعد تشخیص تمام جمع کہ مقرر شدہ باشد در
باب بہ کروریاں قدغن کند کہ تحصیل محصول ہر فصل ہر محال شروع
نمودہ باز خواست آں مطابق آں بعمل آرند و خود ہفتہ بہ ہفتہ
خبر گرفتہ تاکید نماید کہ بذمہ ادائی از قسط معین و چیزے باقی
نگذارند و اگر احیاناً از قسط اول قلیلے داشتہ باشند بتاکید اکید
در قسط دوم بقید وصول آرند و در قسط سوم در مال تمام بے باقی نمائد

له ۔ دفاتر اسنادی میں ڈول ایک خاص کاغذ کا نام ہے جس میں معاش
از قسم نقدی و اراضی کے وصول و باقی کا داخلہ بحوالہ اسوار درج رہتا
ہے اس کو فرد ڈول و جمع و خرچ بھی کہتے ہیں۔

آئین نمبر (۵) آنکہ باقی سنوات[1] را اقساط متناسب بقدر طاقت وحالت رعایا قرار داں بہ کروریاں تاکید بلیغ نمائند کہ موافق وعدہ بہ تحصیل در آرند۔ از سر انجام وصول آں خبر یاب باشند کہ از غفلت ومساہلہ عمال در تعویق نیفتد۔

آئین نمبر (۶) آنکہ ہر گاہ کہ خود برائے دریافت کیفیت پرگنات برآید وہر دہی کہ وارد شود صورت مزروعات وربع آں واستطاعت وقدر جمع بنظر در آرد واگر در تفریق جمع بر ہر واحد حساب بعمل آمدہ باشد مزارع را استمال ساختہ بحق رسائد وگنجائش از تحت مبلغاں برآورد۔ سال حال وتفریق موجودات از روئے جزرسی پرداختہ مفصل بنویسند تا حقیقت کاروانی امنا[2] وحسن پرداخت آں وزارت پناہ ظاہر شود۔

آئین نمبر (۷) آنکہ نانکار[3] وانعام موافق معمول عمل سرکار خالصہ شریفہ بحال انچہ از عاملان سرکار عالی متعالی افزودہ باشند وارسیدہ کہ آں جماعت از ابتدائے تنخواہ جاگیر چہ قدر باقی

---

[1] سنوات جمع سنہ بمعنی سال۔

[2] جمع امین بمعنی امانت دار۔

[3] نانکار بمعنی معافی۔ انعام۔

نگاشتہ وچہ مقدار بصیغہ کمی و آفت مجرا گرفتہ نظر بریں مراتب گزشتہ بازیافت نماید و آئندہ موقوف کہ ہرگاہ آنہا بہ گماشت رابحالت اصلی ظہور خواہند داد حقیقت معروض داشتہ خواہد رسید و در خود دولت خواہی بہ امر رعایت خواہد شد۔

آئین نمبر (۸) - آنکہ در فوطہ[1] خانہ مقرر نماید و فوطہ داران روپیہ سکہ مبارک عالمگیری بگیرند و بر تقدیر بہم وجود اہل جنس شاہ جہانی و چلنی آنکہ رائج بازار نہ باشد ہرگز داخل فوطہ خانہ نکنند اگر بدانند کہ از بازار گردانیدن جنس ناقص در تحصیل تعویق می افتد و جملہ بادائی موافق حق و حساب از رعیت گرفتہ تبدیل آں را زود بہ عمل آرند۔

آئین نمبر (۹) - آنکہ خدانخواستہ اگر آفت سماوی یا ارضی در مجلس رو نماید بہ امناد و عمال تاکید بلیغ کنند کہ موجودات مزروعات بہ استقرار واقعی کمال احتیاط و نگاہبانی نماید و مزارع دار والد سیدہ جمع از روئے جزرسی و موافق ہست بود شخص سازند آفت سرشتہ کہ تفریق آں باعتبار چودھری و قانون گوئی و پٹواری باشد ہرگز در عمل نیارند۔ تا ریزہ رعیت بحق رسد و از

[1] فوطہ دار خزانہ دار کو کہتے ہیں۔

آسیب[1] و نقصان امن اند و متغلبان تغلب نتوانند کرد۔

آئین نمبر (۱۰)۔ در باب عدم ملبہ[2] و رفع اخراجات اند المال و ابواب ممنوعہ کہ باعث تفرقہ حال رعایا است۔ بہ اسنار و عمال و چودھریان و قانون گویان تاکید بلیغ نمودہ مچلکات بگیرد کہ زیادتی ملبہ و اخذ ابواب ممنوعہ در درگاہ خلائق پناہ ہرگز بعمل نیاید۔ و خود ہمیشہ خبردار باشد اگر احدے بران اقدام نماید و از امتناع و تہدید باز نیاید حقیقت بحضور نویسند تا از خدمت معزول شود۔ بجائے دیگرے منصوب گردد۔

آئین نمبر (۱۱)۔ آنکہ برائے تحقیق برآمد[3] تمام[4] بہ برآمد نویسی کہ از حضور بہ ایں منصوب شدہ باشد رجوع نماید و چوں آئین تحقیق برآمد خام اینست کہ برآمد نویس ہنگام ترجمہ کاغذ بہندی بفارسی تحقیق باچھ و بہرئی مال و اخراجات و رسومات اسامی وار رسیدہ بہمہ جمعیت از خانہ محسوب ساختہ مابقی بحرف

---

[1] آسیب یعنی دکھ۔ دھکا۔ خطرہ۔

[2] اخراجات متعلقہ زمینداری کو ملبہ کہتے ہیں۔

[3] چندوٹی۔ جمعبندی۔ داخل و مخارج کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔

[4] فصول مال جمعبندی میندہ۔

امین وعمال وزمینداراں وغیرہ نام بنام بنویسند. وتاممکن باشد
کاغذ خام تمام دیہات پرگنہ فراہم آوردہ ترجمہ نماید. اگر بسبب
عدم وجود پٹواری یا وجہے دیگر کاغذ مواضع متعدد بدست نیاید.
آں زماں خود از روئے برآمد دیہات کلیہ سرگرمی کردہ بماخل
طومار کند. دیوان رامی باید کہ بعد تیار شدن طومار بسنجد. اگر
موافق دستور بقلم آمدہ باشد. بجہ تصرف مالاں موافق وتصرف
چودھریاں وقانون گوئی ومقدم پٹواری آنچہ از رسوم مقرری گرفتہ
باشد بمعرض بازخواست دارد.

آئین نمبر ۱۲ ۔ از جماعت امنا کروریاں وفوطہ داراں ہر
کس کہ براستی ودرستی و دولت خواہی بتقدیم خدمت قیام نماید
وموافق دستور بحیطہ بقلم آید نام او ورزیدہ مراسم نیکوخدمتے بسجا
آرد اورا استمال ساختہ بنویسند در کفایت اندیشی ودیانت داری
بہ نتیجہ بہرہ مند خواہد شد. واگر خلاف آں عمل نماید حقیقت او را
بحضور برنگارد کہ از خدمت معزول واز نوکری برطرف شدہ
سزائے کردار ناہنجار در کنار خویش بیند تا دیگراں عبرت پذیرند.

آئین نمبر (۱۳) ۔ آنکہ گرداوری سررشتہ کاغذ بتاکید تمام بوقت
ہنگام نماید ودر محلے کہ خود اقامت داشتہ باشد روزنامچہ تحصیل مال

وسائر شرخنامہ روز بروز وازپرگنات وگیرروز نامچہ تحصیل وموجودات خزانہ پانزدہ روپیہ وار سٹھ تحویل فوطہ داران وجمع واصل باقی ماہ بماہ وطومارجمع ومجمل وجمع خرج وجمعبندی تحویل فوطہ دار لفصل ازززعاملان بقید مفصل درآوردن را ملاحظہ نمودہ آنچہ زوائد از حساب متصرف شدہ باشد بمعرض باز خواست آوردہ بدفترخانہ والا ارسال دارند کاغذ خریف تاربیع وکاغذ ربیع تاخریف موقوف نگذارند۔

آئین نمبر (۱۴)۔ امین وعامل وفوطہ دار کہ از خدمت معزول شود کاغذ آنہا تاکید تمام گرفتہ برحساب زوائد الابواب ممنوعہ باقی از روشتہ بدرنویسی کہ موافق قاعدہ دیوانی عوض باز خواست آوردہ کاغذ رابسررشتہ وصل ابواب بدر نویسی عامل معزول کچہری والا بفرستد کہ از محاسبہ فراغ ذمہ عامل نماید۔

آئین نمبر (۱۵)۔ آنکہ نسخہ دیوانی را مطابق قاعدہ معہودہ فصل بہ فصل مرتب بمہر معتمدان وتصدیق خود بدفترخانہ والا ارسال میداشتہ باشد

دکن میں مہاراجہ چندولال بہادر دیوان دکن نے بتاریخ ۲ صفر ۱۲۳۸ھ

سلہ۔ اسنادی دفاتر میں اس خاص کاغذ کا نام ہے جس میں روزانہ کے جمع وخرچ کا حساب درج کیا جاتا ہے۔ سلہ فوطہ دار سلہ بقایا نویسی کے عہدہ

دیسکھاں و دیسپانڈیاں و تعلقداران و رعایا وغیرہ علاقہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے نام جو آئین و قوانین بغرض افادۂ رعایا، و انتظام مملکت و مالگزاری وغیرہ وغیرہ مرتب و جاری کیے تھے۔ اُن کا مضمون بجنسہٖ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جس سے مہاراجہ بہادر کی بیدار مغزی و منتظمی کا پتہ بخوبی چلسکتا ہے۔

آئین مہاراجہ چندو لال بہادر مشتمل بر ۳ دفعات

دفعہ (۱)۔ چوں تشخیص دیہہ بدیہی برائے آبادی ملک منظور بود حالا تمام و کمال بانصرام رسیدہ و ہر رقم برائے ہر دیہہ کہ مقرر شدہ است زیادہ ازاں ہیچ چہ گرفتہ نشود اگر چیزے بسفاہتعا[١] زیادہ از تشخیص حاصل شود تا ایام قول حق السعی رعایا، مستثنیٰ تصرف رعایا خواہد آمد و سرکار نخواہد گرفت۔

دفعہ (۲) بہ دیسکھاں و ڈیسپانڈیاں و پٹیلاں و پٹواریاں معلوم می شود کہ حکم سرکار چنان است کہ احدی زیادہ از تشخیص نگیرد کسے زیادہ از قول خواہد گرفت تقصیر او ست و ہیاں تعین دانند کہ برائے زیادہ حکم از سرکار نیست لیکن ایں حرکت او نوکر تید ارند۔

---

[١] زیادہ۔

[٢] محنت کا پیسہ۔ پن سرکار۔ محاصل۔ لگان۔ محنتانہ۔ اجرت۔ مزدوری۔

دفعہ (۴) ۔ دیسکھاں و دیسپانڈیاں و پٹیلاں و پٹواریاں بدانند که اگر رعایا و رابطرفے یا بموضعے یا به تراشتے اذیت نشود و یا از دست کسے اذیت رساند و یا مدد دیگرے کرده ایذا دہند و ایں معنی بعد دریافت تحقیق گردد بہمہ وجوہ تقصیر ایشاں است و یقین دانند که وطن میراث و سیری و حق رسوم وغیره آنچه باشد در سرکار ضبط خواهد شد و رعایا را اعلام آنکه اگر از دیسکھاں و دیسپانڈیاں و پٹیلاں و پٹواریاں ہر کس که باشد و اذیت و تکلیف رساند فی الفور ... حاضر شده فریاد نماید و ہر قدر که قول از سرکار شده ... داخل ہمه سازند و اگر در رسانیدن عوض بموجب قول ... کرده یا فراری خواهد شد مواخذه آں خواهد شد ... بہر طوریکه خواهد بود گرفته خواهد شد۔

دفعہ (۵) ۔ دیسکھاں و دیسپانڈیاں بدانند که لازمه ایشاں آنست که از حقوق رعایا ہشیار و خبرگیراں باشند و ہر رقمے که از ہر جنس وصول شود و نزد تعلقہ دار رسد حساب آں به تفصیل در دفتر خود بایدنو ... را لازم آنست که ہر قصه و فساد مقدمه وطن داری یا سرحد یا حقوق میراث در پرگنه یا در اطراف یا در بیتیه جات ۔ ۔ ۔

ــ

لے۔ زمانہ سابق میں کسی تعلقہ کا ایک طرف کہلاتا تھا۔ ؎۲ لازمہ ایشاں یعنی ان کا فریضہ ہے کہ۔ یا ان کو چاہیے کہ۔ یا ان پر لازم ہے کہ۔

در پٹی ہائے خود[1] و بکار[2] شود آنچہ حق واجبی باشد در سرکار اظہار نماید تا اہل سرکار دریافت نمودہ حق بحقدار خواہد رسانید واز دیہات اطراف خود ہمیشہ ہشیار بود۔ برائے خاطر جمعی و پرورش رعایا وہر قدرسی باشد بعمل آرد و ٹپیل موافق قول سرکار از رعایانہ گیرد۔ اگر چیزے از قول سرکار ازیاد گرفتہ باشد واپس دہد بموجب قول سرکار بعمل آرد و نیز زمیندار بداند کہ آنچہ مطالب در عہدہ نوشتہ شد ہمیں عہدۂ ایشان است در عہدۂ خود ساعی وسرگرم باشد و بسبب ہمیں عہدہ حق رسوم زمینداری بایشاں می رسد و اگر در عہدۂ خود چیزے فروگذاشت سازد و یا از کدام موضع چیزے زیادہ از حق رسوم خود گیرد عہدۂ زمینداری موقوف خواہد شد و حق رسوم ضبط خواہد گردید۔

دفعہ (۵)۔ مقدمان و پٹواریان و کلکرنیان و کرنسان معلوم شود کہ رعایا ہر یک موضع ہر قدر مبلغ در رسوم و یا در عوض تحصیل بموجب اقساط بزمیندار رساند۔ یا در سرکار دہد رسید۔ آں میگرفتہ باشد و در گرفتن رسید ہیچ تامل نسازد۔ و اگر زمیندار برائے گرفتن مبلغ زبردستی کند بلا تامل در سرکار استغاثہ نماید و مقدمان و پٹواریان و غیرہ۔ نیز

---

[1] ۔ خود بمعنی اسپنے علاقہ میں۔

[2] ۔ رو بکار بمعنی انتظام۔ نگرانی۔ حفاظت۔ تنقیح۔ بندوبست۔

لازم است کہ ہر قدر کہ ایشاں از زمیندار بموجب اقساط بروقت سالتمام تفصیل وار بر عایا نیز می دارہ باشد و نیز مقدمان و پٹواریان وغیرہ بدانند کہ جملہ رقم بروئے ہر موضعے کہ از سرکار مقرر یافتہ است آں رقم را دریافتہ[1] بر عایائے موضع فہمانیدہ دہند و قتیکہ زمیندار کہ حساب کشتکار اسامی وار از ایشاں طلب کند باید کہ حساب اسامی وار بلا آل و بلا خس پوشی[2] بدستخط گواہی زمیندار درسرکا داخل نماید۔

دفعہ (۶)۔ درباب سکونت رعایا تجویز این است کہ رعایائے میراث وار در سابق بسبب بد قولی یا اذیت رسانی موضع و میراث خود گذاشتہ بموضع دیگر رفتہ است۔ اگر باز بموضع خود آمدہ سکونت در زد میراث او بحال خواہند ماند۔ لیکن باز میراث خود گذاشتہ بموضع دیگر نرود در رعایائے بے میراث کہ سابق موضع بموضع می ماند حالا برائے او ایں طور مقرر یافتہ کہ رعایائے بے میراث در موضع کہ بوقت شدن قول میاندداران موضع خواہد بود و در موضع دیگر نرود۔

---

[1] دریافتہ یعنی دریافت کرکے۔

[2] خس پوشی یعنی بلا عذر و حیلہ۔

دفعہ (۷) ۔ زمیندار و پٹیل بدانند آنچہ کہ قسط بندی مقرر یافتہ است بموجب آں در سرکار داخل خواہد شد و وقتیکہ سال تمام شود ہمہ حساب صاف و طیار کردہ ۔ بقایا در ہیچ یک موضع[۱] نماند ۔

دفعہ (۸) ۔ تعلقدار را لازم است کہ پیوستہ در تعلقہ خود گشت نماید و دریافت احوال رعایا سازد و چوں از زمینداراں و دیسکھاں و دیسپانڈیاں و پٹیلاں وغیرہ کہ ایں ہمہ زیردست[۲] تعلقدار اند اگر چیزے حرکت بیجا و قصور ازیں ہا بظہور رسد پرسش آں از تعلقدار است و تعلقدار از عہدۂ آں جواب خواہد داد ۔ و نیز باید کہ در ہر موضع علاقہ خود رفتہ حساب اسامی وار طیار کنانیدہ دریافت سازد کہ رقم بموجب قول تحصیل شدہ یا نہ و اگر از تشخیص زیادہ حاصل است فی الفور در سرکار اطلاع نماید و نیز لازم آنست کہ ہر کس کہ برائے انفصال مقدمہ خود فریاد نماید اول کیفیت آں را بخوبی دریافتہ بعد ازاں ہر چہ بواجبی و انصاف باشد انفصال نماید و نیز ہر گاہ کہ در مواضعات خود برود ۔ از پٹیلاں و دیسکھاں

---

[۱] ۔ در ہیچ یک موضع سے مراد کسی موضع میں ۔

[۲] ۔ زیردست بمعنی ماتحت ۔

از رعایا، وغیرہ سوائے نذر دستی[1] پیشرسے لیا رضیافت و یا بطریق نذرانہ[2] اراده گرفتن نہ کنند۔ اگر خواہد گرفت از سرکار سزا خواہد یافت و نیز باید کہ حفاظت واحتیاط دزداں بخوبی نماید و دزداں یا خونیاں کہ گرفتار شوند اول آنہا را پا بزنجیر کردن نگاہدارد و در سرکار اطلاع سازد واحکام طلبد و اگر کسے تعلقدار دزد و یا خونی را بسبب طمع بے حکم سرکار مخلصے[3] خواہد داد گنہگار سرکار خواہد شد و نیز تعلقدار ہرگز بیکار نہ گیرد و برائے گرفتن دیگراں نیز تقید دارد۔

دفعہ (۹)۔ بہ جمیع مرداں معلوم شود کہ اگر احدے از پٹیلاں و پٹواریاں و دیسکھاں وغیرہ حصۂ وطن پٹیلگی و یا پٹوارگری و یا دیسکھی را ارادہ فروخت نماید بے حکم سرکار عالی فروخت نخواہد شد اگر در سرکار موصوف اطلاع نمودہ و کاغذ مہری سرکار طیار کنانیدہ وطن خود فروخت نماید البتہ فروخت خواہد شد۔

ؔ۔ نذر دستی۔ محاورہ۔ اس کا قدیم سے یہ طریقہ آرہا ہے کہ دستی (یعنی رومال) میں دو روپیہ، چار روپیہ یا پانچ روپیہ حسب حوصلہ رکھکر اپنے ہاتھوں سے بہت ہی ادب کیساتھ ہر ایک شخص گذرانتا ہے مگر خاص عہدہ دار ذکی نذریں مقررہ ہیں جس میں نہ کمی ہوجاتی اور نہ زیادتی۔ ؔ۔ نذرانہ وہ جو کسی معاملہ کے ضمن میں معقول رقم حاصل کرے۔ ؔ۔ مخلصے خواہد داد یعنی رہائی کردیا جائیگا یا چھوڑ دیا جائے۔

اگر بے اطلاع سرکار احدے وطن خود فروخت کند گنہگار سرکار خواہد شد

دفعہ (۱۰) ۔ جمیع مردماں بدانند کہ اگر احدے از وطنداراں طفل و یا دختر کسے برائے پرورش گیرد و یا بر حق وطن خود کسے را قائم سازد در سرکار موصوف اطلاع نماید و بعد حکم سرکار عمل آرد اگر بے اطلاع سرکار احدے براں عمل خواہد کرد قابل سزا و گنہگار سرکار است۔

دفعہ (۱۱) ۔ برائے فروخت نمودن پسر خود و یا دختر خود از سرکار ممانعت شدہ کہ کسے فرزند خود را فروخت نہ نماید اگر فروخت خواہد کرد بعد دریافت در سرکار ظاہر خواہد گردید اول فروخت کنندہ بہ سزا خواہد رسید و بعد ازاں فرزند او از نزد کسیکہ خرید کردہ است مسترد خواہد شد و مبلغ خریدی بدست خریدار نخواہد رسید

دفعہ (۱۲) ۔ بہ جمیع تعلقداراں و دیسمکھاں و دیسپانڈیاں و نیواران و پٹیلاں و پٹواریاں وغیرہ معلوم شود کہ ہمہ در تعلقات و مواضعات خود برائے دزدی ممانعت و تعقید[1] قرار واقعی نمایند در ہر یک علاقہ وارو وطندار در علاقہ و وطن خود احتیاط و

[1] تعقید قرار واقعی یعنے حسب ضابطہ تاکید کی جائے۔

خبرداری دزداں بخوبی دارند۔ وسیکھاں و دیسپانڈیاں از مواضعات متعلقہ خود ہا در سرکار جواب خواہند گفت و نیلوران نیز از علاقۂ خود جواب خواہند داد۔ وپٹیلاں وپٹواریاں نیز از مواضعات متعلقہ خود ہا از عہدۂ آں جواب خواہند داد۔ اگر بر راستہ سرحد دزدے شود وآں سرحد بموضع کسیکہ تعلق خواہد داشت جواب آں نیز ہماں کس خواہد گرفت و اگر دزداں دزدی نمودہ بموضع دیگر روند وسراغ[1] تا آں موضع ہم رسد و پیشتر سراغ یافتہ نشود ہماں موضع والہ[2] از عہدہ دزداں جواب خواہد داد۔ چوں سراغ دزداں بموضع کہ اثبات رسد وعیوض دزدی آنقدر زیاد بود کہ اہل موضع طاقت رسانیدن آں ندارند دریں صورت حق رسوم در وطن پٹیل و پٹواری وغیرہ تا ادائی عیوض دزدی در سرکار ضبط خواہد بود و نیز بمقدمۂ خون ہمیں تجویز یافتہ کہ در صدر بمقدمہ دزدی نگارش یافت یعنی سراغ قاتل در موضع کہ معلوم شود پیشتر ازاں معلوم نگردد۔ ہماں اہل موضع از عہدۂ آں جواب خواہند گفت اگر جواب آں ندہند گنہگاری[3] در سرکار بدہند۔

[1] سراغ بمعنی پتہ۔ [2] موضع والہ یعنی صاحب موضع یا پٹیل و پٹواری وغیرہ مراد ہے۔ [3] گنہگاری در سرکار بدہند یعنی جرمانہ داخل سرکار کرے۔

و نیز زمیندار و پٹیل و پٹواری آں موضع منجملہ بعوض وطن خود ہا گنہ گاری مقدمہ خون داخل سرکار سازند و قسم گنہگار کہ در سرکار خواہند گرفت علی قدر موضع خواہد بود۔

دفعہ ۱۳ ۔ مال دزدے کسیکہ خرید کند و بعد دریافت حال آں مال نزد آں کس بہم رسد مال از آں کس گرفتہ بمالک مال خواہند شد و کسانیکہ دزد را اخفا کنند و مال دزدے خرید سازند آنہا بنرا دند و سزا خواہند یافت۔

دفعہ ۱۴ ۔ پیشتر بمقدمہ موقوفی بیگار حکم سرکار عالی شدہ است برایں ہم باز برائے اطلاع جمیع علاقہ داراں از سرکار موصوف اطلاع کردہ می شود کہ احدے از مسافراں و سپاہیاں و ملازماں وغیرہ کہ از ہر تعلقات سرکار موصوف آمد و شد می دارند برائے گرفتن بیگار ہرگز ارادہ نسازند و زبردستی نہ کنند کہ از سرکار ممانعت مطلق است و اگر مزدوری دہد و مزدور رضامند شود مضائقہ نیست و اگر رضامند نشود زبردستی نہ کنند و اگر زبردستی کند فی الفور در سرکار اطلاع نمایند و نیز اگر کسی از صاحبان علاقہ سرکار کمپنی انگریز یا از ملازمان صاحب برائے گرفتن بیگار ارادہ نماید و زبردستی کنند تعلقدار را لازم کہ اطلاع زیادتی ایشاں در سرکار سازد۔

آئندہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ ہر ایک لفظ کے تحت مثلاً قانون۔ دستورالعمل۔ ضابطہ۔ وغیرہ وغیرہ میں بالتفصیل واقعات بیان کریں گے اس وقت ہم جملہ مضامین قانونی کو تحت لفظ آئین لکھنا مناسب نہیں سمجھتے۔

آئین بندی۔ (ف) اسم مونث۔ قانون یا دستورالعمل یک جا کرکے مرتب کرنا۔ سلسلہ سے قانون جمع کرنا۔ قانونچہ۔

آئین دیوانی۔ اسم مذکر۔ ملکی قانون یا شرع۔

آئین فوجداری۔ اسم مذکر۔ فوجی قوانین۔ جنگی قوانین۔

آئین مال۔ اسم مذکر۔ قواعد مالگزاری۔ رسوم۔ محاصل۔ مداخل۔ قوانین خراج۔

ب

ب۔ (ع) اسم مؤنث۔ (۱) عربی۔ اردو۔ الف۔ بے۔ تے کا دوسرا اور ہندی حروف صحیح کا تئیسواں اور شمسی کا تیسرا حرف ہے جسے بائے ابجد۔ بائے موحدہ۔ بائے تازی اور ہندی میں ب کہتے ہیں۔ اہل عرب اس کا تلفظ الف کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

(۲) حساب جمل میں اس کے دو عدد فرض کیے گئے ہیں۔

(۳) یہ حرف اردو میں فارسی اور عربی کے الفاظ کے ساتھ کبھی معیت کبھی قسم۔ کبھی صلہ۔ واتصال کبھی صاحب اور والا کے معنوں میں بالفتح آتا ہے۔ لیکن جہاں والا کے معنے دیتا ہے وہاں الف کے ساتھ لکھتے ہیں چنانچہ حسب ذیل مثالوں سے ثابت ہے۔

بخدا۔ واللہ باللہ۔ رنگ برنگ۔ دم بدم۔ بدل وجان (عوام نے ہندی الفاظ کے درمیان بھی اس ب کو برتا ہے جیسے گھر بہ گھر ہاتھ بہ ہاتھ۔ وغیرہ وغیرہ) با ایمان۔ باوفا۔ باتمیز۔ یعنے صاحب تمیز۔ وفادار۔ ایمان دار۔

با۔ (ف) حرف ربط۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ مع۔ باوجود اور باوصف وغیرہ۔
سامنے۔ طرف وغیرہ۔ باز کا مخفف۔ جو شکاری ہے۔

باچھ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ پٹی۔ چندہ۔ بہری۔ جھبندی۔

باضابطہ۔ (ف۔ ع) تابع فعل۔ حسب دستور۔ حسب قاعدہ۔ حسب معمول۔ بموجب قانون مروجہ۔

باقاعدہ۔ (ف۔ ع) تابع فعل۔ باترتیب۔ ترتیب وار۔ حسب دستور باقرینہ۔ باسوقع۔ تعلیم یافتہ بطرز جدید کا نام فوج باقاعدہ۔

باب۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) دروازہ۔ در آر۔ (۲) مقدمہ۔ معاملہ۔ (۳) کتاب کا حصہ۔ فصل عنوان۔ (۴) دفعہ اِدّھیا۔ حد (۵) نوع۔ قسم۔ (۶) بابتہ حساب۔ مدسے۔ (۷) مقصد۔ مطلب۔ غرض۔ مدعا۔ منشاء۔ مراد۔ (۸) مضمون۔ بحث۔ تذکرہ۔ (۹) دربار۔ درگاہ۔ جیسے باب عالی۔

بابت۔ (ع) اسم مونث۔ (۱) حساب۔ مدسے (۲) لیے۔ واسطے۔ (۳) مقدمہ۔ معاملہ۔ (۴) کارن۔ سبب (۵) نسبت۔

بابَرَ (ہ) اسم مونث۔ ایک قسم کی گھانس ہے۔

بابُر۔ (ہ) اسم مذکر۔ خاندان مغلیہ کے ایک بادشاہ کا نام جو جلال الدین اکبر شاہ دہلی کا دادا تھا۔

بابک۔ (ف) آئین۔ دستور۔ قاعدہ۔ معمول۔ قرینہ۔ نام ایک بادشاہ کا۔

باج۔ (ت) اسم مذکر۔ خراج۔ نقل ہندی۔ زمین کا محصول جو بادشاہ کو دیا جاتا ہے۔ کر۔ زر مالگذاری۔ لگان۔ جھبندی کا روپیہ۔ باچھ۔

باج دار۔ (ف) اسم مذکر۔ محصول دینے والا نوکر۔

باج گزار۔ (ف) اسم مذکر۔ خراج ادا کرنے والا۔ رعیت۔ مطیع۔ محکوم۔ فرماں

بیر۔ (ف) اسم مذکر۔ خراج لینے والا۔ محصول لینے والا۔ ٹیکس

حاصل کرنے والا۔ وہ بادشاہ جس کو حاکم ماتحت و روساء وغیرہ مطیع ہو کر سالانہ نذرانہ داخل کریں۔

باجی۔ (ف) اسم مذکر۔ خراج دینے والا۔

باچھ۔ ہ۔ اسم مونث۔ (۱) پٹی۔ چندہ۔ بہری۔ جھبندی۔

باحور۔ (ع) اسم مذکر۔ موسم گرما میں سخت گرمی کے دن۔ اور یہ ایام انیسویں تموز سے چھبیس دن تک آٹھ روز مقرر ہیں۔ اگر یہ آٹھ روز شدت کی گرمی سے گزر جائیں تو غلہ کے ارزانی کی علامت سمجھنا چاہیئے اگر یہی آٹھ دن نہایت سردی سے گزر جائیں تو غلہ کے گرانی کی علامت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آٹھ دن حاکم ہیں۔ آٹھ ماہ کے احوال پر

سلہ۔ نذرانہ شاہی جو حاکم ماتحت دے۔

باد۔ (ف) اسم مذکر۔ (۱) جھگڑا۔ جھنجھٹ۔ کروہ۔ (۲) دستوری۔ کمیشن۔ (۳) خراج دینے کے وقت جس قدر معاف کیا جاتا ہے اس کو بھی باد کہتے ہیں۔ (۴) مقدمۂ نالش۔

بادشاہ۔ اسم مذکر۔ صحیح (پادشاہ) مالک۔ تخت۔ شاہ۔ مالک ملک راجہ۔ (۲) مالک۔ حاکم۔ مختار۔ (۳) سردار۔ کامل۔ (۴) آزاد۔ خود مختار۔

بادشاہ تیمور نے حسب ذیل بادشاہوں کو لقب عطا فرمایا تھا۔

(۱) بادشاہ ہندوستان کا لقب دارا۔ (۲) بادشاہ روم کو قیصر۔ (۳) بادشاہ چین اور مہاچین وختا کو فغفور (۴) بادشاہ ترکستان کو خاقان۔ (۵) بادشاہ ایران کو شہنشاہ۔

اس وقت ہم ان بادشاہوں کا ذکر ذیل میں درج کرتے ہیں جنھوں نے ہندوستان میں حکومت کی ہیں اور جن کے اسناد متعلقہ معاش و جاگیر و انعام و یومیہ وغیرہ ہندوستان میں موجود ہیں۔

(۱) **ظہیر الدین بادشاہ بابر** (فردوس مکانی) نے اٹھائیس سال ہندوستان اور متفرق ملکوں میں سلطنت کر کے سنہ ۹۳۷ھ میں انتقال کیا۔

(۲) **نصیر الدین محمد ہمایوں ابن ظہیر الدین بابر** (جنت آشیانی) ۴ ار جمادی الثانی سنہ ۹۳۷ھ کو سریرآرائے ہند ہوا اور پچیس سال ۱۰ ماہ ۵ یوم سلطنت کر کے بتاریخ ربیع الاول شریف سنہ ۹۶۳ھ رحلت کی۔

(۳) جلال الدین محمد اکبر بن ہمایوں (عرش آشیانی) بتاریخ ۲؍ ربیع الثانی شریف ۹۶۳ھ تخت نشین ہوا اور ۵۱ سال ۲ ماہ دو یوم حکومت کرکے بتاریخ ۱۳؍ جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ کو انتقال فرمایا۔

(۴) محمد سلیم نورالدین محمد جہانگیر بن جلال الدین اکبر بادشاہ (جنت مکانی) بتاریخ ۱۴؍ جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ کو تخت نشین ہوا اور ۲۲ سال ۱۱ ماہ ۲۳ دن کے بعد بتاریخ ۲۷؍ صفر المظفر ۱۰۳۷ھ انتقال کیا۔

(۵) ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہ جہاں بن نورالدین جہانگیر بادشاہ (فردوس آشیانی) نے بتاریخ ۸؍ جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ زمام حکومت ہاتھ میں لی اور ۳۱ سال ۴ ماہ ۲۲ یوم ۱۰۶۸ھ کے بعد حکومت سے سبکدوش ہوکر بتاریخ ۲۶؍ رجب المرجب ۱۰۷۶ھ بحالت قید رحلت فرمائی۔

(۶) ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بن شاہجہاں (خلد آرام گاہ) نے بتاریخ پنجم ذی قعدہ ۱۰۶۸ھ قابض تخت پدر ہوا اور ۵۰ سال ۲۷ یوم تک ہندوستان پر حکومت کی بعد ازیں بتاریخ ۲۸؍ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ منتقل بہ دارالبقا ہوا۔

(۷) محمد اعظم شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر بتاریخ ۲۸؍ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ تخت حکومت دکن پر بیٹھا اور ایک سال ۲۰ روز کے بعد جنگ میں زخمی ہوکر ۱۱۱۹ھ میں انتقال کیا۔

(۸) محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بن عالمگیر اورنگ زیب۔ بتاریخ
سلخ محرم ۱۱۱۹ھ تخت حکومت پر بیٹھا اور ۵ سال ایک ماہ کے بعد بتاریخ
۱۹ محرم الحرام ۱۱۳۲ھ انتقال کیا۔

(۹) معز الدین جہاندار شاہ بن بہادر شاہ بتاریخ ۷ محرم الحرام ۱۱۲۴ھ
تخت نشین ہوا اور دس ماہ ۹ یوم کے بعد بتاریخ[لہ] ۳۲ ذی قعدہ ۱۱۲۴ھ
انتقال کیا

(۱۰) جلال الدین محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ بتاریخ
۲۳ ذی قعدہ ۱۱۲۴ھ تخت نشین ہوا اور ۶ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم حکومت کر کے
بتاریخ ۹ ربیع الاول شریف ۱۱۳۱ھ رحلت کی۔

(۱۱) رفیع الدرجات محمد ابو البرکات بن شاہ زادہ رفیع الشان بن
بہادر شاہ بتاریخ ۹ ربیع الثانی شریف ۱۱۳۱ھ تخت نشین ہوا اور ۳ ماہ گیارہ یوم
بعد بتاریخ ۲ رجب المرجب ۱۱۳۱ھ انتقال کیا۔

(۱۲) شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بن بہادر شاہ
بادشاہ نے بتاریخ ۲۰ رجب المرجب ۱۱۳۱ھ جانشین ہوا اور ۳ ماہ ۲۸ یوم
کے بعد بتاریخ ۱۷ ذی قعدہ ۱۱۳۱ھ انتقال کیا۔

(۱۳) ابو الفتح روشن اختر شاہ شاہزادہ خجستہ اختر بن محمد معظم شاہ

لہ۔ بعض مورخین نے تاریخ انتقال ۸ محرم الحرام ۱۱۲۵ھ بتلایا ہے

: فردوس آرام گاہ) نے ۱۵ر ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ کو دہلی پر حکمراں ہوا اور ۲۹ سال ۵ ماہ ۹ یوم کے بعد بتاریخ ۲۳ر ربیع الثانی شریف ۱۱۶۱ھ انتقال کیا۔

(۱۴) مجاہد الدین ابونصر احمد شاہ۔ ابن محمد شاہ بادشاہ (خلد آرامگاہ) بتاریخ ۲۷ر ربیع الثانی شریف ۱۱۶۱ھ تخت سلطنت پر بیٹھا اور ۶ سال، ۱ماہ ۲۸ یوم کے بعد بتاریخ ۹ر شعبان المعظم ۱۱۶۷ھ انتقال کیا۔

(۱۵) عالمگیر ثانی بن معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ (عرش منزل) بتاریخ ۱۰ر شعبان المعظم ۱۱۶۷ھ دہلی میں تخت نشین ہوا اور ۴ سال، ۱ ماہ ۲۸ یوم تک حکومت کی۔ اس کے بعد بتاریخ ۱۰ر ربیع الثانی شریف ۱۱۷۲ھ انتقال کیا۔

(۱۶) محی الملۃ شاہ جہاں ثانی بن محی السنۃ بن مرزا کام بخش ۱۱۷۲ھ میں حکمراں رہا۔ ۱۱ ماہ ایک یوم کے بعد ۱۱۷۳ھ میں علیحدہ کیا گیا۔

(۱۷) عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ۔ بن عزیز الدین عالمگیر ثانی (فردوس منزل) نے بتاریخ ۰ر جمادی الاول ۱۱۷۳ھ دہلی پر حکمرانی شروع کی اور ۴۸ سال ۴ ماہ ۳ روز کے بعد بتاریخ ۷ر رمضان المبارک ۱۲۲۱ھ ہجری انتقال کیا۔

(۱۸) بیدار شاہ[له] بن احمد شاہ دہلی میں بہ سال ۱۲۰۲ھ تخت پر بیٹھا

له بیدار شاہ وہ ہے جس کو غلام قادر نے شاہ عالم کو اندھا کرنے کے بعد تخت پر بٹھایا تھا اور اسکو شاہ عالم نے ہلاک کیا

اور دو ماہ ۲۵ یوم کے بعد ۱۲۲۱ھ (میں) انتقال کیا۔

(۱۹) ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی شاہ عالم بادشاہ (عرش آرامگاہ) تخت دہلی پر بتاریخ ۷ رمضان ۱۲۲۱ھ بیٹھا اور ۳۲ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم کے بعد ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ کو انتقال کیا۔

(۲۰) ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بن اکبر شاہ ثانی بتاریخ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ تخت نشین ہوا اور ۱۲۷۳ھ میں معزول اور جلاوطن کیا گیا اور ۱۲۷۹ھ میں بمقام رنگون اس کا انتقال ہوا۔

اب ہم دکن کے اُن مسلمان خود مختار بادشاہوں کا ذکر بھی درج کرتے ہیں جن کی ابتداء بہمنیہ سے ہے۔

بادشاہ علاء الدین حسن گانگو بہمنی۔ اس کا اصلی نام حسن تھا ناصر الدین نے اس کو خطاب (ظفر خاں) سرفراز فرمایا اور گلبرگہ شریف کے قریب ایک جاگیر عطا فرمائی۔ ایک زمانہ بعد ناصر الدین نے بوجہ پیرانہ سالی حکومت سلطنت سے سبکدوش ہو کر حسن (المخاطب بہ ظفر خاں المعروف علاء الدین حسن گانگو بہمنی) کو ۷۴۸ھ میں تاج شاہی سے سرفراز فرمایا۔ اور اس نے دکن کا دار السلطنۃ گلبرگہ شریف مقرر کر کے اس کا نام حسن آباد (یعنے اپنے نام سے) مشہور کیا۔ اس بادشاہ نے گیارہ سال دو ماہ سات یوم تک تخت نشین رہ کر یکم ربیع الاول شریف ۷۵۹ھ کو وفات پائی۔

(۲) **سلطان محمد شاہ** بن سلطان حسن کانگوئی۔ اس نے ۷۵۹ھ میں تخت نشین ہوا اور اکثر دکن کے بت خانہ توڑوا ڈالا اور اس نے اپنی سلطنت کے چار حصہ کرکے (۱) گلبرگہ شریف (۲) دولت آباد۔ (۳) تلنگانہ (۴) برار۔ ہر حصہ پر ایک طرف دار بعطائے خطاب وغیرہ مقرر کیا۔ اس نے سترہ سال نو ماہ سلطنت کرکے بتاریخ ۹ ذی قعدہ ۷۶۶ھ رحلت کی۔

(۳) **سلطان مجاہد شاہ بہمنی**۔ بن سلطان محمد شاہ بہمنی ۷۶۶ھ میں تخت نشین ہوا اور چار سال حکومت کرکے بتاریخ ۱۰ ذی الحجۃ الحرام ۷۶۹ھ وفات پائی (یعنے مارا گیا)

(۴) **سلطان داؤد شاہ** بن علاء الدین حسن گانگو بہمنی۔ سلطان مجاہد شاہ کے مارے جانے کے بعد قائم مقام کیا گیا اور ایک ماہ پانچ یوم کی حکومت کے بعد بتاریخ ۲۱ محرم الحرام ۷۸۰ھ (بوقت نماز سجدہ میں) شہید کیا گیا۔

(۵) **سلطان محمود بہمنی**. بن سلطان علاء الدین حسن گانگو بہمنی۔ یہ علاء الدین حسن کا چھوٹا فرزند ہے جس کو عمائدین سلطنت نے داؤد شاہ کا قائم مقام ۷۸۰ھ میں بادشاہ بنایا۔ اس کی حکومت ۱۹ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم سلطنت بہمنیہ پر رہی۔ اس کے بعد بتاریخ ۲۱ رجب المرجب ۷۹۹ھ میں رحلت کی۔

(۶) سلطان غیاث الدین[1] بن سلطان محمود بہمنی اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت نشین ہوا اور ایک ماہ انیس یوم تک حکومت کی۔

(۷) سلطان شمس[2] الدین بن سلطان محمود بہمنی نے جملہ ۵۷ دن سلطنت کی۔

(۸) سلطان فیروز شاہ بن سلطان داؤد شاہ بہمنی ۸۰۰ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۸۱۵ھ میں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز بہ گلبرگہ ہوئے)

سلطان فیروز نے اپنے عہد میں ندی بیما کے کنارے ایک بہترین شہر آباد کر کے اس کا نام فیروز نگر رکھا۔ اور ۲۵ سال ۷ ماہ ۱۵ یوم تک حکومت کر کے ۱۵ شوال المکرم ۸۲۵ھ کو انتقال کیا۔ مادۂ تاریخ وفات (جنت آشیانہ) ہے۔

(۹) حضرت سلطان احمد شاہ بہمنی المعروف ولی البہمنی بن سلطان داؤد شاہ بہمنی کو بتاریخ ۵ شوال المکرم ۸۲۵ھ فیروز شاہ نے تخت نشین کیا۔

احمد شاہ کے اوصاف حمیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے اشراق کی نماز کو بھی اپنی تمام عمر میں قضا نہیں فرمائی۔

---

[1] سلطان غیاث الدین کو تغلچین امیر الامراء دیوان نے اندھا کروایا۔

[2] سلطان شمس الدین کو فیروز خاں اور احمد خاں فرزندان داؤد شاہ نے مقید کر دیا۔

یہ بادشاہ تخت نشین ہوتے ہی اپنا نام احمد شاہ بہمنی رکھا خطبہ اور دکن کے سکہ مروجہ کو اپنے نام سے جاری کروایا۔

اس بادشاہ نے اپنے زمانہ میں خلف حسن بصری کو وکیل سلطنت مقرر کر کے ملک التجار خطاب دیا۔ اور فیروز شاہ کے غلام ہوشیار کو امیر الامرائی کا خطاب اور بیدار غلام کو دولت آباد کی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا۔

اس بادشاہ کے زمانہ میں رائے ورنگل نے جنگ میں مارا گیا۔ اس کی ابتدائی حکومت میں شاہان بہمنیہ کا پایہ تخت گلبرگہ شریف تھا۔ بجائے گلبرگہ شریف کے یہ نیک بادشاہ نے اپنا پایۂ تخت بیدر شریف مقرر کیا۔ اس نے اپنے آخری زمانہ میں شاہزادہ محمود خاں کو ولایت رام نگر۔ مدھول۔ کلم۔ سرفراز فرمایا۔ اور (دوسرے فرزند) شاہزادہ داؤد خاں کو تلنگانہ کی حکومت عطا کی۔ ولی عہد شاہزادہ علاء الدین والاشان کو اپنی بادشاہت سرفراز کی اور شاہزادہ محمد خاں کو بڑے بھائی کے ساتھ امور شاہی میں شریک فرمایا۔ اس کے بعد آپنے گوشہ نشینی اختیار کی اور بتاریخ ۲۸ رجب المرجب ۸۳۵ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ نے سلطنت دکن پر بارہ سال نو ماہ چوبیس دن حکومت کی غفر اللہ لہم۔

مولف کا خیال ہے کہ ہندوستان کے بادشاہوں میں غالباً دو ہی

بادشاہ ایسے گزرے ہیں جن کی ولایت مانی جاکران کی مزار شریف پر بلاناغہ ہر پنجشنبہ کو بلا امتیاز قوم وملت (پھول) چڑھائے جاتے ہیں۔

(۱) سلطان احمد شاہ بہمنی بن سلطان داؤد شاہ بہمنی (۲) حضرت نواب میر محبوب علیخاں بہادر غفراں مکان خسرو دکن

(۹) سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ ولی بہمنی۔ سلطان علاء الدین بہمنی نے ۸۳۸ھ میں بیدر شریف کے تخت پر جلوس فرمایا۔

اس بادشاہ نے اپنے چھوٹے بھائی محمد خاں کو رائچور اور مدگل بطور جاگیر عطا کی تھی۔

سلطان علاء الدین بہمنی ۸۶۲ھ میں جہان فانی سے رخصت ہوا اس نے ۲۳ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم تخت بیدر شریف پر حکومت کی۔

(۱۰) سلطان ہمایون بن سلطان علاء الدین بہمنی ۸۶۲ھ میں بیدر کے تخت پر بیٹھا تین سال چھ ماہ سلطنت کیا۔ اس کے بعد بتاریخ ۲۰ ذیقعدہ ۸۶۵ھ مارا گیا۔

(۱۱) سلطان نظام الدین شاہ بہمنی بن ہمایوں شاہ بہمنی بعمر آٹھ سال ۸۶۵ھ میں تخت نشین ہوا اور دو سال ایک ماہ سلطنت کر کے ۸۶۷ھ میں انتقال کیا۔ اس کے دو وزیر تھے (۱) خواجہ جہاں ترک (۲) ملک التجار گاواں۔

(۱۲) سلطان (شمس الدین) محمد شاہ بہمنی ۸۶۷ھ میں بعمر نہ سال تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کی کمسنی کی وجہ اس کی والدہ مخدومہ جہاں جو نہایت عاقلہ اور دور اندیش تھی بذاتِ خود جملہ امور ریاست کے انتظامات کرتی تھی اور احکامات وغیرہ اصیلوں کے ذریعہ جاری کرتی تھی۔ اس ملکہ کے دو وزیر تھے (۱) خواجہ جہاں ترک۔ (۲) ملک التجار گاوان۔ اس بادشاہ کے عہد میں خواجہ جہاں ترک وزیر اعظم مقرر ہوا اور ملک التجار محمود گاوان نے امیر الامرائی پائی۔ خواجہ جہاں کے قتل ہونے کے بعد محمود گاوان کو وزارت ملی۔ اس بادشاہ نے بجائے چار صوبوں کے آٹھ صوبہ داریاں قرار دیں اور دار السلطنۃ بجائے احمد آباد کے محمد آباد بیدر رکھا۔

یہ بادشاہ ۲۰ سال سلطنت کر کے بتاریخ غرۂ صفر المظفر ۸۸۷ھ ہجری انتقال کیا۔

(۱۳) سلطان محمود شاہ بن سلطان (شمس الدین) محمد شاہ بہمنی ۸۸۷ھ میں تخت نشین ہوا۔

اس کے زمانہ میں امیر برید و انتظام الملک بحری اور قوام الملک کبیر و صغیر اور یوسف عادل شاہ اور سید حبیب اللہ اور محب اللہ مصاحب اور معزز امراء تھے

یہ بادشاہ ۲۷ سال ۲۰ دن حکومت کرکے بتاریخ ۴ ذیحجۃ الحرام ۹۲۴ھ رحلت کی۔

(۱۴) سلطان احمد شاہ ثانی بن سلطان محمود شاہ بہمنی کو امیر برید نے ۹۲۴ھ میں تختِ سلطنت پر بٹھایا۔

یہ بادشاہ دو سال ایک ماہ تختِ حکومت پر بیٹھا اور ۹۲۷ھ میں انتقال کیا۔

(۱۵) سلطان علاء الدین ثانی بن سلطان احمد شاہ بہمنی ۹۲۷ھ میں تخت نشین ہوا اور دو سال تین ماہ کے بعد ۹۲۹ھ میں انتقال کیا۔ اس بادشاہ کا وزیر بھی امیر برید ہی رہا ہے۔

(۱۶) سلطان شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود شاہ بہمنی ۹۲۹ھ میں تخت نشین ہوا اور ۹۳۰ھ میں انتقال کیا۔ اس بادشاہ کے زمانہ میں امیر برید ہی وزیر بلکہ خود مختار بن گیا تھا۔

(۱۷) سلطان شاہ کلیم اللہ بن سلطان محمود شاہ بہمنی۔ یہ خاندان بہمنی کا آخری بادشاہ ہے جو امیر برید کے ہاتھوں میں تھا۔ یہ بادشاہ برائے نام تختِ سلطنت پر ۹۳۰ھ میں بیٹھا اور ۹۳۴ھ[1] میں انتقال کیا۔ امیر برید نے دیکھا کہ اب خاندانِ بہمنیہ میں کوئی باقی نہیں رہا تو خود سلطنت بیدر پر

[1] بعض مورخین لکھتے ہیں کہ سلطان شاہ کلیم اللہ بہمنی ۹۳۶ھ میں انتقال کیا۔

خود مختار بادشاہ بن گیا۔ اس انقلاب کی وجہ ہر ایک طرف دار (یعنے صوبہ دار) اپنے اپنے ملک پر قابض ہوکر خود مختار بادشاہ بن گئے اور شاہان بہمنیہ کے بعد دکن میں پانچ سلطنتیں قائم ہوئیں۔ جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بیدر شریف میں برید شاہ (طرفدار) (۲) برار میں عماد شاہ۔ (طرفدار) (۳) بیجاپور میں عادل شاہ (طرف دار) (۴) احمد نگر میں نظام شاہ (طرف دار) (۵) گولکنڈہ میں قطب شاہ (طرف دار)

خاندان بہمنیہ میں (۱۸۰) سال سلطنت رہی۔

حکومت برید کے واقعات درجِ ذیل کیے جاتے ہیں جس نے خاندانِ بہمنیہ کو تباہ کرکے خود مختار بادشاہ بن گیا تھا۔

(۱) محمد قاسم برید۔ اولاً یہ شاہان بہمنیہ کا غلام تھا۔ اس نے سلطان محمد شاہ بہمنی کے عہد میں امارت پائی۔ اور سلطان محمود شاہ بہمنی کے عہد میں خدمت وزارت سے سرفراز ہوا اور رفتہ رفتہ سلطان کلیم اللہ بہمنی بن محمود شاہ بہمنی کے زمانہ میں محمد قاسم خود مختار بن گیا۔

(۲) امیر برید ابن قاسم برید بعہد سلطان محمود شاہ بہمنی بعہدۂ طرفدار (یعنے صوبیدار) بیدر مقرر تھا بعد انتقال احمد نظام شاہ بحری ۹۲۴ھ میں امیر برید کا تسلط صرف بیدر شریف پر رہا۔ امیر برید ۵ اسال سلطنت کرکے ۹۴۹ھ میں دولت آباد (یعنے بالا گھاٹ) کے مقام پر انتقال کیا۔

(۳) علی برید ابن امیر برید سنہ ۹۴۹ھ میں قائم مقام پدر ہوا۔ علی برید نے اپنے عہد میں بیدر شریف کی فصیل (یعنے حصار کی دیوار) بنوائی اُس نے صرف ۲۸ سال حکومت کر کے سنہ ۹۸۷ھ میں انتقال کیا۔

(۴) ابراہیم برید۔ ابن علی برید سنہ ۹۸۷ھ میں تخت نشین ہوا اور آٹھ سال کے بعد سنہ ۹۹۴ھ میں انتقال کیا۔

(۵) قاسم برید ثانی ابن علی برید سنہ ۹۹۴ھ میں اپنے بھائی ابراہیم برید کا قائم مقام ہوا اور تخمیناً ۴ سال کچھ ماہ سلطنت کر کے سنہ ۹۹۸ھ میں انتقال کیا۔

(۶) علی برید ثانی بن قاسم برید ثانی سنہ ۹۹۸ھ میں تختِ سلطنت پر بیٹھا اور بارہ سال حکومت کر کے سنہ ۱۰۱۰ھ میں انتقال کیا۔

(۷) امیر برید ثانی ابن علی برید ثانی سنہ ۱۰۱۰ھ میں جانشین پدر ہوا مگر چند روز کے بعد ارکین کے مشورہ سے میرزا علی نامی ایک شخص تخت بیدر پر بٹھایا گیا۔ مرزا علی ۸ سال حکومت کر کے سنہ ۱۰۱۸ھ میں انتقال کیا۔

خاندان بریدشاہیہ کی حکومت سلطنت بیدر شریف پر ۷۶ سال رہی۔

اب ہم طرف دارالظفر بیجاپور کا ذکر ذیل میں درج کرتے ہیں جو بعد ختم خاندان بہمنی شاہیہ خود مختار بادشاہ بن گیا۔

(۱) یوسف عادل شاہ۔ خاندان عادل شاہیہ کا بانی یوسف عادل شاہ

جو بعہد شاہان بہمنیہ امیر (طرفدار) بیجاپور و ناظم بیجاپور مقرر تھا۔ جب سلطنت بہمنیہ میں کمزوری دیکھی تو خود اپنے کو بیجاپور کا بادشاہ مقرر کیا۔ اور اپنا دار السلطنت بیجاپور قرار دیا۔

یوسف عادل شاہ ۸۹۶ھ میں خود مختار ہو کر ۲۰ سال سلطنت کیا۔ اور ۹۱۶ھ میں انتقال کیا۔

(۲) اسمٰعیل عادل شاہ بن یوسف عادل شاہ اپنے باپ کے تخت پر ۹۱۶ھ میں بیٹھا اور ۲۴ سال سلطنت کرکے ۹۴۰ھ میں انتقال کیا۔

(۳) ابراہیم عادل شاہ بن اسمٰعیل عادل شاہ جبکہ ملو عادل شاہ ابن اسمٰعیل عادل شاہ تخت نشین ہوا۔ تو امور سلطنت سے بالکل بے خبر ہونے کی وجہ امرا سلطنت نے اس کو اندھا کر کے اس کے بھائی ابراہیم عادل شاہ کو تخت نشین کیا۔

ابراہیم عادل شاہ اکیس (۲۱) سال سلطنت کر کے ۹۶۱ھ ہجری میں انتقال کیا۔

(۴) علی عادل شاہ ابن ابراہیم عادل شاہ ۹۶۱ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا اس نے اپنے عہد میں رام راج کو قتل کر کے ریاست بیجانگر کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ علی عادل شاہ نے ۲۷ سال سلطنت کر کے ۹۸۸ھ میں انتقال کیا۔

(۵) ابراہیم عادل شاہ ثانی، نبیرۂ ابراہیم عادل شاہ ۱۰۱۸ھ میں تخت نشین ہوا اور ۴۵ سال حکومت کرکے ۱۰۳۳ھ میں انتقال کیا۔

(۶) محمود عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ ۱۰۳۳ھ میں تخت نشین ہوا اور بتائید شاہ جہاں بادشاہ دہلی ۳۶ سال سلطنت کرکے ۱۰۶۹ھ میں انتقال کیا۔

(۷) سکندر عادل شاہ ۱۰۶۹ھ میں تخت نشین ہوا لیکن اس کی کم اتفاقی کی وجہ جو خرابیاں سلطنت میں واقع ہو رہی تھیں اس کی اطلاع عالمگیر شہنشاہ دہلی کو ملتے ہی عالمگیر نے اپنے فرزند محمد اعظم شاہ کو بہمراہی غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ وغیرہ روانہ کیا۔ بالآخر سکندر عادل شاہ ۱۰۹۷ھ میں مقید کیا جاکر قلعۂ دولت آباد میں نظربند کردیا گیا۔ عادل شاہی سلطنت ۱۹۱ سال کے بعد شاہی تصرف میں آگئی۔

خاندان نظام شاہی کا ذکر (جن کا دارالسلطنۃ احمدنگر تھا۔)

(۱) نظام الملک احمد شاہ بحری۔ اس کا باپ بزمانۂ سلطان احمد شاہ بہمنی (جس کا سنہ جلوس ۸۲۵ھ ہے) بعد فتح بیجانگر قیدیوں کے ساتھ لایا گیا۔ اس نے اپنا نام حسن رکھ کر غلامان شاہی میں داخل ہوا چونکہ شاہزادۂ سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ ولی البہمنی کا ہم عمر تھا۔ اس لئے شاہزادہ کی خدمت میں رہکر لیاقت پیدا کی۔

جب شاہزادہ سلطان علاء الدین بہمنی نے بعد انتقال حضرت والد مرحوم تخت نشین ہوا تو اس کو نظام الملک بحری کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اور ناظم (طرف دار) تلنگانہ مقرر کیا مگر سلطان محمود شاہ بہمنی ثانی کے بدانتظامی کی شہرت سن کر اس نے بھی ۸۹۵ھ میں خود مختار ہو گیا۔ اس نے اپنے عہد میں ملک تلنگ کے گرد و نواح کے قلعہ جات حاصل کر کے دارالسلطنۃ احمد نگر نام رکھا۔ بالآخر ۹۱۴ھ میں انتقال کیا۔

نظام الملک احمد شاہ بحری نے جملہ ۲۰ سال سلطنت کی۔

(۲) برہان نظام الملک بحری ۹۱۴ھ میں تخت نشین ہوا۔ اور ۴۷ سال سلطنت کر کے ۹۶۱ھ میں انتقال کیا۔

(۳) حسین نظام شاہ بن برہان نظام شاہ ۹۶۱ھ میں دارالحکومت احمد نگر میں تخت نشین ہوا اور گیارہ سال کے بعد ۹۷۲ھ میں انتقال کیا۔

(۴) مرتضیٰ نظام شاہ بن برہان نظام شاہ کو بالاتفاق امرائے سلطنت نے ۹۷۲ھ میں تخت نشین کیا اور ۲۴ سال سلطنت کر کے ۹۹۶ھ میں انتقال کیا۔

(۵) میراں حسین بن مرتضیٰ نظام شاہ ۹۹۶ھ میں تخت نشین ہوا اور دو ماہ تین یوم کے بعد ۹۹۶ھ میں انتقال کیا۔

(۶) اسمٰعیل نظام شاہ بن مرتضیٰ نظام شاہ و برہان ثانی نظام شاہ بن

حسین نظام شاہ۔ اسمٰعیل نظام شاہ کو امرا نے بالاتفاق ۹۹۶ھ ہجری میں تخت نشین کیا۔

مگر اسمٰعیل نظام شاہ کی بداعتقادی کی کیفیت برہان نظام شاہ بن حسین نظام شاہ سُن کر بہ تائید اکبر بادشاہ دہلی ۱۰۰۰ھ میں قلعۂ احمد نگر فتح کیا۔ اور چار سال سلطنت کر کے ۱۰۰۳ھ میں انتقال کیا۔

(۷) ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام شاہ ۱۰۰۳ھ میں تخت نشین ہوا اور چار ماہ کے بعد انتقال کیا۔

اب اس حکومت کے چار حصّے ہو گئے۔ احمد نظام شاہ جو خاندان نظام شاہیہ سے تھا بہ کمک منجو امیر قلعہ اوسہ کا مالک بن گیا۔

بہ تائید چاند بی بی بہادر شاہ نامی شہزادہ نے قلعۂ احمد نگر کا مالک بنگیا امیر اخلاص خاں نے موتی نامی ایک لڑکے کو دولت آباد کا مختار بادشاہ بنا دیا۔ ابہنگ خاں حبشی نے شاہ علی بن نظام شاہ معمر ۷۰ سال کے تفویض پرینیدہ کی حکومت کی اور وہاں کا مختار بنایا۔

جب اکبر نے عبدالرحیم خان خاناں کو احمد نگر پر روانہ کیا تو چاند بی بی نے اس کے مقابلہ میں قدم جمارکھی اس لیے آپس میں صلح ہو گئی۔ اور ۱۰۰۸ھ میں شاہزادہ دانیال ابن اکبر شاہ احمد نگر پر چڑھائی کر کے فتح کر لیا۔

(۸) مرتضیٰ نظام شاہ بن شاہ علی کے انتقال کے بعد دولت آباد میں

ملک عنبر حبشی ناظم مرہٹواری نے باتفاقِ آرا چنگیز خاں کے سر پر تاج حکومت رکھا اور ملک عنبر حبشی وکیل سلطنت قرار پایا۔ اس نے اپنے عہد میں شہر کھڑکی قریب دولت آباد کے آباد کیا۔ اس کی حکومت کے چند روز گذرے تھے کہ انتقال ہو گیا۔

مرتضیٰ نظام شاہ و چنگیز خاں کی حکومت ایک سال (۱۰۲۸ھ) میں تمام ہو گئی۔

(۹) برہان نظام شاہ بن مرتضیٰ نظام شاہ ۱۰۲۸ھ میں تخت نشین ہوا۔ چند روز کے بعد شہزادہ خورم بن جہانگیر بادشاہ دہلی نے برہان نظام شاہ سے مقابلہ کر کے فتحمندی حاصل کی اور برہان نظام شاہ و ملک عنبر حبشی خراج گزار ٹھہرے۔ برہان نظام شاہ ۱۰۳۴ھ میں انتقال کیا۔ اس نے کل ۲۶ سال سلطنت کی۔ اس کے بعد مہابت خاں خانخاناں بحکم شاہجہاں برہان پور سے دولت آباد آکر مقابلہ کیا۔ اس لڑائی میں فتح خاں قید کیا گیا۔ اور یاقوت حبشی و مہابت خاں مارے گئے۔ یہ جملہ واقعہ ۱۰۳۴ھ سال کا ہے نظام شاہی حکومت بیجانگر پر ۱۳۶ سال رہی۔

عماد شاہیوں کا ذکر جن کا پایۂ تخت ملک برار تھا۔

(۱) فتح اللہ عماد شاہ پہلے یہ خان جہاں کا غلام تھا۔ اس وقت

خان جہاں سپہ سالار ملک برار تھا چونکہ فتح اللہ عماد شاہ لائق تھا اسلیے رفتہ رفتہ خانِ جہاں کا معتمد بنا۔ اس کے بعد سلاطین بہمنیہ کا ہم جلیس امیر ہوا محمد شاہ کے عہد میں اس کو عماد الملک کا خطاب ملا اور یہ ملک براڑ کا سر لشکر (قلعدار) مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن محمود شاہ کے عہد میں بہ سال ۸۹۲ھ ہجری خود مختار ہو گیا۔ اور اپنا نام سکہ و خطبہ میں جاری کیا۔ اس نے ۳۰ سال حکومت کرکے ۹۲۲ھ میں انتقال کیا۔ ———

(۲) علاء الدین عماد شاہ بن فتح اللہ عماد شاہ ۹۲۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس نے اپنے عہد میں قلعۂ کاویل کو اپنا مستقر حکومت بنایا۔ ۹۲۳ھ میں بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ خداوند خاں حبشی طرفدار مامور تھا جس کو خدابندہ خاں طرفدار نے قتل کر کے قلعہ ماہور پر اپنا قبضہ کیا۔ اس نے ۹۶۷ھ میں ۴۵ سال حکومت کر کے انتقال کیا۔

(۳) دریا[ل] عماد شاہ فرزند اکبر علاء الدین عماد شاہ ۹۶۷ھ میں جانشین ہوا اور چند روز بادشاہت کر کے انتقال کیا۔

(۴) برہان عماد شاہ صغر سنی میں حاکم برار ہوا تھا پھر اس کے بعد وہ بھی خود مختار ہو گیا۔ اور تفاول خان دکھنی جو دولت خاں کا غلام تھا (حاکم برار م

[ل] دریا عماد شاہ کے انتقال کی صحیح تاریخ مولف کو نہیں ملی۔ انشاء اللہ تعالیٰ طبع ثانی میں اس کی مکمل تحقیقات کے بعد یہ وضاحت کی جائے گی۔

مختار کل مقرر ہوا۔ اسنے چند روز کے بعد ابراہیم قطب شاہ اور حاکم قلعۂ برہان پور سے میل کرکے برہان عماد شاہ کو قلعۂ نرنالہ میں قید کر دیا۔ اور اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ مگر چند روز کے بعد مرتضیٰ نظام شاہ نے تفاول خاں دکھنی اور اس کے بیٹے شمشیر الملک وغیرہ کو گرفتار کیا۔ ۹۸۰ھ میں سلطنت عماد شاہی کا خاتمہ ہو گیا۔ ملک برار عماد شاہیہ میں (۱۰۶) سال رہا۔ اس کے بعد مرتضیٰ نظام شاہ بحری کا قبضہ برار پر ہو گیا۔

اب ہم قطب شاہی حکومت کے واقعات درج ذیل کرتے ہیں جن کا پایۂ تخت گولکنڈہ تھا

(۱) سلطان قلی قطب شاہ ابن اویس قلی بعہد شاہان بہمنیہ تلنگانہ کا ناظم (طرف دار) مقرر کیا گیا تھا۔ تلنگانہ کے سرکشوں کو جب اپنا مطیع بنایا تو سلطان بہمنیہ نے قطب الملک کا خطاب عطا فرمایا۔ اور اس کے بعد قلعۂ گولکنڈہ کا حاکم مقرر کیا۔ جب دیکھا کہ بہمنی سلطنت میں انقلاب پیدا ہو گیا ہے تو قطب شاہ نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ۹۱۸ھ میں دکن کا بادشاہ بن گیا اور جملہ اسناد و احکام وغیرہ خود ہی اجرا کرنا شروع کیا۔ لیکن اس کی سعادت مندی یہ تھی کہ سلطان بہمنی کے انتقال تک خطبہ میں اپنا نام نہیں پڑھوایا۔

لـہ بعض مورخین نے نقال خاں نام تبلایا ہے۔

سلطان قلی قطب شاہ نے رفتہ رفتہ تمام ملک تلنگانہ (یعنے دکن)
کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور قلعہ نلگنڈہ کو بھی اپنے قبضہ میں لالیا۔ اس نے
بزور بازو ششتر قلعہ فتح کیے۔ اور بتاریخ ۲ر جمادی الثانی سنہ ۹۵۰ھ میں انتقال
کیا۔ سلطان قلی قطب شاہ نے (۲۲) سال سلطنتِ دکن کی حکومت کی۔

(۲) سلطان یار قلی جمشید خان ابن سلطان قلی قطب شاہ سنہ ۹۵۰ھ
میں تخت نشین ہوتے ہی اپنا نام جمشید قلی قطب شاہ رکھا اُس وقت
ملک قاسم برید نے سلطان جمشید کے الطاف و ہمدردی کی وجہ سرکار میدک
حسن آباد۔ نرائن کھیڑہ نذر گزرانی سلطان جمشید قلی (۷) سال سلطنت کرکے
سنہ ۹۵۷ھ میں انتقال کیا۔

(۳) سبحان قلی قطب شاہ ابن جمشید قلی قطب شاہ کی ماں نے
عین الملک سیف خاں کو دیوان سلطنت بنا کر سبحان قلی قطب شاہ
کو تخت نشین کیا۔ اس کے زمانہ میں اراکین سلطنت کے مشورہ سے دولت
قلی خاں قلعۂ بھونگیر سے رہا کیا گیا اسنے قلعۂ بھونگیر کے اطراف بڑے بڑے
مقامات پر قبضہ کیا تھا لیکن سیف خاں عین الملک نے دولت قلی خاں
اور جگدیو راؤ نائک واڑی کو گرفتار کرلیا اس کے بعد سبحان قلی مع ہمراہیوں
کے گرفتار ہوگیا۔ سبحان قلی نے صرف چھ ماہ حکومت کی۔

(۴) ابراہیم قلی قطب شاہ فرزند ششم سلطان قلی قطب شاہ سنہ ۹۵۷ھ میں

بہ کوشش تمام قلعہ محمد نگر کا بادشاہ قرار پایا۔ اس نے عین الملک کے انتقال کے بعد خان اعظم مصطفےٰ خاں کو اپنا وزیر بنایا۔ اور راجہ رام راج والی بیجانگر سے مقابلہ کرکے اپنے ملک کو واپس لے لیا۔ اور حسین نظام شاہ والی احمد نگر کی بہن سے عقد خوانی کی۔ اس کے چھ فرزند تھے (۱) عبد القادر المعروف بہ شاہ صاحب (۲) حسین قلی مرزا (۳) محمد قلی (۴) ابو الفتح (۵) مرزا محمد خدا بندہ (۶) محمد امین۔ ابراہیم قلی نے قلعہ محمد نگر سے ساحل سمندر تک اپنا قبضہ رکھا۔ اس نے ۳۰ سال سلطنت کرکے ۲۱ر ربیع الثانی شریف ۹۸۸ھ روز پنجشنبہ کو انتقال کیا۔

(۵) محمد قلی قطب شاہ بن سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ ۹۸۸ھ میں تخت سلطنت پر بٹھایا گیا۔ اس بادشاہ کے عہد میں لڑائی کثرت سے ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ امرائے سلطنت جب سلام کے لیے حاضر دربار ہوتے تھے تو سامان جنگی مہیا کرکے آتے تھے تاکہ حکم کے ساتھ ہی سفر کریں۔

اس نے قلعہ نلگنڈہ کو فتح کیا اس کے عہد میں امین الملک اور افضل خاں حوالدار مرتضیٰ نگر اور وینکٹ پتی رائے والی بیجانگر اور ابن امیر شاہ میر اور راجہ نرسنگ راج اور خدا بندہ خاں اور اعتبار خاں اور راجہ دستا دیوائی درنگل۔ اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ کشن۔ یہ سب

برسرِ خدمت تھے۔ راجہ کشن نے سلطان محمد قلی قطب شاہ کو خراج دینا شروع کیا۔ قلندر خاں حاکم بیجانگر کو اعتبار خاں نے حسب الحکم شاہ دہلی گرفتار کیا۔

محمد قلی قطب شاہ بوجہ خرابی آب و ہوا قلعہ گولکنڈہ کے قریب ایک شہر[1] کی بناء ڈالی اور اس کا نام حیدرآباد رکھا۔

(امیر شاہ میر) امیر سلطنت یہ محمد قلی قطب شاہ کا خسر (یعنی سسرا) تھا اور مرزا محمد امین اس کا وزیر اعظم اور خزانہ دار امیر ابو طالب تھا۔ یہ بادشاہ ۳۲ سال سلطنت کر کے بتاریخ ۱۷ ذی قعدہ ۱۰۲۰ھ انتقال کیا۔

(۶) سلطان محمد قطب شاہ ابن محمد امین (برادر زادہ محمد قلی قطب شاہ) بتاریخ ۱۷ ذیقعدۃ الحرام ۱۰۲۰ھ تخت نشین ہوا۔ اس کا مقرب اور باوقعت امیر میر محمد امین المعروف بہ میر جملہ تھا۔ سلطان محمد قطب شاہ کے دو فرزند تھے (۱) عبداللہ مرزا (۲) سلطان علی مرزا اس بادشاہ نے کل ۱۴ سال ۵ ماہ کئی دن سلطنت کر کے بتاریخ ۱۲

---

[1] یہ مشہور ہے کہ شہر حیدرآباد دکن جس مقام پر آباد کیا گیا ہے اس سے پہلے ایک چھوٹا سا قریہ آباد تھا جس کا نام بھاگ نگر رکھا گیا تھا۔ اور اس سے بھی قدیم نام موضع چچلم تھا۔

جمادی الاول ۱۰۳۵ھ ہجری انتقال کیا۔

(۷) سلطان عبداللہ قطب شاہ ابن سلطان محمد قطب شاہ بتاریخ ۱۷ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ تخت پر بیٹھا۔ اس کے عہد میں شہنشاہ شاہ جہاں دہلی پر حکمراں تھا جب شہنشاہ شاہ جہاں نے اورنگ آباد پر چڑھائی کی تو سلطان عبداللہ نے چند شرائط پیش کر کے صلح کی اور سالانہ پیش کش بھی داخل کرنا شروع کیا۔ اس کے عہد میں بھی میر جملہ وزیر تھا اس کے بعد شاہ جہاں نے اپنے پوتے سلطان محمد ابن اورنگ زیب عالمگیر کو حیدرآباد فتح کرنے کے لیے فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ سلطان محمد اس لڑائی میں کامیاب ہوا۔ مگر بہ شرائط خاص سلطان عبداللہ کو سلطنت حیدرآباد پر حکمراں رہنے کا موقع ملا۔ غرض اس نے ۴۷ سال، ۱۰ ماہ کئی یوم سلطنت کر کے بتاریخ ۳ محرم الحرام ۱۰۸۳ھ[۱] انتقال کیا

(۸) سلطان ابوالحسن تانا شاہ ہم خویش (داماد) سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر مظفر وزیر کی کوشش سے بتاریخ ۵ محرم الحرام ۱۰۸۳ھ تخت نشین ہوا عالمگیر نے ۱۰۹۷ھ میں بیجاپور فتح کرنے کے بعد اپنے فرزند

---

[۱] بستان آصفیہ صفحہ ۳۲ سطر (۱۷) میں ۱۰۶۱ھ درج ہے اور کتاب مذکور کے صفحہ ۳۲ میں ۱۰۸۳ھ درج ہے یہی سنہ صحیح ہے

اکبر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ کو دکن پر بغرض لڑائی روانہ کیا۔ اس وقت تاناشاہ کی ملازمت میں یہ لوگ برسر خدمت تھے (سید مرتضیٰ وزیر اور اسکے بعد پھر (۲) مادنا وزیر ہوا (۳) اکنا برادر مادنا پیشکار (۴) ابراہیم خاں سپہ سالار یعنی سر لشکر) (۵) عبداللہ خاں تعلقدار و مصاحب خاص۔ اس لڑائی میں سب سے پہلے ابراہیم خاں نے تاناشاہ سے مخالفت کر کے شہزادہ معظم شاہ سے ملکر تاناشاہ کی فوج کے مقابلہ میں لڑا۔ غرضکہ میدان جنگ شہزادہ معظم کے ہاتھ رہا صلح اس شرط سے ہوئی کہ تاناشاہ ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ خزانہ داخل کرے۔ اور مادنا و نیز اُس کا بھائی اکنا کو خدمت سے معزول کرے۔ اسی بنا پر اکنا اور مادنا دونوں خدمت سے علیحدہ کر دیے گئے اس کے بعد اورنگ زیب عالمگیر نے سعادت خاں امیر کو نذرانہ وصول کرنے کی غرض حیدرآباد روانہ کر کے ادھر سے خود بھی چڑھائی کی۔ بالآخر ۱۰۹۸ھ میں عالمگیر کا قبضہ قلعہ پر ہو گیا۔

شاہزادہ معظم جاہ کے ہمراہ امانت خاں و دیانت خاں (سپہ سالار) تھے۔ سلطان[1] ابوالحسن تاناشاہ ۱۰۹۹ھ میں قلعہ دولت آباد میں

[1] مورخین نے سلطان ابوالحسن کے زمانہ کی متوسط کیفیت اس طرح لکھی ہے کہ سلطان ابوالحسن تاناشاہ کی عمر چودہ سال صرف بچپن میں اور چودہ سال تحصیل علم میں۔ چودہ سال حضرت شاہ راجو قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں اور چودہ سال سلطنت میں اور چودہ سال قید میں گزری۔

مقید ہوگیا۔ تاناشاہ کو ایک لڑکا ہوا (جبکہ یہ مقید ہوگیا تھا) اس کا نام تاناشاہ نے بندی سلطان رکھا۔

دکن پر قطب شاہی حکومت (۱۸۰) سال رہی۔

اب یہاں سے دکن کی صوبہ داری اور اُس کے بعد سلطنت آصفیہ کی خود مختارانہ بادشاہت کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) نواب نظام الملک آصف جاہ (اول) مغفرت مآب

آپ کا اصلی نام میر قمرالدین خاں ہے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی نواب میر شہاب الدینخاں المخاطب بہ غازی الدینخاں بہادر فیروز جنگ مرحوم بن نواب عابد قلی خاں آپ کا اجدادی سلسلہ شیخ المشائخ حضرت مولانا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا ہے اور یہاں سے حضرت شیخ صاحب کا نسب مبارک حضرت ابابکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہا ہوتا ہے۔

نواب آصفجاہ بہادر کے نانا نواب سعد اللہ خاں بہادر عمدۃ الملک شہ وزیر اعظم شاہجہاں تھے۔

آپ کو پہلا خطاب چین قلیچ خاں بہادر ۱۱۰۲ھ میں شاہ دہلی کی طرف سے سرفراز ہوا اور نواب صاحب ۱۱۱۰ھ میں (بوجہ تبادلہ رستم دل خاں) کرناٹک کے فوجدار مقرر ہوئے۔ عالمگیر نے ۱۱۱۷ھ میں ایک

انگشتری سرفراز کی جس پر چین قلیچ خاں بہادر کا نام کندہ تھا۔

بعد انتقال عالمگیر بہادر شاہ نے ۱۱۲۴ھ میں آپکو خان دوراں کا خطاب عطا فرما کر صوبہ دار اودھ کیا۔ جب فرخ سیر ۱۱۲۴ھ میں تخت نشین ہوا تو آپ کو فتح جنگ نظام الملک کا خطاب عطا فرما کر صوبہ داری دکن پر روانہ کیا۔ مگر آپ تین سال کے بعد دکن سے واپس چلا گئے۔

نواب آصف جاہ اول کے بعد امیر الامرا سید حسین علی خاں بہادر امیر بخشی صوبیداری دکن پر مامور ہوئے تو ان ہی کے زمانہ میں دکن کی صوبیداری بخشی گری کا ضمیمہ قرار پائی تھی۔

۱۱۳۱ھ میں جب روشن اختر الملقب بہ محمد شاہ المعروف بہ رنگیلے شاہ تخت نشین ہوا تو نواب آصفجاہ بہادر کو صوبہ دار مالوہ مقرر کیا۔ اس کے بعد ۱۱۳۴ھ میں (یعنے بوجہ انتقال اعتماد الدولہ محمد امین خاں بہادر نصرت جنگ وزیر الممالک وزیر بادشاہ دہلی) محمد شاہ بادشاہ نے نواب آصف جاہ اول کو دہلی بلا کر بتاریخ پنجم جمادی الاول ۱۱۳۴ھ عہدہ وزارت و صدارت کل سے سرفراز کیا لیکن ناظم گجرات کی بغاوت کی وجہ سے محمد شاہ نے بعنمن وزارت مالوہ و گجرات دکن کی صوبہ داری عطا فرمائی۔ نواب آصف جاہ بہادر نے حیدر علی خاں ناظم گجرات کے فرار ہونے کی وجہ اپنے چچا حامد اللہ خاں کو پیشگاہ حضور سلطانی سے معز الدولہ

صلابت جنگ کا خطاب دلاکر خدمت نائب صوبیداری گجرات سے ممتاز فرمایا۔

اپنے چچازاد بھائی عظیم اللہ خاں بہادر کو نواب آصف جاہ بہادر نے نائب صوبہ دار مالوہ مقرر فرمایا۔ اس اثناء میں مبارز خاں المخاطب بہ عماد الملک ۱۱۳۶ھ میں ناظم حیدر آباد مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن ایک عرصہ کے بعد نواب آصفجاہ بہادر سے بمقام اورنگ آباد بتاریخ ۲۳ محرم الحرام ۱۱۳۷ھ عماد الملک مبارز خاں جنگ آرا ہو کر مارا گیا۔ اس وقت اسکے دو فرزند جو مقید کیے گئے ان کے نام یہ ہیں (۱) خواجہ محمود خاں (۲) حامد اللہ خاں۔

جلال الدین محمود خاں بن عماد الملک مبارز خاں نے اپنے فرزند کو نائب مقرر کر کے اورنگ آباد پر بغرض مقابلۂ نواب آصف جاہ بہادر چلا گیا تھا نواب صاحب نے اسے معزول فرما دیا۔

نواب آصف جاہ بہادر نے عماد الملک کے بڑے فرزند کو شہامت خاں بہادر خطاب عطا فرمایا۔ اور فرزند خورد کو خطاب مبارز خاں سرفراز فرمایا۔ اور بعطائے منصب پنجہزاری اور سوار چھ چھ ہزار امرائے آصفیہ میں حامد اللہ خاں کو مقرر فرمایا۔ اس کے بعد ۱۱۳۹ھ میں نواب صاحب کو آصفجاہ کا خطاب شاہ دہلی نے مرحمت فرما کر دہلی میں طلب فرمایا نواب

آصف جاہ بہادر نے ۱۱۵۰ھ میں دہلی جانے سے پہلے دکن کے ضروری انتظامات حسب ذیل فرمائے تھے۔ اپنے فرزند ناصر جنگ شہید کو صوبہ دار دکن مقرر فرما کر محمد انوار اللہ خاں بہادر کو ناصر جنگ بہادر کا مدار المہام مقرر کر کے آپ دہلی تشریف لے گئے۔ ان دنوں راجہ جے سنگ صوبہ دار اکبر آباد اور باجی راؤ صوبہ دار مالوہ باغی ہو چکے بادشاہ دہلی نے یہ دونوں صوبہ داریاں نواب آصفجاہ بہادر کو عطا فرمایا۔ چونکہ نواب صاحب ادھر کے جھگڑوں سے نجات نہیں پائے تھے کہ دہلی پر نادر شاہ نے آ پہنچا۔

اسی سال بمقام قصبہ کرنال لڑائی چھڑی اور فوج مغلیہ کو شکست ہوئی۔ برہان الملک سعادت خاں سرلشکر گرفتار ہوا اور امیر الامرا جو بادشاہ دہلی کی طرف سے مقابلہ کے لیے گئے تھے لڑائی میں کام آئے جب نواب آصف جاہ بہادر کو اس جنگ کی کیفیت ملی تو فوراً بذات خود نادر شاہ کے پاس تشریف لیجا کر دو کرور روپیہ نقل بہا لینے کے لیے نادر شاہ کو مجبور فرمایا اور بعہد و پیمان صلح ہو گئی۔

اس صلہ میں بادشاہ دہلی نے خان دوراں اور امیر الامراء کا خطاب عطا فرمایا۔

گو برہان الملک کی ناعاقبت اندیشی اور بدذاتیوں کی گپوں کی وجہ

دہلی میں غدر ہوا مگر نواب آصفجاہ بہادر نے اس خطرناک حالت کو دیکھ نہ سکے بلکہ خود تلوار کو حائل کیے ہوئے نادر شاہ کے پاس پہنچکر اس شعر کو پڑھا۔

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

نادر شاہ نے نواب آصف جاہ بہادر کے اس شجاعانہ کلام کو سنتے ہی شرماکر سر جھکالیا اور تلوار کو نیام میں رکھ لی۔ اور نواب آصف جاہ بہادر سے کہا کہ "بریش سفیدت بخشیدم"۔ اس کے ساتھ ہی ایرانی نقیب وغیرہ اماں اماں کہتے ہوئے پھرتے رہے اور وقت واحد میں ہنگامہ محشر فرو ہوگیا۔ سلطنت کے کاروبار کے ساتھ دونوں بادشاہوں کی صحبتیں پھر بدستور جاری ہوگئیں۔

جب دکن میں نواب ناصر جنگ بہادر کے بغاوت کی شہرت اڑی تو نواب آصف جاہ بہادر نے ۲۰ جمادی الاول ۱۱۵۴ھ کو نواح اورنگ آباد میں آنے کے بعد لڑائی ہوئی اور پھر آپس میں ملاپ بھی ہوگئی اسوقت سرمست خاں بنی جمعدار ایلچپور تھے جو نواب ناصر جنگ بہادر کے مقابلہ کے لیے آگئے۔

۱۱۵۶ھ میں نواب آصف جاہ بہادر نے ملک کرناٹک کو مسخر فرمالیا۔ اور قلعہ ترچناپلی رامراؤ گھوڑپڑی سے چھین لیا اور قوم نوایت سے

ارکاٹ حاصل فرمایا۔ اور ۱۱۵۷ھ میں مقرب خاں دکھنی کے برادر نبی سنور خاں سے قلعہ بالکنڈہ لے لیا۔ غرضکہ نواب آصف جاہ بہادر اول مرحوم نے بزور شمشیر علاقہ دکن میں "نربدا سے انتہائے صوبہ بیجاپور اور حیدرآباد سے دریائے شور سمیت بندری رامیشور" تک داخل فرماکر آصف جاہی عملداری پھیلائی۔

نواب آصف جاہ بہادر کے (۶) فرزند بلند اختر ہوئے۔

(۱) امیر الامراء نواب میر محمد پناہ غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ (ثانی) (۲) نواب نظام الدولہ بہادر میر احمد خاں ناصر جنگ شہید۔ (۳) امیر الممالک آصف الدولہ سید محمد خاں صلابت جنگ (۴) نواب نظام الملک میر نظام علیخاں بہادر اسد جنگ آصف جاہ ثانی۔ (۵) نواب امیر الامراء میر محمد شریف خاں بہادر المخاطب بسالت جنگ برہان الممالک۔ آپ کا دوسرا خطاب شجاع الملک بھی تھا (۶) نواب ناصر الملک ہمایوں جاہ بہادر معتمد الدولہ چین قلیچ خاں میر مغل علیخاں۔ نواب آصف جاہ مغفرت مآب بتاریخ ۴ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ داخل جنت ہوئے۔

(۲) نواب نظام الدولہ میر احمد علیخاں ناصر جنگ شہید بتاریخ ۷ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ میں سریر آرائے سلطنت دکن ہوئے۔ آپ

تخت نشین ہوتے ہی تقسیم خدمات کی طرف مخاطب ہوئے۔ چنانچہ پورنچند دیوان کو معزول کر کے نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خاں صوبہ دار برار کو وزیر دکن اور موروپنڈت کو پیشکاری کی خدمت سے سرفراز فرمایا۔ اس سے قبل خدمت پیشکاری عطا نہیں ہوئی تھی۔ مگر نواب ناصر جنگ شہید نے خدمت پیشکاری کو ایجاد کر کے موروپنڈت کو اس خدمت پر مامور فرمایا تھا۔

حسب الطلب بادشاہ دہلی جب نواب ناصر جنگ شہید ۱۱۶۲ھ میں عازم دہلی ہوئے ہیں تو نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خاں کو نائب صوبہ دکن مقرر فرمایا۔ اس وقت نواب شہامت جنگ انور الدینخاں بہادر ناظم ارکاٹ تھے جو بعد میں دیوان صوبۂ دکن مقرر کیے گئے تھے۔ اور ابوالخیر خاں شمشیر بہادر کو نواب شہید نے اپنا مصاحب خاص مقرر فرمایا تھا آخر رمضان ۱۱۶۳ھ میں اورنگ آباد خجستہ بنیاد ابوالخیر خاں شمشیر بہادر کے سپرد فرما کر نواب ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ بہادر صوبہ دار بیجاپور کے مقابلہ میں تشریف لے گئے۔ اس وقت نواب شہید کے ہمراہ محمد علیخاں و الاجاہ فرزند انور الدینخاں شہامت جنگ اور افسران انگریز[1] بہادر و نیز امیر الممالک صلابت جنگ اور بخشیان فوج مثلاً

[1] انگریزوں کے قدم ناصر جنگ شہید کے زمانہ سے دکن میں بڑھتے چلے۔

صف شکن خاں، مجاہد جنگ میر آتش دکن اور ترک طہماسپ خاں وظفر یاب خاں تھے اور نواب مظفر جنگ کے طرف سے فوج فرانسیسی اور حسین دولت خاں عرف چندا صاحب ہمراہ تھے۔

نواب ناصر جنگ شہید ۱۷ محرم الحرام ۱۱۶۴ھ میں انتقال فرمایا۔ انہوں نے دو سال، ۷ ماہ دس یوم حکومت کی۔

(نواب صاحب کی شہادت کی کیفیت سنکر بادشاہ دہلی نے نواب غازی الدینخاں کو نظام الملک کا خطاب مرحمت فرماکر ملک دکن کا صوبیدار مقرر کیا تھا) (۳) ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ (سعد اللہ خاں) بہادر اس وقت صوبیدار بیجاپور تھے نواب ناصر جنگ شہید کے انتقال کے بعد ہی ۱۷ محرم الحرام ۱۱۶۴ھ کو جانشین ہوئے۔ انہوں نے متصدی رام داس کو (جس نے نواب ناصر جنگ بہادر کی شہادت کے لیے کوشش کی تھی) دیوان دکن مقرر فرماکر رگھوناتھ داس[1] کا خطاب عطا فرمایا تھا۔

۱۷ ربیع الاول شریف ۱۱۶۴ھ میں ہمت خاں نے بوقت جنگ ایک تیر آنکھ میں مارا جس کی وجہ سے نواب صاحب کا انتقال ہوگیا۔ ہمت خاں کی خواصی میں رستم خاں تھا اس کو نواب نظام علیخاں بہادر آصف جاہ ثانی نے قتل کیا۔

[1] بعض مورخین نے رام داس کا خطاب دیاناتھ لکھا ہے۔

اسی لڑائی میں نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کے چہرہ مبارک پر ایک تیر کا زخم لگا تھا۔

نواب مظفر جنگ مرحوم نے صرف دو ماہ حکومت کی۔ (۲) نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ سید محمد خاں بہادر بتاریخ ۱۸ ربیع الاول شریف ۱۱۶۴ھ مسند نشین ہوئے۔

نواب صلابت جنگ بہادر نے محمد ابوالخیر خاں المخاطب شمشیر بہادر کو امام جنگ کا خطاب سرفراز فرما کر ایک پالکی مرحمت کی اور صوبہ دار برہان پور مقرر فرمایا۔ اور رگھوناتھ داس کو اپنا دیوان مقرر فرمایا لیکن رگھوناتھ داس ۱۱۶۵ھ میں مارا گیا۔ اس کے بعد نواب صلابت جنگ نے رکن الدولہ سید لشکر خاں کو مدار المہامی سے سرفراز فرمایا اسی اثناء میں نواب فیروز جنگ بہادر خلف اول نواب مغفرت مآب آصفجاہ اولی اورنگ آباد پہنچے تھے کہ ۸ ذیحجہ ۱۱۶۵ھ کو انتقال ہو گیا۔

نواب صلابت جنگ مرحوم کے عہد میں بالاجی باجے راؤ نے شکست کھائی۔ یہ کیفیت ۱۱۶۶ھ میں بادشاہ دہلی نے نواب صلابت جنگ کو آصف الدولہ کا خطاب عطا فرما کر سپہ سالاری و صوبہ داری دکن کی سند عطا کی

سید لشکر خاں رکن الدولہ کی علیحدگی پر بتاریخ ۴ صفر ۱۱۶۸ھ

صمصام الدولہ صمصام جنگ شاہ نواز خاں خدمت دیوانی دکن سے سرفراز
کیے گئے۔ اور اسی سال نواب میر نظام علی خاں بہادر صوبہ دار برار مقرر
ہوئے۔ اور آپ کو نظام الدولہ کا خطاب سرفراز ہوا۔ ابراہیم خاں نائب
صوبہ دار دکن نے بتاریخ ۱۴ر رمضان المبارک ۱۱۶۸ھ انتقال کیا۔ اس
اثناء میں نواب صلابت جنگ نے موسی بھوسی کو سیف الدولہ عمدۃ الملک
خطاب دیکر کاکول کو روانہ فرمایا۔ نواب نظام علی خاں کو ۱۱۷۱ھ میں اپنا
ولی عہد بنا کر نواب صلابت جنگ نے نظام الملک آصف جاہ ثانی کا
خطاب عطا فرمایا اور زمام حکومت آصف جاہ ثانی کے ہاتھ میں دیدی۔ اس
وقت حیدر جنگ کارکن دکن تھا اس زمانہ میں بالاجی راؤ زمیندار پونہ
اور رجانجی راؤ زمیندار برار تھے جو مقابلہ میں پست ہو گئے۔ اس اثناء میں
نواب صلابت جنگ بہادر نے شوکت جنگ کو دیوان خانگی پر مامور فرمایا
اور مشیر جنگ بہادر دکن کے دیوان مقرر ہوئے۔ اور میر محمد شریف خاں
بہادر شجاع الملک بسالت جنگ کو مدار المہام بنایا۔ یہ واقعہ ۶ھر ذی قعدہ
۱۱۶۷ھ کا ہے۔

۱۱۷۳ھ میں بادشاہ دہلی نے نواب آصف الدولہ صلابت جنگ
بہادر کو امیر الممالک کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اس زمانہ میں رگھوناتھ راؤ
برادر بالاجی راؤ میدک پر تھا۔

سنہ ۱۱۷۴ھ میں امیر الممالک محمد صفدر خاں بہادر بن شیر جنگ حیدر یار خاں بہادر کو غیور جنگ اشجع الدولہ کا خطاب نواب آصف جاہ ثانی نے سرفراز فرمایا۔

نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ نے ۴ ذی الحجہ الحرام سنہ ۱۱۷۵ھ کو گوشہ نشینی اختیار کی نواب میر نظام علی خاں بہادر قلعہ بیدر میں سریر آرائے سلطنت دکن ہوئے۔

(۵) نواب غفران مآب آصفجاہ ثانی نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علیخاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار یہ نواب آصف جاہ بہادر اولی کے چوتھے صاحبزادہ ہیں آپ کا اصلی نام میر نظام علی ہے اپنے والد بزرگوار کے ظل عاطفت میں خطاب خانی اور جنگی سے امتیاز پایا۔ رفتہ رفتہ امیر الممالک صلابت جنگ نے سنہ ۱۱۷۴ھ میں آصف جاہ ثانی سے مخاطبت فرما کر اپنا ولی عہد فرمایا۔ اسی سال حیدر جنگ مارا گیا۔

نواب غفران مآب آصف جاہ ثانی سنہ ۱۱۷۵ھ میں بہ مقام بیدر شریف مستقل رئیس ہوتے ہی مہا راجہ پرتاب ونت کو مختار کل (دیوان) مقرر فرمایا اور اسی سال زمینداران شولاپور سے پیشکش (نذرانہ) لیکر حیدرآباد روانہ ہوئے آپ کے عہد میں مرہٹے زمینداروں میں رگھو ناتھ راؤ اور مادھو راؤ و جانوجی بھوسلا تھے۔ محمد مراد خاں بہادر نواب غفران مآب کے مصاحب خاص تھے۔ اور اس وقت ناظم اورنگ آباد سالار جنگ درگاہ قلی خاں تھے۔ اسی زمانہ

میں دار الحرب پونہ کو آگ لگادی گئی۔

حیدر آباد میں اس وقت بہادر دل خاں شجاع الدولہ ناظم بلدہ تھے۔ مرہٹوں کی خانہ جنگی نے سنہ ۱۱۸۷ھ میں راجہ پرتاب ونت کو مار ڈالا۔ اس کے مرنے کے بعد میر موسیٰ خاں خدمت مدار المہامی سے سرفراز فرمائے گئے اور ان کو احتشام جنگ رکن الدولہ کا خطاب مرحمت ہوا اور غلام سید خاں کو معین الدولہ سہراب جنگ کا خطاب سرفراز فرماکر ناظم صوبہ دار برار مقرر فرمادیا۔

نواب شیر جنگ حیدر یار خاں بہادر جو قدیم امیر آصف جاہی عہد جلیلہ پر ممتاز تھے ان کو خطاب نیر الدولہ نیر الملک بہادر سرفراز ہوا۔ چونکہ اول دیوانی سرکار اور دوم دیوانی صوبہ جات دکن سے سرفراز ہوے تھے۔ دخیل کار رکن الدولہ ہوکر تمام مہمات اپنے اختیار میں لے لئے۔ اس زمانہ میں نواب شجاع الملک بسالت جنگ بہادر قلعہ کرنول میں تھے اس وقت وہاں کا حاکم منور خاں تھا اور قلعہ دار رستم خاں اور آصف جاہ ثانی نے اسمٰعیل خاں کو سنہ ۱۱۸۸ھ میں برار کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اور غلام سید خاں معین الدولہ کو برار سے بدل کر سالار جنگ درگاہ قلی خاں کی جگہ اورنگ آباد پر ناظم مقرر فرمایا۔

نواب آصف جاہ ثانی سنہ ۱۱۸۳ھ سے سنہ ۱۲۰۲ھ تک کل دس سفر فرمائے انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ کسی موقع سے اس کا ذکر کیا جائے گا۔

نواب آصفجاہ ثانی غفراں مآب بتاریخ ۱۰ ربیع الثانی شریف ۱۲۱۸ھ روضہ جاودانی کو تشریف

ے گئے نواب غفراں مآب کے (۸) صاحبزادوں کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

(۱) نواب عالیجاہ بہادر (۲) نواب اکبر علی خاں بہادر آصفجاہ ثالث (۳) نواب جہاندار جاہ میر ذوالفقار علی خاں بہادر (۴) نواب میر جمشید علی خاں جمشید جاہ بہادر (۵) نواب فریدون جاہ میر سبحان علی خاں بہادر (۶) نواب اکبر جاہ میر تیمور علی خاں بہادر (۷) نواب سلیمان جاہ میر جہانگیر علی خاں بہادر (۸) نواب کیوان جاہ حضرت غفراں مآب نے (۴۲) سال حکومت کی۔

(۶) نواب مغفرت منزل میر اکبر علی خاں فولاد جنگ منزل الدولہ آصف الملک سکندر جاہ بہادر آصف جاہ ثالث جعل الجنتہ مثواہ بتاریخ ۱۷ ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ تشریف میں فرماں روائے سلطنت دکن ہوئے تین بھائیوں کو جو تین تین ہزار روپیہ تنخواہ تھی المضاعف کی اور نواب فریدون جاہ بہادر مرحوم کو جو سب سے بڑے تھے چار ہزار کے اضافہ سے شرف عزت بخشا۔

ایک روز نواب سکندر جاہ بہادر کی سواری مبارک بہ ہمراہی نواب شمس الملک شمس الامراء بہادر و اعظم الامرا ارسطو جاہ بہادر و حشمت جنگ و امجد الملک محمد امجد خاں بہادر و دیگر عمائدین سلطنت تالاب حسین ساگر کو پہونچی وہاں پر حضرات خاص شنون دکھلائے اور پھر نواب مغفرت منزل کشتی میں سوار ہو کر سیر فرما رہے تھے اتنے میں امجد الملک محمد امجد خاں بہادر فوراً تالاب میں کود پڑے

اور تیرتے ہوئے حضرت مغفرت منزل کی کشتی تک پہنچ گئے۔ حضرت غفران منزل نے خاں بہادر کو کشتی میں بٹھالیا اس اثنا میں شاہ عالم بادشاہ دہلی نے ایک فرمان والاشان ارسال فرمایا جو استقلال سلطنت دکن کے متعلق تھا۔ نواب آصف جاہ ثالث نے استقبال فرمان کے لئے باغ لنگم پلی میں تشریف فرما ہوئے جب اس فرمان مبارک کو بہ اعزاز تمام حاصل فرمایا تو دار السلطنت میں تشریف لانے کے بعد نذریں گزرانی گئیں اور بتاریخ ۹ ذیحجہ ۱۲۱۸ھ میں سب سے پہلے شاہزادہ بیدار بخت نواب میر فرخندہ علیخان بہادر کو ناصر جنگ اور صاحبزادے میر بشیر علی خاں بہادر کو صمصام جنگ اور صاحبزادہ میر گوہر علی خاں کو مبارز جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ بتاریخ ۲۸ محرم الحرام ۱۲۱۹ھ نواب مشیر الملک ارسطوجاہ بہادر کا انتقال ہوگیا تو رگھوتم راؤ پیشکار دو ماہ مدار المہامی کے کام کو انجام دیا اس کے بعد نواب سکندر جاہ بہادر نے ۵ ربیع الثانی شریف ۱۲۱۹ھ میں میر ابوالقاسم میر عالم کو خدمت دیوانی سے ممتاز فرمایا۔

۱۲۱۹ھ میں رگھوتم راو راجہ اندر (پیش دست غلام سید خاں) خدمت پیشکاری سے معزول کردیا گیا اور راجہ مہیت رام شہر بدر کردیا گیا۔

۱۲۲۰ھ میں نواب سکندر جاہ بہادر نے بتقریب سالگرہ مبارک نواب شمس الامرا بہادر کو تیس لاکھ روپیہ کی جاگیر اور سات ہزار سوار اور سات ہزار بار کی بخشی گری سرفراز فرمائی اور نواب منیر الملک بہادر کو رتبہ دیوانی بادشاہی

اور جمعیت وغیرہ سے سرفراز فرمایا۔ چونکہ رگھوتم راؤ کی معزولی کی وجہ سے
پیشکاری پر کسی کا تقرر نہیں ہوا تھا تو نواب میر عالم ہی کی نگرانی میں تھی۔
اسی سال یعنی ۱۲۲۱ھ میں شاہ عالم بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہو گیا۔
بتاریخ ۲۷ صفر المظفر ۱۲۲۱ھ میں نواب میر عالم بہادر نے پیشگاہ
حضور سے خدمت پیشکاری پر مہاراجہ چندو لعل بہادر کو ممتاز فرمایا۔ میر عالم
بہادر بتاریخ ۱۹ شوال ۱۲۲۳ھ انتقال کیا۔ ۱۰ شعبان ۱۲۲۴ھ میں نواب
سکندر جاہ بہادر نے نواب منیر الملک بہادر کو خدمت وزارت سے
سرفراز فرمایا اس زمانہ میں رزیڈنٹ مسٹر تامس المخاطب سٹڈلم یار جنگ
بہادر موجود تھے اسی زمانہ میں باجی راؤ پیشوا والی محی آباد المعروف بہ
پونہ اور کھو کھرا باجی راؤ والی ناگپور سے مقابلہ ہوا تھا جس میں پیشوا کو
شکست ہو گئی۔ ۱۶ محرم الحرام ۱۲۳۳ھ کو باجی راؤ پونہ سے بے دخل ہو گیا
نواب سکندر جاہ بہادر بتاریخ ۷ ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ میں خلد بریں
میں جگہ پائی۔

نواب مغفرت منزل ۲۶ سال سریر آرائے ملک دکن رہے۔
نواب سکندر جاہ بہادر کے (۹) صاحبزادوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں

لہ اس ماہ تک کون خدمت مدار المہامی کو انجام دیا اس کی وضاحت مورخین نے ظاہر نہیں
کی۔ اس لیے مولف نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی موقعہ
سے ذکر کیا جائے گا۔

(۱) نواب میر فرخندہ علی خاں بہادر ناصر الدولہ آصف جاہ رابع

(۲) نواب میر بشیر الدین علی خاں بہادر صمصام الدولہ (ولیعہد)

(۳) نواب میر گوہر علی خاں بہادر مبارز الدولہ۔

(۴) نواب میر تفضل علی خاں بہادر عرف پیر بادشاہ

(۵) نواب میر منور علی خاں بہادر منور الدولہ۔

(۶) نواب میر ذوالفقار علی خاں ذوالفقار الدولہ

(۷) نواب میر محمود علی خاں بہادر

(۸) نواب میر داؤد علی خاں قمر الدولہ بہادر

(۹) نواب میر فتح علی خاں ظفر الدولہ بہادر

(۷) نواب فضیلت مآب ناصر الدولہ مظفر الممالک نظام الملک آصفجاہ رابع میر فرخندہ علیخاں بہادر غفران منزل غفراں منزل نے بتاریخ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ فرماں روائی سلطنت کو قدوم میمنت لزوم سے عزت افزائی بخشی۔ اور مہاراجہ چندو لعل بہادر نے کوتوال حسین علی خاں بہادر کے ذریعہ شہر حیدرآباد میں نواب ناصر الدولہ بہادر کے تخت نشینی کی منادی کرادی اس وقت مہاراجہ چندو لعل بہادر پیشکار و مدار المہام کل بھی تھے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر غفراں منزل نے بتقریب جلوس مبارک ایک کروڑ روپیہ بابتہ قرضہ حضرت غفراں مآب معاف فرمایا اور مہاراجہ

نے جمیع امور مالی اور ملکی کے مختار ہو گئے۔ آپ کے عہد مبارک میں غیر الملک بہادر دیوان مہاراجہ چندو لعل بہادر پیشکار و مختار کل۔ راجہ رام بخش ابن راجہ گوبند بخش و نواب سراج الملک بہادر ابن نواب نیر الملک بہادر (دیوان) مرحوم امیر کبیر شمس الامرا بہادر۔ نواب سالار جنگ بہادر ابن اشجع الدولہ خلف غیر الملک بہادر۔ راجہ نرندر پرشاد بہادر ابن راجہ بالا پرشاد بہادر خلف راجہ چندو لعل بہادر۔ قاضی ذوالفقار علی خاں مفتی حافظ فتح اللہ خاں۔ کوتوال طالب الدولہ بہادر وغیرہ وغیرہ برسر خدمت موجود تھے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر غفراں منزل نے مخنثوں کی ممانعت کے احکام اجرا فرمائے اور سیندھی وغیرہ شہر کے باہر فروخت کرنے کے احکام اجرا فرمائے سنہ ۱۲۴۶ھ میں بتقریب جشن نوروز حضرت مغفرت منزل کے صاحبزادوں کو حسب ذیل خطاب عطا فرمایا گیا۔

محتشم جنگ منور الدولہ ہمایوں جنگ ذوالفقار الدولہ قطب الدولہ قمر الدولہ مظفر الدولہ اور نواب شمس الامرا بہادر کو امیر کبیر اور ان کے فرزندوں میں سے محمد رفیع الدین خاں بہادر کو نامور جنگ عمدۃ الدولہ اور محمد سلطان الدین خاں بہادر کو سبقت جنگ محتشم الدولہ اور محمد بدر الدین خاں بہادر کو رفعت جنگ معظم الدولہ اور محمد رشید الدین خاں بہادر کو

بہادر جنگ اقتدار الدولہ اور منیر الملک بہادر کو امیر الامرا اور ان کے فرزندوں کو یہ خطابات عطا ہوئے۔ (۱) شجاع الدولہ (۲) سراج الدولہ (۳) اشجع الدولہ (۴) اکرام الدولہ اور مہاراجہ چندولعل بہادر کو مہاراجہ راجایان ان کے فرزندوں میں سے راجہ بالاپرشاد کو راجہ دھراج اور راجہ نانک بخش کو راجہ بہادر اور راجہ گوبند بخش بہادر کو منصب کے اضافہ کے ساتھ چار ہزار سوار اور علم و نقارہ و توپ و جاگیر سرفراز کی گئی اور ان کے فرزندوں کو خطاب راجہ و منصب سے ممتاز کیا گیا۔

غلام حیدر خاں قوم نور کو اقتدار جنگ اور حسن علی خاں کوتوال کو طالب الدولہ خطابات دئے گئے۔ و نیز دیگر امیرزادے اور منصبدار اور اہل دفتر کو خطاب خانی و جنگی اور راجگی سے ممتاز فرمائے۔

مہاراجہ چندولعل بہادر نے حسب الحکم سرکار ۱۲۲۷ھ میں سکھوں کو شہر بدر کر دیا۔

۱۲۴۹ھ میں نواب منیر الملک بہادر کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ مہاراجہ چندولعل بہادر نواب منیر الملک بہادر کی زندگی میں امور دیوانی کو آپ ہی خود انجام دے رہے تھے اس لئے بدستور قدیم خدمت مدار المہامی مہاراجہ پر بحال رہی۔

بتاریخ ۳ ذی قعدہ ۱۲۴۹ھ اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی کی طرف سے

فرمان واجب الاذعان متضمن بہ تعزیت رحلت حضرت نواب مغفرت منزل و بہ تہنیت جلوس نواب ناصرالدولہ بہادر روانہ کرنے کی کیفیت معلوم ہوتے ہی نواب ناصرالدولہ بہادر نے حسب عادت قدیم باغ لنگم پلی تک استقبال فرماکر وہاں سے مراجعت فرمائی۔

اب مولف اُس فرمان مبارک کا القاب ہدیۂ ناظرین کرتا ہے جس کو شاہ دہلی نے نواب آصف جاہ ناصرالدولہ بہادر کو حسب عادت قدیم جیساکہ شاہان دہلی نے خاندان آصفیہ فرماں روایان دکن کو بلحاظ تعلقات قدیم ملقب فرماکر معزز و مفتخر فرمایا۔

مآرت و ایالت منزلت شوکت و بسالت مرتبت مسند اراکین دولت قاہرہ موید سلاطین باہرہ نقش خاتم ابہت و جلالت مرکز دائرہ حشمت و عظمت فدوی خاص الخاص مودۃ الاخلاص الاختصاص شمع محفل صدق و ارادت چراغ نورافروز انجمن فدویت عالی فطنت وافی فطرت متعہد سرانجام مہمات سلطانی متکفل انصرام تدبیرات جہاں بانی مستوجب العنایات والاکرام مستلزم تفاخر والاحترام مادون التصرف علی الاطلاق مرجع الامراء بالارادات والاستحقاق موسل الارکان دولت صاحبقرانی مقوم اعیان دودمان گورگانی فرزند مرتبت بلند جگر گوشہ سبحاں پیوند مظفر الممالک نظام الدولہ افضل الاراکین السلطنۃ آصف جاہ

میر فرخندہ علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوراں ارسطوئے زماں

فرمان مترشدۂ صدر کا آخری مضمون (جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ القاب متذکرۂ بالا شاہان ہند نے بہ لحاظ تعلقات جاں نثاری و وفاداری خاندان آصفیہ فرماں فرمایان دکن کو ملقب فرما کر معزز و مفتخر فرمایا ہے) درج ذیل ہے۔

دربارۂ درخواست خطاب والقاب بدستور پدر خود کہ بہ معرض عرض بندگان اقدس اعلیٰ رسانیدہ بود نظر بہ تقدیم بندگی و فدویت آں فرزند مرتبہ بلند مورث الارادت باقتضائے فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ فیوضات ربانی است بالقاب وخطاب موروثی پدری و ہم وفور توجہ سلطانی الفاظ چند زاید برآں در جلدوی نیکو بندگی آں فرزند خاص وافی اختصاص نمودہ سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ مراسم ارادت وشکر وسپاس ایں مراحم بے قیاس و مکارم افزوں از قیاس بسر دوست پرست فدویت بہ تقدیم رساند مبلغ یکصد و یک مہر و تسبیح مروارید بہ تفصیلے کہ بر فرد علیحدہ مرقوم آمدہ بہ مجرد بہ نظر کرامت منظر اقدس گذشت کہ بہ شرط تفضلات خسروانی بشرف قبول موصول گشت لازمہ رسوخ فدویت و صدق خانہ زادی کہ مدام وعلی الدوام عرائض رسوخیت وارادت التیام خود بحضور ساطع النور ارسال می نمود

باشند و توجہات خاص را بدولت و اقبال را قرین حال فدویت اشتمال خود روز افزوں ابد مقروں دانند انتہیٰ۔

واضح ہو کہ اس القاب میں افضل الاراکین السلطنتہ کے اضافہ سے شاہ اکبر ثانی نے (خاص اعلیحضرت نواب ناصرالدولہ بہادر کے لئے) مفتخر و ممتاز فرمایا۔

تقریب جشن نوروز بہ سال ۱۲۵۶ھ نواب ناصرالدولہ بہادر نے صاحبزادہ کلاں کامگار کو افضل الدولہ کا خطاب اور چھوٹے صاحبزادہ کو روشن الدولہ کا خطاب عطا فرمایا اور اپنے بھائیوں کو صمصام الملک اور سیف الملک میر تفضل علیخاں بہادر منور الملک ذوالفقار الملک قمر الملک مظفر الملک اور فرزندان نواب شمس الامرا امیر و کبیر بہادر کو عمدۃ الملک محتشم الملک معظم الملک اقتدار الملک اور نواب سراج الدولہ بہادر کو سراج الملک اور غلام حیدر خاں کو عمدۃ الملک کے خطاب سے عزت افزائی فرمائی حسب استدعار مہاراجہ چندو لعل بہادر ہر ایک جاگیردار و تعلقدار و جمعدار اور اکثر عربوں اور پٹھانوں و نیز متصدیوں کو خطابات خانی جنگی وراجگی سے سرفراز فرمایا۔ مہاراجہ چندو لعل بہادر نے بہ ۱۲۵۸ھ بعوض تنخواہ سلیمانجاہ بہادر تعلقہ کاری مونگی دیدی۔

۱۲۵۹ھ میں جنرل فریزر بہادر رزیڈنٹ نے بالاستقلال گدی نشینی

کی خبر سے آگاہی دی۔ اور اسی وقت سے خود بدولت نے اپنے آپ کو مختار واقعی تصور فرمایا۔ اعلیٰحضرت نواب ناصر الدولہ بہادر نے ۱۰؍ شعبان المعظم ۱۲۵۹ھ میں مہاراجہ چندو لال بہادر کو خدمت پیشکاری سے معزول فرمایا اور راجہ رام بخش بہادر جو مہاراجہ چندو لال کے بھتیجے تھے خدمت پیشکاری پر مقرر فرمایا بعد ازیں نواب ناصر الدولہ بہادر نے نواب سراج الملک بہادر کو رزیڈنٹ بہادر کا وکیل مقرر فرمایا۔ لیکن بہ سفارش گورنر جنرل نواب سراج الملک بہادر کو حضور پر نور نے دربار عام میں بتاریخ ۱۰؍ ذی قعدہ ۱۲۶۲ھ دیوانی کی خدمت سے سرفراز فرمایا۔ ۱۲۶۴ھ میں محمد وزیر خدمت کوتوالی سے سرفراز کئے گئے۔

بوجہ عدم اتفاقی نواب سراج الملک بہادر رزیڈنٹ صاحب نے حضور پر نور سے کہا کہ میں جاتے ہی لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر سے عرض کرتا ہوں اور ایسا حکم لاتا ہوں کہ جناب (حضور) ان کو معزول فرما دیں اور جسے چاہیں خدمت سے ممتاز فرما دیں۔

(۱) راجہ رام بخش بہادر کو حضور نے مکرر خدمت وزارت سے بعد استعفا نواب خورشید جاہ بہادر سرفراز فرمایا۔

سلطنت سرفرازی وکالت نواب سراج الملک بہادر نے دفتر دار الانشاء موسوم دفتر ملکی قائم فرمایا۔

بتاریخ ۲۵ شوال المکرم سنہ ۱۲۶۴ھ رزیڈنٹ بہادر نے دربار عام میں حاضر ہو کر خریطہ گورنر جنرل صاحب بہادر گزران کر شرف عزت حاصل کی۔ اس خریطہ کا ملخص یہ ہے کہ "آپ اپنے خانگی مقدمات کے مختار ہیں۔ انھیں (یعنے سراج الملک بہادر) کو معزول اور کسی کو منصوب فرمادیں ہم کو اس سے کچھ غرض نہیں۔"

بتاریخ ۱۴ ذی حجہ سنہ ۱۲۶۴ھ نواب سراج الملک بہادر خدمت دیوانی سے معزول کیے گئے۔ اس کے بعد رزیڈنٹ فریزر صاحب بہادر نے نواب سراج الملک بہادر کی طرف سے سفارش کی جس پر اعلیٰحضرت حضور نے مثل برہنہ شمشیر کے غضب میں آگئے اُس وقت کے جوشیلے الفاظ تواریخ میں ملاحظہ کے قابل ہیں۔ اس کے بعد غلام حید رخاں نے سیف[1] جنگ ابن امجد الملک محمد امجد خاں کے طرف سے سفارش کی۔ جب اسکی اطلاع گورنر صاحب کو ملی تو انھوں نے لکھا کہ "اخبار سے ہم کو معلوم ہوا کہ وہ خود (یعنے سیف جنگ) اپنے خانگی مقدمات کی کارروائی پوری طور سے نہیں کرسکتے ہیں تو یہ بڑا کام ریاست کا ہے اس کا نظم و نسق اُن سے کیونکر ہوسکتا۔"

[1] مولف صاحب بستان آصفیہ نے صفحہ ۱۴۲ میں لکھا ہے کہ نواب سراج الملک بہادر کے بعد نواب سیف جنگ ابن امجد الملک کا تقرر ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۴ھ میں عہدہ وزارت پر ہوا اور محرم سنہ ۱۲۶۵ھ کو معزول کیے گئے۔ بستان آصفیہ کے ص ۶۶ میں صرف یہ بتلایا ہے سنہ ۱۲۶۴ھ کو نواب سراج الملک کے تفویض کی گئی اسکے بعد کئی بار وزارت میں تغیر و تبدل ہوا چنانچہ تھوڑے دن کے بعد نواب شمس الامرا امیر کبیر و راجہ رام بخش

گورنر صاحب بہادر کی یہ مخلصانہ رائے حضور پر نور کے بہت پسند خاطر مبارک
ہوی تو حضور پر نور نے بتاریخ ۴ ربیع الثانی شریف ۱۲۶۵ھ بوقت مغرب
نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو خدمت وزارت و وکالت سے مفتخر و ممتاز فرمایا
اسی زمانہ میں چند جعل سازوں نے دیوانی و پیشکاری کی جعلی مہریں بنا کر
حسب دل خواہ اپنے دلی مطالب پورے کر رہے تھے کہ گرفتار کر لیے گئے
چھ ماہ کے بعد نواب شمس الامرا بہادر نے یکم رمضان ۱۲۶۵ھ کو استعفاء داخل
کر کے بتاریخ ۱۰ رمضان المبارک ۱۲۶۵ھ کو خدمت سے سبکدوش ہو گئے[۱]
۱۲۶۶ھ میں بتقریب جشن نوروز اعلیحضرت نواب ناصر الدولہ بہادر نے
محمد محی الدین خاں بہادر عرف شبلی صاحب (متبنی حضرت مغفرت منزل)
خلف اقتدار الملک محمد رشید الدین خاں کو طلب فرما کر موروثی خطاب
تیغ جنگ مرحمت فرمایا۔
ماہ جمادی الاول ۱۲۶۶ھ میں بندگانعالی نے جملہ تعلقات کی گذاشت
غلام حیدر خاں سے طلب کر کے راجہ رام بخش بہادر کے پاس بھجوا دی۔
بتاریخ ۴ ذی حجہ ۱۲۶۶ھ راجہ رام بخش بہادر پیشکاری سے معزول
کر دیے گئے۔
بتاریخ ۸ صفر ۱۲۶۷ھ گنیش راؤ نبیرہ پرتاب[۲] ونت کو یاد فرما کر

(بقیہ گذشتہ) پیشکار مدارالمہامی کے کام کو انجام دیتے رہے [۱] مولف تاریخ رشید الدین خاں نے لکھا ہے کہ
بعد سبکدوشی خدمت وزارت ۲۵ شوال ۱۲۶۵ھ کو چہل تنبہ پیشکاری کی خدمت تجویزہ مرحمت ہوی اور دالی فاتر
کو حکم ہوا کہ مفتخر الیہ سے رجوع کریں ۱۲ [۲] پرتاب ونت حضرت غفراں مآب کا دیوان تھا ۱۲

بندگان عالی نے خدمت پیشکاری سے ممتاز فرمایا۔

راجہ رام بخش بہادر کی معزولی کے بعد سے دیکھنے ۴ ذی حجۃ الحرام ۱۲۶۶ھ سے ۲۷ شعبان ۱۲۶۷ھ تک خدمت دیوانی کے جملہ کاروبار بالکل موقوف رہے بتاریخ ۲۰ شعبان المعظم ۱۲۶۷ھ بندگان عالی نے نواب سراج الملک بہادر کو مکرر عہدۂ دیوانی سے سرفراز فرمایا۔ آخر ذی قعدہ ۱۲۶۷ھ میں اعلیٰحضرت نے ایک جاگیر جس کا محاصل سالانہ پانچ ہزار تھا سجادہ صاحب حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ السامی بمہر خاص ذریعہ سند گزرانی۔

۴ ذی حجہ ۱۲۶۷ھ کو محمد وزیر کوتوالی سے موقوف کئے گئے اور ۱۲ ذی حجہ ۱۲۶۷ھ کو فضل الدین خاں بن امام الملک خدمت کوتوالی سے ممتاز ہوئے۔

۴ صفر ۱۲۶۸ھ کو حسن علی خاں طالب الدولہ خدمت کوتوالی پر مامور کیے گئے۔

بہ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۸ھ راجہ نانک بخش خدمت کروڑگیری بلدہ سے معزول کیے گئے۔ اور راجہ بالمکند اس عہدہ پر مامور کیے گئے بوجہ زیادتی قرض و ادائی تنخواہ کنٹنجنٹ ملک برار ذریعہ تہنامہ دیا گیا

بتاریخ ۸ شعبان المعظم ۱۲۶۹ھ نواب سراج الملک بہادر کا انتقال ہو گیا۔

بتاریخ ۱۲ شعبان المعظم ۱۲۶۹ھ بالک بخش کروڑگیری پر (بوجہ معزولی راجہ بالمکند) مقرر کیے گئے۔

بتاریخ ۲۲ شعبان المعظم ۱۲۶۹ھ نواب سالار جنگ بہادر ابن شجاع الدولہ ابن نواب منیر الملک بہادر کو عہدہ دیوانی پر اعلیحضرت بندگانعالی نے ممتاز و مفتخر فرمایا۔ ساتھ ہی ساتھ راجہ نرندر پرشاد ابن راجہ بالاپرشاد ابن مہاراجہ چندولعل کو بھی خدمت پیشکاری سے عزت افزائی فرمائی۔

بتاریخ ۲۲ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ نواب ناصر الدولہ بہادر داخل جنت ہوے۔ آپ نے ۲۸ سال، ۱ ماہ ۵ یوم سلطنت فرمائی۔

حضرت غفراں منزل کے دو صاحبزادہ

(۱) نواب میر تہنیت علی خاں بہادر افضل الدولہ آصفجاہ خامس

(۲) نواب میر جہانگیر علی خاں بہادر روشن الدولہ مرحوم

(۸) آصف جاہ خامس نواب میر تہنیت علی خاں[1] بہادر افضل الدولہ نظام الملک نظام الدولہ (مغفرت مکاں) ۲۴ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ سریر آرائے اورنگ دکن ہوے۔

آپ کے ابتداء عہد میں برسر خدمت نواب سر سالار جنگ بہادر اول مرحوم راجہ نرندر بہادر پیشکار و امیر و کبیر بہادر وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔

[1] اعظم العطیات میں منقرز مولف نواب عزیز جنگ بہادر نے بجائے میر تہنیت علیخاں بہادر کے میر تہنیت علیخاں لکھا ہے

اسی سال دہلی میں غدر مچا تھا اس خطرناک موقع پر اگر نواب نظام الملک آصف جاہ بہادر سرکار انگریزی کے ساتھ یارانہ تعلقات نہ رکھتے اور بلند ہمتی سے کام نہ لیتے تو غالباً کسی قسم کے منصوبے پورے نہ ہوتے۔ اس وقت یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرکار نظام کی سچی محبت و وفاداری کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ آج ہند کی حکومت برٹش گورنمنٹ کے اختیار میں ہے اور برٹش گورنمنٹ بھی سچے دل سے سرکار نظام کی اظہار وفاداری و سچی محبت پر شکر گزار ہے اور یقین ہے کہ ہمیشہ شکر گزار رہے گی۔

یکم ربیع الثانی شریف ۱۲۷۴ھ میں بزرگان امیر و کبیر کو خطابات حسب ذیل عطا کیے گئے۔

تیغ جنگ بہادر۔ خورشید الدولہ بہادر اور محمد وزیر الدین خاں سبقت جنگ بہادر۔ محمد مظہر الدین خاں رفعت جنگ بہادر۔ دیگر معززین کو بھی خطابات خانی و جنگی و بہادری و دولائی عطا کیے گئے۔

لہ افسوس ہے کہ معزز مولف بستان آصفیہ نے اپنے مبارک خیالات ظاہر کرتے ہوئے خلاف توقع نواب فضل الدولہ بہادر کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ "ایک ایسے وقت میں جبکہ افضل الدولہ بہادر کو خود اپنی جان کا خوف تھا" ملاحظہ ہو بستان آصفیہ صفحہ نمبر ۶۹ سطر ۱۰ حصہ اول۔ یہ مولف یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شاہان سلف اپنا یار وفادار کسی جان بچانے والے کو نہیں بنایا اور نہ کسی بزدل کو یار وفادار کا لقب بخشا گیا۔ ہم اس وقت زندہ نظیر ہمارے ظل اللہ شہنشاہ دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن کی پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی وہی شان آصفی اور وہی خود مختارانہ حکومت کو بحال رکھا ہے جس کی فراست و شجاعت و وفاداری کی داد خود سرکار انگریزی دیتی ہے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم ہمارے بادشاہ ذی جاہ کو ہمیشہ بجاہ و اقبال سلامت رکھے آمین

بتاریخ ۱۲ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۷۶ھ کو راجہ رائے رایاں بہادر کا انتقال ہو گیا
بہ سنہ ۱۲۷۷ھ م سنہ ۱۸۶۰ء تعلقہ رائچور وغیرہ سرکار انگریز نے واپس دئیے
اور دیگر تعلقات صرف خاص مبارک و جاگیرات نواب مختار الملک بہادر
سپرد ہوئے۔

۱۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۱ء میں رزیڈنٹ ڈیوڈسن نے ایک فرد گذاشت
تعلقات رائچور و دھاراسیون اور شوراپور بیڈر وغیرہ رقمی بتیس لاکھ
چھیاسٹھ ہزار چھ سو اکتیس روپیہ کلدار اور ایک فرد متعلقہ تعلقات صرف خاص
مبارک و بعض جاگیرات نواب مختار الملک بہادر پیشگاہ حضور میں گذرانی۔

غرہ شوال سنہ ۱۲۷۸ھ میں نواب خورشید الامرا بہادر کو جاہی کا خطاب
حضور نے سرفراز فرمایا۔

سنہ ۱۲۷۵ھ میں دکن کا قدیم سکہ جس پر بادشاہ دہلی کا نام تعظیماً درج
کرتے تھے حسب تحریک گورنر جنرل لارڈ کیننگ بہادر موقوف کر دیا جا کر
بجائے بہادر شاہ غازی شاہ دہلی کے ایک طرف نظام الملک
آصف جاہ بہادر دوسرے طرف ضرب حیدرآباد قرار پایا۔

بتاریخ ۱۳ ماہ ذی حجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۲ھ شیخ الاکبر حضرت سیدنا شیخ جی حالی
صاحب قبلہ ابوالعلائی قدس سرہ العزیز کا وصال شریف ہوا حضرت
قبلہ کے جانشین حضرت عمر علی شاہ صاحب قبلہ ابوالعلائی قدس سرہ
ہوئے۔

بتاریخ ۵ ربیع الثانی شریف ۱۲۸۳ھ اعلیٰحضرت حضور پر نور نواب میر محبوب علی خاں بہادر آصف جاہ سادس (حضرت غفراں مکاں) کی ولادت باسعادت عمل میں آئی۔ اسی سال میں ضلع بندی قائم ہوئی۔

بتاریخ ۱۳ ذی قعدۃ الحرام ۱۲۸۵ھ حضرت افضل الدولہ مغفرت مکاں داخل جنت ہوئے۔ حضرت مغفرت مکاں علاوہ دیگر خیرات کے ماہ محرم میں تین لاکھ روپیہ خیرات فرماتے تھے۔ آپ نے کل بارہ سال ایک ماہ بیس دن دکن پر حکومت کی۔

(۹) آصف جاہ سادس نواب میر محبوب علی خاں بہادر والی دکن غفراں مکاں بتاریخ ۱۵ ذی قعدۃ الحرام ۱۲۸۵ھ سریرآرائے تخت دکن ہوئے اعلیٰحضرت غفراں مکاں کے کمسنی کی وجہ نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر اولے مدار المہام اور نواب امیر کبیر عمدۃ الملک شمس الامرا بہادر (منجھلے میاں) نائب (یعنی کو ریجینٹ) مقرر ہوے اور ان دو معزز امرا کی شرکت سے امور سلطنت انجام پاتے رہے۔

بتاریخ ۱۲ ماہ ربیع الاول شریف ۱۲۹۴ھ نواب عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر بہادر کو ریجینٹ کا انتقال ہوگیا۔

بتاریخ ۲۰ رمضان المبارک ۱۲۹۴ھ نواب سر وقار الامرا بہادر و امیر کبیر رشید الدین خاں بہادر نائب حضور مقرر ہوے مگر یہ بل

سنہ ۱۲۹۹ھ بعد انتقال نواب امیر کبیر شمس الامرا رشید الدین خاں بہادر (نائب حضور) نواب سر سالار جنگ مختار الملک اولے مستقل مدار المہام مقرر ہوے۔

بتاریخ ۲۹ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۰۰ھ نواب مختار الملک بہادر کا انتقال ہوگیا۔

حسب الحکم اعلیٰحضرت بندگانعالی مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار امورات دیوانی کو بھی بطریق منصرم انجام دیتے رہے۔ بعد ختم تعلیم وجملہ فنون سپہ گری بتاریخ ۵ ربیع الثانی شریف سنہ ۱۳۰۱ھ اعلیٰحضرت حضور پرنور آبائی مسند مبارک پر جلوہ افروز ہوے۔ اور اسی تاریخ سے خود مختارانہ حکومت پر متمکن ہوے۔ اس مبارک تقریب مسند نشینی میں ہزاکسلنسی لارڈ رپن گورنر جنرل ہند مع دیگر معزز یوروپین عہدہ دار ودیگر عمایدین سلطنت ومعززین وجاگیرداران ومنصبداران وغیرہ وغیرہ بھی مدعو تھے اسی روز بہ تقریب مبارک حضور نے نواب میر لایق علی خاں بہادر منیر الدولہ (ثانی) کو خدمت نیابت دیوانی سے سرفراز فرمایا۔ اور خطاب مع خلعت کے سالار جنگ منیر الدولہ عطا وسرفراز فرمایا۔ ونیز دیگر معززین وعہدہ داران سرکار عالی کو حسب ذیل خطابات وخلعت کے سرفراز فرمائے گئے۔

(۱) میر سعادت علی خاں کو غیور جنگ شجاع الدولہ بہادر (۲) راجہ راجایان راجہ نرندر بہادر کو مہاراجہ (۳) نواب ظفر جنگ بہادر کو شمس الدولہ (۴) نواب امام جنگ بہادر کو خورشید الدولہ (۵) آغا مرزا بیگ کو خانی و بہادری و سرور جنگ بہادر (۶) ہری کشن بہادر کو راجہ و بہادری (۷) مولوی حافظ محمد انوار[1] کو خانی و بہادری و محبوب نواز جنگ بہادر (۸) مرزا نصر اللہ کو خانی و بہادری و وارث یار جنگ (۹) میر غضنفر علی عرض بیگی کو خانی و بہادری و قوی جنگ بہادر و دیگر معززین خانی و بہادری کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔

آخر ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ کو اعلیٰحضرت نے کونسل آف اسٹیٹ کا انعقاد فرما کر خود بدولت میر مجلس قرار پائے۔ اور حسب ذیل اراکین مقرر ہوئے۔

(۱) نواب سالار جنگ منیر الدولہ بہادر (۲) راجہ راجایان مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر (۳) نواب عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر کبیر رشید الدولہ بہادر (۴) نواب شمس الامرا امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر (۵) نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر (۶) نواب شمشیر جنگ بہادر (۷) نواب شہاب جنگ بہادر (۸) نواب میر سرفراز حسین خاں بہادر

---

[1] اس مولف کے استاد مولوی شاہ محمد جمال الدین صاحب کے حقیقی دادا حافظ محمد انوار اللہ صاحب مخاطب بہ محبوب نواز جنگ بہادر ہیں۔

معتمد مجلس مولوی سید حسین موتمن جنگ بہادر مقرر کیے گئے۔

۲۴ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو نواب منیر الدولہ مختار الملک بہادر ثانی کو شجاع الدولہ منیر الملک بہادر خطاب عطا فرمانے کے علاوہ اور معززین کو بھی خطابات سرفراز فرمائے گئے۔

اسی سال دکن میں بجائے فارسی رسل ورسائل کے دفاتر میں اردو خط وکتابت کی ابتدا ہوی۔

بتاریخ ۱۹ ربیع الثانی شریف ۱۳۰۲ھ منجانب گورنمنٹ برطانیہ رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد نے انگریزی دربار میں حضور کو جی سی ایس آئی کا خطاب و اسٹار آف انڈیا کا تمغہ مرحمت کیا۔

یکم محرم الحرام ۱۳۰۳ھ کو اعلحضرت نے مجلس انتظام صرف خاص کا انعقاد فرمایا۔

بتاریخ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ اعلحضرت بندگان عالی نے مع رزیڈنٹ مسٹر کاڈری و نواب سالارجنگ بہادر ثانی مدار المہام و نواب خورشید جاہ بہادر وغیرہ وغیرہ کے گورنر جنرل ہند کی ملاقات کیلیے جب مدراس کو تشریف لے گئے تو اس وقت منجانب اعلحضرت نواب سرآسمانجاہ بہادر و نواب منیر الملک بہادر انتظام سلطنت دکن کے لیے مقرر ہوے۔

آخر جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ کو حال اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی نواب میر عثمان علی خاں بہادر ادام اللہ اقبالہم وضاعف اجلالہم کی ولادت باسعادت ظہور میں آئی۔

۲۴ رجب سنہ ۱۳۰۳ھ کو نواب سالار جنگ بہادر ثانی نے خدمت وزارت دکن کا استعفا داخل کرکے سبکدوش ہوگئے اس کے چند ماہ بعد حضرت بندگانعالی نے دیوانی کے کام کو زینت بخشتے رہے۔

۸ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ھ کو نواب سر آسمانجاہ بہادر کو (جب کہ لندن میں تھے) اعلیحضرت نے خدمت وزارت سے مفتخر فرمایا اس وقت کرنل مارشل معتمد پیشی خاص تھے جو اسی سال خدمت سے علیحدہ ہوکر پنجاب کی طرف روانہ ہوئے۔

سنہ ۱۳۰۶ھ میں نواب منیر الملک بہادر (خلف دوم سر سالار جنگ مرحوم نے انتقال کیا۔

بتاریخ ۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۰ھ کونسل آف اسٹیٹ کے بجائے کیبنٹ کونسل قائم ہوئی۔

۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ میں (نواب سر آسمانجاہ بہادر کی رخصت شش ماہی کی وجہ) نواب سر وقار الامرا بہادر خدمت مدار المہامی سے ممتاز کیے گئے اور بتاریخ ۱۴ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۱۲ھ کو مستقل مدار المہام

مقرر ہوئے۔

بتاریخ ۱۰ر جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو خدمت وزارت سے نواب وقار الامرا بہادر مستعفی ہو گئے۔

۱۰ر جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار منصرم مدار المہام مقرر ہوئے۔ اور ۲۶ر شعبان المعظم ۱۳۲۰ھ کو مستقل مدار المہام ہو گئے۔

بتاریخ ۹ر شوال المکرم ۱۳۲۰ھ منجانب شہنشاہ دہلی جی۔سی۔بی کا خطاب اعلیحضرت کو عطا کیا گیا۔

۱۰ر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۰ھ کو بتقریب عید الضحیٰ اعلیحضرت نے مہاراجہ بہادر کو یمین السلطنت کا خطاب سرفراز فرمایا۔

مختصر یہ کہ حضرت غفران مکاں کی سخاوت و شجاعت و وفاداری دنیا میں مشہور ہے۔ ہم آیندہ دوسرے موقع پر تفصیلی حالات ہدیۂ ناظرین کریں گے۔

اعلیحضرت غفران مکاں ۴۴ سال ۹ ماہ ۹ یوم سلطنت دکن پر حکومت نہایت شان و شوکت سے فرما کر بتاریخ ۴ر رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ دنیائے فانی سے رحلت فرمائی۔

حضرت غفران مکاں کے صاحبزادوں کا ذکر۔

(۱) اعلیحضرت قدر قدرت رفیع مرتبت بلند اختر نواب میر عثمان علیخاں بہادر خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

(۲) نواب میر احمد محی الدین علی خاں بہادر

(۳) نواب میر محمد محی الدین علی خاں بہادر

حضرت غفراں مکاں کو حقیقت میں ولی الدکن کہا جائے تو بہت مناسب ہے اس واسطے کہ ان کے نام کے چلہ ہر موضع اور دیہات میں موجود ہیں۔ اور اُن کی مزار شریف پر روزانہ خصوصاً پنجشنبہ و جمعہ کو بلا امتیاز قوم پھول وغیرہ چڑھائے جاتے ہیں اور اب تک بھی سانپ وغیرہ کے کاٹے ہوے کو نواب میر محبوب علی خاں بہادر کے نام کی دہائی دیجاتی ہے۔

(۱۰) اعلیحضرت ولی نعمت قوی شوکت رستم دوراں ارسطوئے زماں سپہ سالار یار وفادار فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصف جاہ ہز اکزالٹڈ ہائنیس نواب سر میر عثمان علی خاں بہادر جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ای۔ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ بتاریخ ۴ ہ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ سریر آرائے دکن ہوے۔ آپ نے بہت بڑے بڑے امور کو طے فرمایا ہے۔ جو آج تک کسی بادشاہ نے ایسے اہم اہم امور کو طے نہیں کیا۔

آپ کی لیاقت ۔ شجاعت و وفاداری کی داد سرکار انگریز بہا در دیتی ہے ۔

آپ کے سخاوت کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ غریب و امیر کے علاوہ شاہان اولوالعزم کی بقائے شان کی غرض سے ہمارے شہنشاہ دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن نے معقول تنخواہیں مقرر فرمادی ہیں ۔ اور غربا کی پرورش کا بہترین طریقہ یہ نکالا گیا ہے کہ لاکھوں روپیہ کے صرفہ سے بڑی بڑی تعمیریں بنوائی جارہی ہیں اور جملہ ملازمین دفاتر سرکار عالی کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے ۔ بڑے بڑے گریڈ قائم کیے گئے ہیں ۔ غرضکہ شاہان سلف نے جو جو کام نہیں کئے ان کو ہمارا خود مختار بادشاہ دکن بخوبی انجام دیا اور دے رہا ہے ۔

خداوند عالم ہمارے بادشاہ ذی جاہ کی صد و سی سال کی عمر کرے اور اس کو ہر ارادہ میں کامیاب کرے ۔

(آمین ثم آمین یارب العالمین)

اس وقت یہ مولف برکات دور عثمانیہ کا تفصیلی تذکرہ اس وجہ سے نہیں کیا ہے کہ ہمارے ظل اللہ کے عہد مبارک میں آئندہ بہت بڑے بڑے نمایاں کام ہونے والے ہیں جو ہمیشہ بشکل تاریخ ہدیۂ ناظرین ہوتے رہیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بارہ۔ اسم مذکر (۱) وقت۔ سماں۔ موقع (۲) یوم۔ دن روز۔ (۳) دیر۔ عرصہ۔ (۴) مرتبہ۔ دفعہ۔ کرت (۵) دُور آر۔ دروازہ پھتہ کار سیپچز

بارف۔ اسم مذکر۔ (۱) بوجھ۔ بھار۔ اباب۔ بست (۲) رخصت دخل۔ اجازت (۳) پھل۔ ثمر (۴) مرتبہ۔ کرت۔ نوبت (۵) اندوہ وغم (۶) عدالت۔ مسند عدالت (صفت میں) دشوار۔ اجیرن۔ ناگوار (۸) خدا اللہ (۹ صفت میں) تعالیٰ بزرگ۔ بالا۔ برتر (۱۰) باریدن کا امر (۱۱) حمل گربھ (۱۲) مرادف کار۔

بار۔ اصطلاح دکن۔ دکن میں نواب میر نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی نے جوانان بار کا دوسرا نام اسد اللہ رکھا تھا۔

باربلوتہ دار۔ اصطلاح دکن۔ اسم مذکر۔ اُن خدمتیوں کو کہتے ہیں جو زمینداران و دیسپانڈیان و مقدمان و پٹواریان کے علاوہ ہوتے ہیں ان کو شاہان قدیم سے انعام بھی مقرر ہے۔

بارج۔ اصطلاح۔ دکن کے اسنادی اصطلاح میں درمیانی تحریر کو بارج کہتے ہیں۔

باردار۔ اسم مذکر۔ شاہان بہمنیہ کے عہد میں چوبدار کو باردار کہتے تھے اس کو دیسادل۔ مورچی بھی کہتے ہیں۔

باردانہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ صحیح باردان (۱) کسی چیز کے رکھنے کا برتن۔

خورجین۔ تھیلا (۲) اسباب رکھنے اور باندھنے کا سامان (۳) فوج وغیرہ کے کھانے اور پینے کا سامان (۴) آنگر کھنگر۔ دکان کے برتن بھانڈے۔ سوداگری اسباب آنے کے بکس۔ بیٹھن۔ بورئے وغیرہ۔ باورچی خانہ کا اسباب۔

بارگاہ - ف۔ اسم مونث۔ اجلاس کی جگہ۔ دربار کی جگہ۔ کچہری۔ زمانۂ قدیم میں بادشاہ یا خود مختار رئیس اپنے آپ کو بارگاہ سے مخاطب فرماتے تھے۔ مثلاً بارگاہ جہاں پناہی۔ بارگاہ خداوندی۔ اور اکثر بادشاہ کی جناب میں جب وزراء وغیرہ معروضہ گذرانتے تھے تو شاہ کی بارگاہ میں اس طرح عرض کرتے تھے کہ بارگاہ جہاں پناہی میں عرض ہے۔ بارگاہ خداوندی میں عرض ہے یا بارگاہ ہمایونی میں عرض پرداز ہے۔

زمانۂ قدیم میں بارگاہ کے دو قسم تھے۔

بارگاہ کل **بارگاہ خاص**

(۱) جب شاہان ہند نے دہلی کو دارالسلطنت بنایا تو سلاطین عجم کی تقلید میں دو دربار مقرر کئے تھے ایک **بارگاہ کل** جس کو دربار عام کہتے ہیں۔ اس دربار میں ہر ایک امیر و غریب باریاب ہوتا تھا۔

(۲) بارگاہ خاص۔ دربار خاص کو کہتے ہیں اس میں امراء و عمائدین سلطنت کے سوا کوئی دوسرا شخص داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ شاہان بہمنی کے زمانہ میں دونوں دربار بہت ہی شان سے ہوا کرتے تھے۔

بارگاہ کل۔ یعنی دربار عام۔ ہر بہمنی ہفتہ میں ایک بار بروز چہارشنبہ صبح سے دوپہر تک بڑی عظمت وشان سے ہوتا تھا۔ بارگاہ کل کا محل ریشمی فرش وقالین ملئے زرین سے آراستہ کیا جاتا تھا اور اس محل کے دروازے مخملی پردوں سے سجائے جاتے تھے۔ بارگاہ کل کے سامنے تین دروازے تھے۔ اور ہر ایک دروازہ کے درمیان سو ڈیڑھ سو گز کا فاصلہ تھا (اور اس کے اطراف میں جلو خانہ تھا) اور ہر ایک دروازہ پر سپاہ ونقیبوں کی نشست (یعنی پہرہ) رہتی تھی صاحب استغاثہ وغیر استغاثہ کو کسی قسم کی روک ٹوک نہ تھی۔ دربان اور نقیب کا قاعدہ تھا کہ جو شخص دربار میں حاضر ہوتا تھا اس سے ہتیار رکھ لیتے تھے۔ کوئی شخص با ہتیار دربار میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ بجز خاص خاص مصاحب کے نقیبوں کا لباس۔ ریشمی قبائیں۔ زرین ٹوپیاں۔ بگلوس کمریں عصائے نقروی ہاتھ میں لئے ہوئے ادب سے کھڑے رہتے تھے بادشاہ کی طرف سے ان کو یہ حکم تھا کہ اگر اہل اسلام دربار میں آتے ہوئے دیکھیں تو بسم اللہ کا آواز دیں اور اگر دوسری قوم جیسے اہل ہنود وغیرہ کو دربار میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر یہ آواز دیں کہ ہد اک اللہ۔ نقیبوں کے آواز دینے کے بعد ہی یہ لوگ بہ ادب تین مرتبہ تسلیم ادا کرتے تھے۔ دربار میں وزراء وامراء اپنے اپنے مقررہ مقامات پر اوب سے دست بستہ کھڑے رہتے تھے جب تک بادشاہ حکم نہ دے یہ جملہ معزز حضرات دربار میں نہیں بیٹھ سکتے تھے البتہ دربار میں صرف وہ لوگ بیٹھتے تھے جو طبقہ

علماء و مشائخین سے تھے۔ اس دربار میں بادشاہ استغاثہ لیا کرتا تھا اور انکی فریاد سنتا تھا۔ مظلوم لوگ لال رنگ کا لباس پہنکر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے تھے وزراء و امراء وغیرہ کا لباس ایک ہی ہوتا تھا اور سر پر دستار سفید ہوتی تھی۔ مورخین کا بیان ہے کہ دستار کا رواج بادشاہ حسن گنگو بہمنی کی یادگار ہے چنانچہ انھیں کی تقلید میں شاہان مغلیہ نے دستار وغیرہ کا رواج اختیار کیا۔

بارگاہ خاص ۔ اس دربار میں خاص خاص لوگ حاضر رہتے تھے۔ جیسے وزراء و امراء و اقران فوج و معززین بلدہ و مقربین شاہ و دیگر سادات و مشائخین و علما و شعرا۔ یہ دربار جس وقت بادشاہ چاہتا مقرر کرتا تھا۔ دکن میں آج تک بفضلہ تعالیٰ دو دربار ہوتے ہیں ایک دربار انگریزی۔ دوسرا دربار مغلائی۔ اس کی صراحت ردیف دال میں ملاحظہ ہو۔

بارگیر ۔ ف اسم مذکر۔ بوجھ اٹھانے والا جانور۔ بارکش۔ وہ سوار جس کا ذاتی گھوڑا نہ ہو۔ اس وقت تک دکن میں بعلاقہ صرف خاص مبارک یہ طریقہ جاری ہے کہ گھوڑا اصل اسم کے نام اور دوسرا شخص اس کو نوکری میں لیجانے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

بارمی ہ۔ اسم مونث۔ نوبت (اردو۔ نوبت) ت نوبت

بارو ۔ ف۔ اسم مونث۔ قلعہ کی دیوار

بارہ ف۔ اسم مونث۔ حصار۔ قلعہ کی دیوار۔ قلعہ (صفت) تیز رفتار

گھوڑا۔ مضمون۔ ایک دفعہ۔ بابت۔ حق۔ شان۔ قاعدہ یوزہ جونشکی چیز ہے۔ اصطلاح میں درست کے بھی معنی مستعمل ہیں۔

باریاب ۔ کچہری میں داخل ہونے والا۔ کسی بادشاہ یا امیر کے پاس آنے والا۔

باسم یا بنام ف۔ اسم مذکر۔ اسنادی عام قاعدہ ہے کہ سند جس کے نام جاری کیجاتی ہے اس کا نام اس طرح لکھتے ہیں۔ باسم فلاں یا بنام فلاں جاری شدہ لیکن دفاتر میں صرف نام کا اطلاق آئندہ نسل کے متعلق نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ نام کے ساتھ باولاد و احفاد یا نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن درج نہ ہو۔

باز ۔ ف۔ اسم مذکر۔ خراج۔

بازخواست ۔ ف۔ فعل۔ بازگشت۔ واپس طلب کرنا۔ مانگنا۔ بقایا طلب کرنا۔ اضافہ رقم داخل خزانہ کرنا۔

باع ۔ ع۔ اسم مذکر۔ ف۔ قولاج دار دو) بام اصطلاح دکن میں (۱۸۰ گز کو بام کہتے ہیں۔

باغات ف۔ اسم مذکر (باغ کی جمع) دکن کی اصطلاح میں باغات اُس خطہ زمین کو کہتے ہیں جس کی پیداوار باولی کے پانی سے ہو خواہ وہ از قسم غلہ ہو یا نیشکر۔ اس کے محصول کے متعلق خافی خاں نے لکھا ہے کہ بمقابل

محصول زراعت کے محصول باغات کہتے ہیں۔

باغبان ف۔ اسم مذکر۔ مالی۔ باغ کا محافظ۔ چمن پیرا۔ باپ اور مربی سے مراد لیتے ہیں۔ ملک دکن کے مواضعات میں باغبان اس شخص کو کہتے ہیں جو پیاز۔ ادرک۔ لہسن وغیرہ فروخت کرتا ہے۔

باقی ۔ ع۔ اسم مونث۔ بچی ہوی چیز۔ مابقی۔ بچت۔ بقایا۔ بقیہ (۲) صفت پایندہ۔ قائم۔ دیرپا۔ غیر فانی۔ زندہ۔ موجود۔ (۳) واجب الادا واجب الوصول۔ دین۔

باگا ۔ اسم مذکر (ہندو) خلعت نوشہ۔ دولہا کا جوڑا۔ پوشاک۔ لباس زرین۔

بال چھتری ۔ اسم مونث۔ ایک قسم کی دستار پگڑی کو کہتے ہیں جو شاہجہانی پگڑی سے موسوم ہے۔

بالا ۔ اسم مذکر۔ (۱) چھوٹی عمر کا بچہ۔ سولہ برس کا بالک لڑکا۔ صفت (۲) بچوں کا سا (۳) ناسمجھ۔ بھولا۔ نادان۔

بالا ۔ ف۔ صفت (۱) فوق۔ اوپر۔ اپر (۲) مذکورہ۔ مذبورہ (۳) دراز۔ لمبا۔ اونچا۔ بلند۔ چوٹی کا (۴) آگے۔ سامنے (اسم مذکر) فریب۔ حیلہ۔ بہانہ۔ اردو میں قد وقامت۔ کوتل گھوڑا۔ (کنایہ) ملک خراسان

بالان ۔ ف۔ اسم مونث۔ دیوڑھی۔

بالائی ف۔ تابع فعل (۱) بلندی۔ اونچائی (۲) علاوہ غیر معمولی۔ اوپری۔ (۳) سطح کی۔ اوپر کی۔ (۴) دودھ کی ملائی۔

بالائی یافت۔ ف۔ اسم مونث۔ غیر معمولی آمد۔ دستوری تنخواہ کے علاوہ یافت۔ رشوت۔ گھوس۔ زمانہ سابق میں معاشداروں کی معاش سے پائیوں کا وہ حصہ جو تین پائی سے کم ہو سرکار میں داخل کیا جاتا تھا اور بعض اشخاص کو سرکار نے معاف بھی کردی ہے۔ یہ بالائی آمدنی جو معاف کردی گئی ہے ایک قسم کی عطا میں داخل ہے۔

بالشت۔ اسم مونث۔ اشبر۔ وجب۔ بلاند (ف) بدست۔ بالشت اس مسافت کا نام ہے جو انگوٹھے کے سر ناخن سے چھنگلیا کے سر ناخن تک ہوتی ہے۔

بالاگ۔ ہ۔ ہندی۔ بال کے سرے کو کہتے ہیں۔ بالاگ سے بڑے خلی پیمانے جو ایک گز شرعی تک پہونچتے ہیں۔ آٹھ بالاگ کا ایک لیک اس کو زبان اردو میں لیکھ یا لکھ کہتے ہیں۔ لیکھ جوں کے انڈے کو کہتے ہیں جو سر کے بالوں میں پرورش پاتی ہے۔ لیکھ کو عربی میں صوابہ کہتے ہیں۔ آٹھ لیک کا ایک تروک کہلاتا ہے۔ جوں کو ہندی زبان میں ژدک کہتے ہیں۔ آٹھ ژوک کا ایک جو اور آٹھ جو کا ایک انگل۔

علمائے اسلام اور فقہائے ہیئت کے پاس ایک انگل (۶) جو کا ہوتا ہے چار انگل کا ایک رام کہلاتا ہے۔ رام کو ہندی میں مٹھی اور عربی میں قبضہ

کہتے ہیں اور چوبیس انگل کا ایک ہت یعنی ہاتھ جو ایک گز شرعی کے مساوی ہے
بالاگ سے چھوٹے خطی پیمانوں کا ذکر۔ آٹھ بج کا ایک بالک اور دس
رین کا ایک رج ہوتا ہے۔ رین کو عربی میں ہبار کہتے ہیں اس لئے کہ گرد
کے ذرے جو باریک روزنوں (سوراخ) میں آفتاب کی روشنی سے دکھائی دیتے ہیں
بالاگھاٹ۔ اسم مذکر۔ زمانہ قدیم میں دولت آباد کو بالاگھاٹ
کہتے تھے۔ بالاگھاٹ دکن کے علاقہ میں ایک بڑی پہاڑی مقام کا نام ہے
جو بالاگھاٹ برار کے نام سے موسوم ہے۔
بالگیر۔ اسم مذکر۔ بارگیر کو کہتے ہیں۔
بالمشافہ۔ ع۔ تابع فعل۔ دو بدو۔ روبرو۔ منہ درمنہ۔ آمنے سامنے
شکلہ۔ اسناد اکبر شاہی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اسناد بادشاہ اکبر
نے بالمشافہ بھی جاری کئے ہیں اور ان اسناد کو اسناد بالمشافہ کہتے ہیں۔
بالمقطع یا بالمقطعہ۔ ع۔ صفت۔ چکتا۔ قطعی۔ کوتاہ یا کوتہ مقطع
اصطلاح دکن میں اُس اراضی انعام کو کہتے ہیں جس کا پن مقررہ منجانب مقطعہ دار
سرکار میں داخل کیا جاتا ہے یہ انعام مقطعہ دار کے نسلاً بعد نسل جاری رہتا ہے
بالمقطعہ اگرہارم یا کنواری اگرہارم۔ س۔ اسم مذکر۔ وضع اگرہار۔
انعام کی ایک قسم ہے جن میں مقطعہ دار سے خفیف سا پن لیا جاتا ہے۔
بام۔ ہ۔ اسم مونث۔ ایک مچھلی کا نام ہے جو بالکل سانپ کے

ہم شکل ہوتی ہے اس کو فارسی میں بارباہی کہتے ہیں۔

بام ا۔ اسم مذکر۔ باع ۔ع۔ قولاج ۔ف۔ بام اس مقدار طول کو کہتے ہیں جو دونوں ہاتھوں کی کشادگی کے درمیان ہوتا ہے۔ حیدرآباد دکن کے اصطلاح دفتری میں (۱۰۰) گز کا ایک بام کہلاتا ہے۔ اور اس کو پانڈ بھی کہتے ہیں۔ فقہا کے پاس ۴ گز شرعی[1] کا ایک باع کہلاتا ہے۔

بام یا پانڈ ا۔ اسم مذکر۔ ایک ہی پیمانہ کے دو نام ہیں یہ سطحی پیمانہ ہے جس کا رقبہ (۱۰۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک بیگہ ۲ پانڈ یا بام کا ہوتا ہے جو مساوی ہے (۳۶۰۰) مربع گز کا۔

بام بادشاہی ھ۔ اسم مذکر۔ تین درعہ مکسر کا ایک بام بادشاہی کہلاتا ہے۔

بام دہقانی ھ۔ اسم مذکر۔ چھ درعہ مکسر کا ایک بام دہقانی کہلاتا ہے۔

---

[1] ناظرین کی سہولت کے لیے ہم ایک عربی نظم کا مختصر ترجمہ جو مقدار خط شرعیہ سے متعلق ہے پیش کرتے ہیں۔ (۱) برید۔ چار برید کا ایک فرسخ کہلاتا ہے (۲) فرسخ۔ تین میل کا ایک فرسخ شمار کیا گیا ہے (۳) میل۔ ہزار بام کا ایک میل کہلاتا ہے (۴) بام یا باع۔ چار گز کا نکالا گیا ہے (۵) گز۔ چوبیس انگل کا ہوتا ہے (۶) انگل۔ چھے جو کا ایک انگل کہلاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک جو کی پیٹ دوسرے جو کی پیٹ سے ملا کر رکھی جائے (۷) جو۔ چھ خچر کے بالوں کا ایک جو ہوتا ہے ۱۲

بام زد - ف - اسم مذکر - نقارہ کو فارسی میں بام زد کہتے ہیں۔
بام سلطانی - ہ - اسم مذکر - ڈھائی ورعہ مکسر کا ایک بام سلطانی کہلاتا ہے۔
بان - ہ - اسم مونث - (۱) عادت - خو - سبھاؤ خصلت - مزاج - خاصیت (۲) طرز - ڈھنگ (۳) مائیان شادی سے چند روز پہلے جو دولھا اور دولہن کے ساتھ ایک رسم برتی جاتی ہے۔ (۴) تیر - تکہ - سہم - خدنگ (۵) ایک قسم کی ہوائی جو زمانہ گذشتہ کی لڑائیوں میں غنیم پر چھوڑا کرتے تھے۔ (۶) جزرومد - جوار بھاٹا۔
بانا - ہ - اسم مذکر (۱) لباس - پوشاک (۲) وضع داری - روپ سروپ - بھیس (۳) عادت - سبھاؤ (۴) وہ تار جن سے کپڑا عرض میں بنتے ہیں - پوو - بخلاف تانا - (۵) ایک ہتیار کا نام ہے۔ جسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لڑائی کے وقت پھراتے ہیں (۶) نقرہ یا طلائی یا ریشمی ڈور جو بہادر آدمی اپنی بہادری ظاہر کرنے کی غرض سے اپنے پاؤں میں باندھتے ہیں۔ (۷) حرفہ - پیشہ - کسب - ہنر۔
بانس - ہ - اسم مذکر - (۱) ایک قسم کی لکڑی کا نام ہے جو اندر سے خالی ہوتی ہے جو بانس مغزدار یعنی اندر بھی بھری ہوتی ہے وہ عمدہ قسم کی بانس کہلاتی ہے اس میں بانس غرقی کم یاب ہوتی ہے

جس پر تلوار برابر کام کر نہیں سکتی۔ (۲) نے قصب بمبو (۳) سوائین گز کے پیمانہ کا نام (۴) جریب۔ طناب۔ زنجیر۔ بانس۔ گز سے بڑے پیمانہ میں داخل ہے۔ بانس کو کبھی جریب اور کبھی طناب اور کبھی زنجیر کہتے ہیں۔ یہ پیمانہ عموماً (۶۰) گز طول کا ہوتا ہے اور طناب بابری (۴۰) گز بابری طول کی اور طناب اکبری (۵۰) گز آلہی طول کی ہے۔ ہندوؤں کا دھرم تار یعنے خیراتی طناب (۱۵) گز طول کا ہوتا ہے۔ ممالک مغربی میں بانس کے طولانی پیمانوں کے نام۔

(۱) ایک آلہی گز ـــــ ۳۳ انچ انگریزی

(۲) ۳ آلہی گز ـــــ ایک بانس

(۳) ۲۰۔ بانس ـــــ ایک جریب۔

بائیسی ہ۔ اسم مونث (۱) سلطنت مغلیہ کے زمانہ کا وہ شاہی جلوس جس میں (۲۲) بائیس اضلاع کی فوج ہمراہ رہتی تھی (۲) دو ہزار دوسو آدمیوں پر حکومت کرنے والا۔ امیر یا سردار (۳) ہندو جتھا پنچایت دل یا ونی۔ جماعت۔

بباد ہ۔ اسم مونث (ہندو) (۱) بحث۔ فساد۔ تنازع لفظی (۲) تکرار۔ جھگڑا (۳) مقدمہ۔ نزاع۔ عدالت۔

بتا ہ۔ اسم مذکر۔ گتا۔ بالشت

بٹاؤ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ راہگیر۔ مسافر اور غیر۔ دوسرا۔

بٹائی۔ ہ۔ اسم مونث۔ (۱) تقسیم۔ بٹوارا۔ پیداوار کی وہ تقسیم جو اجارہ دار اور مالک زمین میں قرار پاتی ہے۔ (۲) کھیت اٹھانے کا زمانہ۔ غلہ تیار ہو کر بٹنے کا موسم (۳) بٹنے کی اجرت (۴) نصف نصف برابر کی تقسیم

بٹائی۔ ہ۔ اسم مذکر تقسیم کرنا (الفاظ) بٹائی کا طریقہ خصوصاً دکن میں زیادہ مروج ہے اس کو بھاولی بھی کہتے ہیں۔ اس کو زمانہ قدیم یعنی بہمنیہ سے قبل محاصل زراعت کہتے تھے۔ بٹائی کے چار قسم ہیں (۱) بٹائی (۲) کھیت بٹائی (۳) لانگ بٹائی (۴) لنکوٹ

(۱) بٹائی یا بھاولی اس کو کہتے ہیں کہ زمیندار اپنی مقبوضہ زمین کسی دوسرے کو زراعت کی غرض سے دے۔ اور زراعت کرنے والے سے یہ قرارداد ہو جائے کہ بعد تیاری غلہ نصف غلہ صاحب زمین اور بقیہ نصف زراعت کرنے والا حاصل کرے۔ (۲) کھیت بٹائی۔ دو شخص مل کر آپس میں طے کر لیں کہ زراعت میں جملہ اخراجات نصف نصف اور بعد تیاری غلہ نصف نصف تو ایسی صورت میں ہر دو اشخاص زراعت کرنے والے مل کر زراعت کرتے ہیں اور بعد وضع اخراجات تیار شدہ بقیہ غلہ برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔

(۳) لانگ بٹائی اس کو کہتے ہیں کہ زمین سے دھان کاٹنے کے بعد کپہ (تودہ) جمع کرکے حسب قرارداد فریقین تقسیم کرلیں۔ بعد تقسیم ہر ایک شخص کاٹے ہوے دھان کو پاک وصاف کرلیتا ہے نہیں تو کوئی ایک شخص ان میں سے بازار کے نرخ پر اپنے شریک کو غلہ فروخت کرکے قیمت حاصل کرلیتا ہے۔

(۴) کنکوٹ۔ یہ مرکب ہے کن اور کوٹ سے دکن میں کن بمعنی غلہ اور کوٹ بمعنی اندازہ اور تخمینہ کے ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ غلہ کو برابر تول لیں اور بقدر قرارداد تیسرا یا چوتھا حصہ غلہ اخذ کرلیں یا غلہ منقسمہ کے حصہ کو زمیندار کے ہاتھ بازاری نرخ وقیمت سے فروخت کرکے نقد رقم حاصل کرلیں اختیار ہے۔

بزمانہ سلطان حسن گنگو بہمنی بالی گاروں سے بموجب لانگ بٹائی نقد رقم وصول کرلی جاتی تھی۔ محاصل زراعت بالا سے صرف محصول بعنوان (۱) مالواجب (۲) مال وجہہ (۳) مال جرمانہ (۴) مال پیش کش (۵) مال تمغا (۶) مال سہ بندی (۷) مال نذرانہ وحقوق خدمات لیے جاتے تھے۔

زمانہ قدیم سے بٹائی کا یہ طریقہ تا حال مروج ہے کہ اکثر زمیندار لوگ جب زمین کو زراعت کے لئے دیتے ہیں تو زراعت کرنے والا

بعد اخراجات خیرات وغیرہ تیار شدہ غلہ میں سے نصف خود لیتا ہے
اور نصف صاحب زمین کو دیتا ہے لیکن اس میں مالک کی موجودگی
کی سخت ضرورت رہتی ہے۔

بٹوار۔ ھ۔ اسم مذکر۔ محاصل وصول کرنے والا۔ آگاہی کرنے والا
چنگی لینے والا۔

بٹیری۔ ھ۔ اسم مونث۔ کومٹی اور بنیوں کی شادی کے وقت
ایک رسم ادا کیا جاتا ہے جس میں دولھا کو دولھن کی طرف سے از قسم
پوشاک ونقدی دی جاتی ہے۔

بخش تنخواہ۔ ف۔ مرکب اضافی۔ اسنادی دفاتر میں عطا کی
ایک قسم کا نام ہے جو از قسم تنخواہ۔ از مد تنخواہ۔ بعنوان تنخواہ۔ بطور تنخواہ۔

بحال ف (ع) فعل۔ اپنی حالت پر قایم۔ برقرار۔ ایک
حالت پر۔ بدستور (۲) ٹھیرا ہوا۔ خوش۔ اچھی حالت۔ تندرستی (۳)
سبز۔ شاداب۔ تروتازہ۔ موجود۔ حاضر۔ مستقل۔

بحال وبرقرار داشتہ۔ ف۔ مرکب غیر مفید۔ یہ اسناد کے الفاظ
ہیں جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ مستقل بحالی کے لیے تاکید کی گئی ہے۔

بحضور معلی رسید۔ ف۔ جملہ فعلیہ۔ حضور کی جناب میں پہونچا۔
اعلیحضرت کے ملاحظہ میں پہونچا۔ دفاتر اسنادی میں اس کے معنی اعلیحضرت

کے ملاحظہ سے گذرا" اعلیحضرت نے قبول فرمایا۔ فقرہ "بحضور معلیٰ رسید" یعنی نذر (پیش کردہ) کو حضور نے قبول فرمایا۔ چونکہ حضور کا نذر لے لینا باعث فخر سمجھا جاتا ہے اس لئے دفتر کی جانب سے نذر پیش کردہ کو قبولی نذر کی اطلاع دی جاتی تھی۔

بخاری ۔ ا ۔ اسم مونث ۔ کولکی ۔ باورچی خانہ یا وہ کوٹھری جس میں غلہ رکھا جائے (اس کو مودی خانہ بھی کہتے ہیں)

بخان مذکور ۔ ف ۔ مرکب اضافی ۔ اسنادی دفاتر میں برائے خان مذکور۔ بنام خان مذکور مراد ہے ۔ بنام خان مذکور کا مخفف بخان مذکور ہے۔

بخشی ۔ ف ۔ اسم مذکر (۱) فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب و کتاب رکھنے والا ۔ تنخواہ تقسیم کرنے والا ۔ ہندوستان میں چوکیدار کی تنخواہ تقسیم کرنے والے کو کہتے ہیں (۲) میر سپہ ۔ میر لشکر ۔ سپہ سالار ۔ پہرا چند ملازمین کا سردار ۔ مثلاً داروغہ ۔ اردل ۔ داروغہ جوانان باب ۔ داروغہ جوانان سیندھی ۔ اس شخص کے اختیار میں ملازمین متعینہ کی بحالی برطرفی

بخشی خانہ ف ۔ اسم مذکر ۔ فوج کی تنخواہ تقسیم ہونے کی جگہ بخشی کا دفتر ۔ داروغہ کا گھر ۔ سپہ سالار کا مکان ۔ یا دفتر ۔ شاہان ہند و دکن کے پاس دفتر بخشی گری کے نام سے ایک دفتر

قائم تھا جس میں تمام اسناد متعلقہ فوج وغیرہ کا داخلہ رہتا تھا اور اس زمانہ کا خاص طریقہ یہ تھا کہ ہر ایک سند وغیرہ جس سے متعلق ہوتی تھی داخلہ معمولی کے علاوہ اس علاقہ دار کے پاس بھی سند روانہ کی جاتی تھی جس کا تعلق اس سند سے ہوتا تھا اور بعد اندراج اس سند کی پشت پر اس سند کا داخلہ بھی درج کیا جاتا تھا۔ تحقیقات کے وقت اس دفتر سے بھی دریافت کیا جاتا تھا اب یہ قدیم دفتر کا وجود باقی نہیں رہا۔

بخشی دیوان ۔ ف ۔ اسم مذکر۔ دیوان خانگی۔

بخشی گری ۔ اسم مونث (۱) عہدہ دار۔ مصاحب۔ فوج۔ داروغہ گری۔

۱۱۲۴ھ میں بحکم فرخ سیر بادشاہ دہلی (بعد آصف جاہ اولی کے) امیر الامرا حسن علی خاں بخشی دکن کو دکن کی صوبیداری عطا کرنے کی وجہ ایک عرصہ تک دکن کی صوبیداری ضمیمہ بخشی گری کہلاتی رہی۔

بدرقہ ۔ ع ۔ اسم مذکر۔ دفاتر میں اس فوج کی جماعت کو کہتے ہیں جو خزانہ کے ساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام پر جاتے ہیں۔

بدستور سابق ۔ ف ۔ مرکب اضافی۔ حسب معمول۔ قدیم کے موافق۔ حسب عادت۔

بموجب عملدرآمد ۔ ف ۔ مرکب اضافی۔ اسنادی اصطلاح ہے

لفظ دستور کے ساتھ حسب ذیل مضمون درج کیا جاتا ہے۔ بدستور سابق بعہدۂ دلاور نواز جنگ بہادر بحال۔

بدست۔ ف۔ اسم مونث۔ بالشت۔ وجب۔ شبر اُس مسافت کا نام ہے جو انگوٹھے کے سر ناخن سے چھنگلیا کے سر ناخن تک ہوتی ہے۔

بدستور۔ ف۔ تابع فعل۔ حسب قاعدہ۔ حسب دستور۔ معمولی طور پر۔ اسی طرح۔ دستور۔

جس قدر اسناد شاہی و دیوانی عطا ہوتے تھے ان میں مندرجۂ ذیل الفاظ مختلف شکلوں میں لکھے جاتے تھے۔ (بعنوان اسناد پیشین) اس سے یہ مراد ہے کہ جس معاش کی سند عطا کی گئی تھی وہ بعد ملاحظہ اسناد پیش کردہ جدید سند عطا کی گئی۔

بدستور بھگوٹہ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اس قسم کے اسناد بعد دریافت بھگوٹہ دیہاتی جدید اسناد جاری کیے جاتے تھے۔ اس میں اسناد کے وجود کی ضرورت نہیں۔

بدستور پروانہ۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ سند جدید بعد ملاحظہ پروانۂ پیش کردہ جاری کی گئی تھی۔ اس میں کسی سند یا بھگوٹہ کے معائنہ کی ضرورت نہیں۔

بدستور سابق ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ معاش متعلقہ کی جدید سند اجرا کرنے سے قبل جو طریقہ مقرر تھا اس لحاظ سے سند عطا کی گئی تھی۔

بدستور عملدرآمد قدیم ۔ اس میں بھی سابقہ طریقہ کے بہ موجب حاضر حال کے نام سند عطا کی گئی۔

بدستور یادداشت واقعہ نویسی ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ سند بہ موجب یادداشت واقعہ نویس اجرا کی گئی۔

بدعت ۔ اسم مونث ۔ (۱) دین میں نئی بات ۔ نئی رسم نکالنی ۔ اختراع ۔ احداث ۔ نیا دستور ۔ رخنہ ۔ خرابی ۔ (۲) ظلم ۔ تشدد ۔ سختی ۔ (۳) عوام جھگڑا ۔ فساد ۔ دنگہ ۔ شرارت ۔ دکن کی اصطلاح میں دفتر بدعت اس دفتر کا نام ہے جہاں سے سیندھی شراب کے فروخت کی اجازت دی جاتی ہے ۔ آج کل اس دفتر کا نام دفتر آبکاری ہے ۔ دفتر بدعت میں جملہ کسبیوں ۔ نقالوں اور بھانڈوں کی جماعت کا داخلہ بھی رہتا تھا اور عیدین کے علاوہ بقیہ تقاریب میں امراو ساہوکاران ومعززین ومتصدیان وغیرہ داروغہ بدعت سے اجازت حاصل کرکے رقاصوں کو بلواتے تھے ۔ اور داروغہ کا قاعدہ تھا کہ اس کی اطلاع ذریعہ معروضہ حضور میں پیش کرے ۔

بدفتر رسید ۔ ف جملہ فعلیہ ۔ دفتر میں پہونچا یا دفتر میں وصول ہوئی

یا دفتر میں داخلہ لے لیا گیا۔ قدیم اسناد دفاتر کا یہ مقررہ اصول تھا کہ بادشاہ وقت یا دیوان وقت یا صوبہ دار یا طرفدار وغیرہ عہدہ دار مجاز جب کسی کو سند وغیرہ عطا کرتے تھے تو اس ایک سند کا داخلہ دفاتر اسنادی میں رکھ لیا جاتا تھا (یہ جملہ دفاتر نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی حضرت غفران مآب کے عہد تک موجود تھے) اور اس سند کی پشت پر ہر دفتر متعلقہ کی خاص علامت[1] اور تاریخ مع شرح ذیل درج کی جاتی تھی (یعنے بتاریخ ــــ سنہ جلوس یا ہجری نقل بدفتر ــــ رسید) اس کے اصطلاحی معنے یہ ہیں کہ اصل سند یا احکام وغیرہ کی نقل بتاریخ ــــ دفتر ــــ میں داخل کر لی گئی اور بعد اندراج داخلہ جات جملہ دفاتر۔ اصل سند (یعنے اصل مبیضہ سند مہری و دستخطی) اہل معاملہ کو دی جاتی تھی تاکہ وہ اس سند کے موافق معاش از قسم نقدی یا اراضی پر قابض رہے۔

اس وقت ہم ان اسنادی دفاتر کے مختصر نام ذیل میں درج کرتے ہیں کہ جن کے داخلہ سند کی پشت پر مندرج رہتے ہیں۔

(۱) دفتر استیفا (۲) دفتر اہل خدمات شرعیہ (۳) دفتر ایلچیان (۴) دفتر المیہ داران (۵) دفتر انعام داران (۶) دفتر بخشی گری (۷) دفتر پیشکار صدارت (۸) دفتر حضور (۹) دفتر داروغہ (۱۰) دفتر دہ نیمی (

[1] ہم نے اس وقت بلحاظ اصول سیاسی اسنادی دفاتر کے خاص علامات و نشانیوں کو درج کتاب کرنا مناسب خیال نہیں کیا۔

(۱۱) دفتر دیوان خاص (۱۲) دفتر دیوان دکن (۱۳) دفتر دیوان کل (۱۴) دفتر سررشتہ داری (۱۵) دفتر سیاہہ خاص (۱۶) دفتر سیاہہ دیوان (۱۷) دفتر شاہی (۱۸) دفتر صدارت (۱۹) دفتر صدودی (۲۰) دفتر فوجداری (۲۱) دفتر قانون گوئی (۲۲) دفتر مال (۲۳) دفتر واقعہ (۲۴) دفتر وقایع کل (۲۵) دفتر وغیرہ گری (۲۶) دفتر وکالت کل (۲۷) دفتر وزیر کل۔

دفاتر متذکرہ کی تفصیل وضاحت کے ساتھ متعلقہ ردیف میں درج کر دی گئی ہے

بَدْنی۔ ە۔ اسم مونث وہ شرط جو کسی پیداوار کے خریدنے کی بابت فصل سے پیشتر قرار پاجائے یا غلہ کٹنے سے پہلے اس کا نرخ ٹھہرالیا جائے۔

(۲) سائی داونی۔ اب بھی دکن میں یہ طریقہ جاری ہے کہ ساہوکار زراعت کرنے والے کو حسب ضرورت روپیہ اس شرط سے دیتے ہیں کہ غلہ زمین پر تیار ہوتے ہی اس کا خریدار (قرض دینے والا ساہوکار) ہوجاتا ہے۔ غلہ تیار ہونے سے قبل اس کا نرخ مقرر ہوجاتا ہے اور پھر اسی نرخ سے زراعت کرنے والا غلہ اپنے ساہوکار کو فروخت کر دیتا ہے۔ یہ نرخ بازار کے نرخ سے نصف یا پون حصہ کم رہتا ہے۔

بَدھَاوا۔ ە۔ اسم مذکر } بڑھوتری۔ بالیدگی (اصطلاح) وہ انعام جو
بَدھَائی۔ ە۔ اسم مونث } بچہ پیدا ہونے پر دعائے افزایش عمر کے صلہ میں دیا جاتا ہے۔ وظیفہ دعاگویان (۲) بچہ پیدا ہونے کی مبارک باد۔

(۳) شادیانہ ۔ خوشی کی گیت ۔ منگل (۴) انند ۔ خوشی ۔ جے جے کار (۵) بیاہ کا انعام ۔ اکثر شادی و تسمیہ خوانی و دیگر مبارک تقاریب کے موقع پر جو انعام دیا جاتا ہے اس کو خلعتانہ کہتے ہیں اس کے دو قسم ہیں (۱) اگر معطی مقتدر کے گھر ایسے تقاریب ہوں تو اس موقع پر معطی بفرط خوشی حسب حیثیت خلعت فاخرہ تقسیم کرتا ہے (۲) معطی کے متعلقہ ملازم یا عزیز کے گھر تقریب ہو تو ایسی صورت میں بھی بفرط عنایات خلعت فاخرہ سے اپنے ملازم کی عزت افزائی کرتا ہے۔

بدہند ۔ فعل ۔ اسنادی دفاتر کے سوال بند و تجویز بند پر بادشاہ وقت یا دیوان وغیرہ کے قلم خاص سے تجویز "بدہند" ہوا کرتی تھی تجویز کے اصطلاحی معنی حکم کے ہیں ۔ بدہند سے مراد سند اجرا کی جائے یا بدہند کے ساتھ انعام یا کوئی اور لفظ ہو تو اس کے مناسبت کے لحاظ سے مرادی معنے لئے جاسکتے ہیں یا

بدیکھاں ۔ ف ۔ تابع فعل ۔ بنام دیکھاں کا مخفف بہ دیکھاں ہے

برات ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ تنخواہ ۔ وہ کاغذ جس کے ذریعہ خزانہ سے رقم اٹھائی جائے ۔ برآور و تنخواہ یا صادر وغیرہ

برادر عینی ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ سگا بھائی ۔ حقیقی برادر شفیق ۔ ایک ماں کے لڑکے۔

برادر اندر ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ علاتی بھائی ۔ سوتیلا برادر ۔ رضائی بھائی ایک باپ کی اولاد مگر ماں علیحدہ ۔

برآورد۔ ف۔ اسم مونث۔ فرد تخمینہ۔ فہرست حساب۔ تکذمہ تنخواہ کا کاغذ و گوشوارہ۔

برآوردہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ قلعہ (مونث) قلعہ کی دیوار۔ حصار۔

برآول۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ پیش رو۔

برلبست۔ ف۔ اسم مذکر۔ رسم وقانون و پرگنات و اصول دیکھہ ودیکھاں۔

برلبستہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ زمانہ قدیم میں ایک قسم کے عطیہ کا نام تھا۔ جواز قسم مقطعہ تصور کیا جاتا تھا اس کو بعض اصحاب سربستہ کے معنی میں استعمال کئے ہیں۔

بربناء سوال سند۔ ف۔ مرکب اضافی۔ اصطلاح اسنادی میں سند سوال دیکھ کر اجرائی سند کے احکام درج کیے جاتے تھے۔

بربناء عرضی۔ عف۔ مرکب اضافی۔ بموجب عرضی۔ دفاتر اسنادی میں یہ طریقہ تھا کہ بعد ملاحظہ عرضی سند و احکام کی اجرائی کے احکام جاری ہوتے تھے ان اسناد و احکام کی تحقیق کے وقت مزید اسناد و احکام کے طلبی کی ضرورت نہیں۔

برآمد خام۔ ف۔ اسم مذکر۔ خرچ شدہ رقم کا تخمینہ۔ اندازہ حساب۔

برآمد نویس۔ ف۔ اسم مذکر۔ خرچ شدہ رقم کا حساب لکھنے والا۔ بقایا نویس۔

برباقی - ف - اسم مذکر - بقایا - بقیہ - نصف ثانی -

برت - س - اسم مونث (۱) وجہہ معاش - معیشت - آجیوکا - علوفہ (۲) آمدنی - آمد - (۳) مال جائداد - عطا شدہ جاگیر - معافی زمین - (۴) حق ورثہ - نیگ - انعام (۵) سرکار - پرورش کرنے والا -

اکثر راجگان خود مختار کے اسنادمیں لفظ برت موجود ہے - لیکن اسناد شاہی میں اس کا پتہ نہیں ملتا -

برخوردار - ف - صفت - یہ لفظ تین کلموں سے مرکب کیا گیا ہے -

(۱) بر بمعنی پھل (نیکی) - (۲) خور بمعنی کھاجا (نعمت دینا (۳) دار بمعنی رکھ جانیوالا (۳)

(۱) فیروزمند - اقبالمند - بختاور (۲) زندگانی کا پھل اٹھانے والا (۳) (اسم) بیٹا - فرزند - قرۃ العین - نورچشم (۴) دعا - عمردراز ہو - جیتے رہو -

اکثر بادشاہان وقت امراء و عمائدین سلطنۃ کو برخوردار کے لقب سے ملقب فرمایا کرتے تھے -

علی ہذالقیاس وزراء و دیگر اراکین سلطنت بھی اپنے سے کم رتبہ والوں کو اسی القاب سے عنایت نامجات روانہ کیا کرتے تھے -

برسخے - ف - اسم مذکر - فدیہ - قربانی - صدقہ - ذکوٰۃ -

برد - ف - اسم مونث (۱) فتح - بالائی یافت - اوپری سنداہیج آمد - یافت -

برشگال - ف - اسم مونث - موسم برسات - فصل - بیع - نفع (۲) شرط - ہوڑ -

برقرار - ف - ع - صفت - قائم - ٹھری - باقی - موجودہ - حاضر - بحال - مستقل -

برقرار داشتہ - سندی اصطلاح میں اس کے معنی مستقل کے ہیں -

برقنداز - ف - اسم مذکر - توڑے دار بندوق رکھنے والا سپاہی بندوقچی - (۲) عدالت یا پولس کا سپاہی - (۳) پاسبان - محافظ

دکن میں جوانان برقنداز کا ایک زمرہ ہے جو بیرق کی لکڑی کی جڑ میں ایک بارود وغیرہ کا خاص خزانہ ہوتا تھا - یہ اکثر جنگ میں کام آتے تھے - اس کی بانس بہت پختہ ہوتی تھی اس لئے کہ جب جنگ میں اس بیرق کو آگ لگا کر دشمن کی طرف پھینکتے تھے تو بیرق بارود کے زور سے تڑپ کر صدہا فوجی سپاہیوں کو تباہ و تاراج کر دیتی تھی -

برن غار - ت - اسم مونث - فوج دست چپ - بائیں طرف کی فوج کو برن غار کہتے ہیں -

برنگار (فعل) - لکھا جائے - پیش کیا جائے - لکھ کر پیش کیا جائے معروضہ گذرانا جائے -

بری - ہ - اسم مونث - وہ میوہ مٹھائی و سامان وغیرہ جو سانچق

کے روز دولھا کی جانب سے دلہن کے پاس بھیجا جاتا ہے۔

برید ع۔ اسم مذکر (۱) قاصد، نامہ بر (۲) ایک پیمانہ کا نام ہے جو چار فرسخ یا ۱۲ میل کا ایک برید ہوتا ہے (۳) غلام کا نام۔

برید ع۔ اسم مذکر۔ دکن کا ایک شاہی خاندان کا لقب جس کا نام محمد قاسم برید تھا۔ اس نے اولاً خاندان بہمنیہ کے غلاموں میں ملازم تھا اور بعد میں رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے خاندان بہمنیہ کو تباہ کرکے بیدر کا خود مختار بادشاہ بن گیا تھا۔ خاندان بریدی کی بادشاہت کا ابتدائی زمانہ ۹۲۴ھ اور انتہائی زمانہ ۱۰۱۸ھ ہے۔ بریدی حکومت بیدر شریف پر جملہ ۹۴ سال رہی۔ خاندان بریدیہ میں (۷) بادشاہ گذرے ہیں جن کا ذکر قبل ازیں کردیا گیا ہے۔

بَرتھارہ ہ۔ اسم مونث۔ (ابقال) ضیافت دداع جو دلہن والوں کی جانب سے دی جاتی ہے۔

بساط افگن ف۔ اسم مذکر۔ فراش کو کہتے ہیں۔

بَست ہ۔ اسم مونث (۱) اسباب۔ اثاثہ۔ اثالا (۲) چیز۔ شئے

بِسْمِ اللّٰہ ع۔ اسم مونث۔ مخفف ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا زمانہ قدیم میں مسلمان بادشاہوں نے اپنے جملہ اسناد کے سرنامہ پر تبرکاً ویمناً اولاً بسم اللہ ضرور لکھا کرتے تھے۔ کیونکہ اس اسم اعظم کے بہت بڑے فضائل ہیں۔

بَسَنْدَر - ہ - اسم مونث (۱) اگنی دیوتا - پوجا کی آگ - پاک اور مقدس آگ۔

بسوانسہ یا بسوانسی ہ اسم مذکر - ملامان ہند کے سطحی پیمانہ جو بسوانسہ سے بڑے ہیں۔ ۲۰ بسوانسہ مساوی حصہ کا ایک بسوہ کہلاتا ہے اور ۲۰ بسوہ حصہ مساوی کا ایک بیگہ کہلاتا ہے۔

بسوانسہ یا بسوانسی کے چھوٹے پیمانوں کے نام۔

بسوانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی تقسیم کرنے پر ہر ایک حصہ کو تسوانسہ کہتے ہیں
تسوانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی تقسیم کرنے پر ہر ایک حصہ کو پتوانسہ کہتے ہیں
پتوانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی فرض کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو انسوانسہ کہتے ہیں۔

بسوانسی - ہ - اسم مونث - بسوہ کا بیسواں حصہ - بیس کچوانسی کی مقدار بسوانسی کے چھوٹے پیمانہ جو ممالک مغربی - دہلی شریف - پٹنہ - شاہ آباد - ساران - بھاگلپور اور سیکر میں مستعمل ہیں۔

ایک بیگہ الٰہی یا (۳۰۲۵) مربع گز انگریزی کے ۲۰ بسوانسی ہوتے ہیں۔
ایک بسوانسی یا (۷۵۶۱۲۵ء) مربع گز انگریزی کے ۲۰ کچوانسی ہوتے ہیں
ایک کچوانسی یا (۳۴۰۳۱۲ء) مربع فٹ کے ۲۰ ہسوانسی ہوتے ہیں
ایک ہسوانسی یا (۲۴۵۰۲۵ء) مربع انچ کے ۲۰ ہنسوانسی ہوتے ہیں

بِسوہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر۔ ایک بیگہ کا بیسواں حصہ۔ زمین کا انداز۔ زمین کا حصہ (۳۶۰۰) گز مربع کا ایک بیگہ کہلاتا ہے اور بیگہ کے بیسویں حصہ کا نام بسوہ ہے۔

بسوہ کے دوسرے اقسام جو گز سے چھوٹے پیمانہ میں داخل ہیں۔

مسلمان بادشاہان ہند کے گز کی تقسیم۔

گز کے ۲۰ مساوی حصہ کئے گئے اور ہر حصہ کا نام بسوہ رکھا گیا۔

گز کے کبھی ۲۴ حصہ مساوی بھی کرتے ہیں اور ہر حصہ کو تسو یا طسوج کہتے ہیں۔ طسوج یا تسو کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو طسوانسہ کہتے ہیں۔ طسوانسہ کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کا نام خام رکھتے ہیں۔ خام کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو ذرہ کہتے ہیں۔

بعض حضرات حسب ذیل گز کی تقسیم کیے ہیں۔

ایک گز کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو طسوج کہتے ہیں

طسوج کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو حبہ کہتے ہیں

حبہ کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو جو کہتے ہیں۔

جو کو چھ حصہ مساوی میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو خردل کہتے ہیں۔

خردل کو بارہ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو فلس کہتے ہیں

فلس کو چھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو فتیلہ کہتے ہیں۔
فتیلہ کے چھ مساوی حصے فرض کرتے ہیں اور ہر حصہ کو نقیر کہتے ہیں۔
نقیر کو آٹھ حصے مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو قطمیر کہتے ہیں۔
قطمیر کو بارہ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو ذرہ کہتے ہیں۔
ذرہ کو آٹھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو ہمیہ کہتے ہیں

بسوہ دار۔ ا۔ اسم مذکر۔ کاشتکار کا حق رکھنے والا۔ زمین کے کسی حصہ کا مالک۔ شریک دیہہ۔ حصہ دار۔ کاشت کار

بصلۂ خوں بہا۔ ف۔ اسم مذکر۔ وہ عطا جو جان نثاری کے صلہ میں دی گئی ہو۔

بطن۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) پیٹ۔ شکم۔ اندر۔ بھیتر۔

بطنًا بعد بطن۔ ع۔ تابع فعل۔ پشت در پشت۔ پیڑھی در پیڑھی نسلًا بعد نسل۔ (۲) آبائی۔ خاندانی۔ موروثی۔

جن اسناد میں نسلًا بعد نسل و بطنًا بعد بطن لکھا ہوتا ہے وہی معاش پشت در پشت جاری رہتی ہے اور جب شاہان وقت ایسے عطیات کا پشت ہائے پشت تک بحال رکھنے کا خاص معاہدہ رکھتے ہیں تو پھر کبھی اس کے خلاف نہیں کرتے۔ اور نہ ان کے بعد کے بادشاہ اس کے خلاف کر سکتے ہیں۔

البتہ خاص خاص صورتوں میں ضبط بھی کر سکتے ہیں۔ جس سند میں نسلاً بعد نسل یا بطناً بعد بطن لکھا ہوتا ہے اس کو دفاتر سرکار بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مکرر الفاظ کا لکھنا تاکید میں داخل ہے۔ جس سند میں نسلاً بعد نسل یا بطناً بعد بطن کے الفاظ درج نہیں ہوتے ہیں وہ معاشیں تاحیات متصور ہوتے ہیں۔ بعض خاص صورتوں میں دفاتر دکن ہیں دوا آبھی تصور کرتے ہیں۔

بعرض حضور معلیٰ رسید۔ ف۔ معروضہ حضور میں پیش کیا گیا۔ اسنادی اصطلاح میں معروضہ حضور کے ملاحظہ سے گزرا۔ حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے واقعات کو سماعت فرمایا۔

بعنوان۔ ع۔ ف۔ تابع فعل۔ بہ طریق۔ بہ طرز۔ بہ انداز۔ بوجہ بسبب۔ معاشیں حسب ذیل عنوان پر دی جاتی تھیں۔

بعنوان اخراجات (مسجد یا دیول) اس سے مراد یہ ہے کہ جو معاش جس خرچ کے لئے عطا کی گئی ہے اس کا تعلق مشروط الخدمت سے ہوگا۔

بعنوان اضافہ۔ دکن تابع فعل۔ تم بعنوان اضافہ سے مراد صادر پٹی ہے۔ یعنے سالتمام کے اخراجات صادر دیہہ وغیرہ میں جس قدر کمی ہوتی تھی (دیکھو) دیپانڈیوں نے رعایا سے بعنوان اضافہ فی اسم رقم مقررہ حاصل کیا کرتے تھے اس کو صادر پٹی بھی کہتے ہیں۔

بعنوان التمغا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معاش جو جاری کی گئی ہے

وہ بطریق التمغا عطا کی گئی۔

بعنوان امانی ۔ اس سے مراد بطریق قول یا تعہد یا گتہ پر معاش عطا کی گئی ہیں اس قسم کی معاشیں اسی معاشدار کے خانداں میں جاری رہتی ہیں ۔

بعنوان انعام ۔ اس سے مراد یہ ہے معاش عطاشدہ کا پن نہیں لیا جائے گا بلکہ بطریق مدد معاش بغرض پرورشی اراضی وغیرہ عطا کی گئی ہیں ۔

بعنوان بالمقطعہ ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معاش عطاشدہ کا پن قابض زمین سرکار میں داخل کرے ۔

بعنوان پوجا ونندادیپ ۔ برائے پوجا وغیرہ اراضی دی گئی ہوں جو مشروط تصور کی جاتی ہیں ۔

بعنوان تنخواہ ۔ بطریق تنخواہ نقدی یا اراضی عطا کی گئی ہیں ۔ جو بہ صلۂ کارگزاری ہے ۔

بعنوان جمع وخرچ سے مراد یہ ہے کہ دیسکھ یا دیسپانڈیہ وعامل پرگنہ جن سے متعلق اس پرگنہ کی رقم جمع وخرچ کا حساب رہتا ہے ۔ اس میں سے جو رقم بحساب مقررہ بچ جائے وہ ان کا حق تھا ۔ اسی طرح اراضیات بھی دی گئیں ۔

بعنوان خیرات - برائے دعاگوئی وغیرہ اجرا کی گئیں۔

بعنوان ذات جاگیر سے مراد جاگیردار کی صرف ذات کے لیے معاش عطا کی گئی ہے جو اس کی حد تک بحال رہ سکتی ہے۔ اگر اس میں الفاظ نسلاً بعد نسل درج ہوں تو اس کا تعلق دوامی متصور کیا جا سکتا ہے۔

بعنوان بیرستہ - اس سے مراد بوقت مقررہ یکمشت یعنے ایک دم (ایک وقت) میں ادا کیا جائے۔

بعنوان صادرسہ بندی سے مراد فوج کے اخراجات کیلئے معاش از قسم نقدی یا اراضی عطا کی گئی ہو۔

بعنوان مدد خرچ سے مراد۔ بغرض پرورشی یا بطریق امداد اخراجات ذات معاش وغیرہ دی گئی ہو۔

بعنوان مدد معاش - اس کے معنی یہ ہیں کہ اس قسم کی معاشیں جس قدر دی گئی ہیں وہ بغرض پرورشی مشایخین وغیرہ دی گئیں۔

بعہدہ بحال - ف تابع فعل - اسنادی اصطلاح میں عہدہ پر بحال کیا گیا و عہدہ پر تقرر کیا گیا۔ ذمہ دار بنایا گیا۔

بقّال - اسم مذکر - لغوی معنے - کنجڑا - اصطلاحی - مودی بنیا پرچونیا۔

بقایا - اسم مونث - (باقی کی جمع) بقیہ - بچا ہوا - چھوٹا ہوا - بحیث

پکّا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) مٹھی ۔ مشت (۲) مشت خاک ۔ مشت غبار دیہات میں قاعدہ ہے کہ جب کھیت پر غلہ تیار ہو جاتا ہے تو انعام کشہ مٹھی کے نام سے غلہ تقسیم کیا جاتا ہے ۔

بکتر ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ جلتہ ۔ ایک قسم کی زرہ جو لڑائی میں پہنتے ہیں لوہے کی کڑیوں کا بنا ہوا جامہ ۔

بالاستیعاب ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ تمام وکمال ۔

بلا تردد ۔ ع ۔ تابع فعل ۔ بے فکری ۔ بے اندیشہ ۔ بلا وسواس بے کشش پنج ۔ بغیر ازپس وپیش ۔ گھر بیٹھے ۔

بے تامل ۔ اسم مونث ۔ زمین افتادہ ۔ بے جوتی ہوئی زمین زمین بنجر ۔ بلا تردد کشتکار ۔

بلا تکلف ۔ ع ۔ تابع فعل ۔ (۱) بلا تصنع ۔ بے بناسے ۔ بے آمیزش راست راست ۔ ٹھیک ٹھیک ۔ درست ۔ بے ساختہ ۔ فی البدیہہ بلا وسواس ۔

بلا توقف ۔ ع ۔ تابع فعل ۔ بے تامل ۔ ترت ۔ جلد ۔ بلا وقفہ بلا انتظار ۔ بلا فصل ۔

بلا شرط ۔ ع ۔ تابع فعل ۔ بے شرط ۔ بے تامل ۔ ترت ۔ جلد ۔ غیر مشروط بلا شرط جو معاشیں سرکار سے عطا ہوتی ہیں آنکی نسبت صیغہ مذہبی اور

مال سے کسی قسم کا تشدد نہیں ہوتا ہے۔ ایسی معاشیں اکثر انعام جمع وجوہ مدد معاش بھی کہلاتی ہیں۔

بلاناغہ۔ ع۔ ت۔ تابع فعل۔ برابر۔ متواتر۔ روزمرہ سلسلہ وار بغیر از تعطیل۔ روز روز روزانہ۔ بلاروک۔ جو یومیہ سرکار سے عطا کیا جاتا ہے اس میں لفظ بلاناغہ ضرور درج رہتا ہے تاکہ تقسیم یومیہ میں وقفہ نہ ہو یعنے تقسیم روزانہ ہوا کرے مگر اب گورنمنٹ نے روزمرہ کا طریقہ متروک کر دیا ہے بلکہ بحساب روزانہ جملہ رقم یکمشت ایکدم ختم ماہ پر دی جاتی ہے بعض یومیہ چوماہا یا ششماہا کے نام سے موسوم ہے جو چار ماہ اور چھ ماہ کے بعد تقسیم کیا جاتا ہے۔

بلاتامل۔ ع تابع فعل۔ بغیر دیر کئے۔ فوراً۔ بلاتردد۔ بلاکوشش اسی وقت۔ فی الفور۔

بلاہرہ اسم مذکر۔ گنوار (۱) شدر۔ ٹھلیا۔ خدمتی (۲) ہرکارہ (۳) رہنما۔ رہبر (۴) بیگاری (۵) پاسبان چوکیدار

بلدہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ شہر نگر۔ قصبہ۔ بستی (بفتح بار موحدہ بھی جائز ہے)

بلقیس۔ ع۔ اسم مونث۔ سبا واقع ملک عرب کی ملکہ وسابانا تھی یہ ملکہ جو شناس اور کافرہ تھی حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی اولاً ہمعصر بعدہٗ زوجہ بن گئی تھیں۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس زمانہ میں سرزمین شام کے خداپرست بادشاہ تھے فریقین (یعنے حضرت سلیمان وحضرتہ بلقیس) ایک دوسرے کے حالات سنتے تھے آخر کو تعلقات بڑھتے چلے ایک روز کا واقعہ ہے حضرتہ بلقیس خود حضرت کی ملاقات کو آئیں۔ اور حضرت کی خداترسی و پاک باطنی کا حال دیکھ کر حیران وششدر ہوگئیں۔ آپ کچھ دنوں حضرت کی مہمان رہ کر تائب اور بہ موجب شریعت منکوحہ کہلائیں آپ کے مسلمان ہونے کے بعد سے مسلمان عورتوں کا نام بلقیس زمانی یا بلقیس بیگم ہونے لگا

بلقیس زمانی بیگم ۔ع۔ف۔ اسم مونث۔ سلطان جمشید قلی قطب شاہ کی والدہ کا نام تھا جمشید قلی قطب شاہ کے (یہ بادشاہ دکن کی بادشاہت ایک عرصہ تک کرتا رہا) انتقال کے بعد یعنے ۹۵۷ھ سے بوجہ کم سنی سبحان قلی قطب شاہ فرزند جمشید قلی قطب شاہ۔ جمشید کی ماں نے ایک عرصہ تک سلطنت کی تھی اور اس نے اپنا دیوان سیف خاں عین الملک کو بنایا

بلگرام ف۔ اسم مذکر۔ اس کا اصل نام کابل گڑھ تھا سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ سے وہاں اسلام پھیلا۔

بموجب ۔ف۔ع۔ تابع فعل۔ موافق مطابق۔ شاہان ہند

ودکن سند اجرا کرنے سے پہلے جب تک اسناد قدیم یا عملدرآمد و بھگوٹہ وغیرہ کو نہیں دیکھتے تھے اس کا اظہار سند میں نہیں کرتے تھے جس کا ذکر تمثیلاً ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بموجب اسناد پیش۔ اس سے مراد پیش کردہ اسناد کی بناپر سند عطا کی گئی۔

بموجب بھگوٹہ قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بھگوٹہ دیہاتی کے لحاظ سے سند عطا کی گئی۔

بموجب پروانہ قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پروانہ قدیم کے ملاحظہ فرمانے کے بعد سند دی گئی۔

بموجب عملدرآمد قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ بلحاظ عملدرآمد قدیم سند دی گئی۔

بموجب واقعہ نویسی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پرگنہ کے واقعہ کو ملاحظہ فرماکر سند عطا کی گئی۔

بموجب یادداشت واقعہ نویسی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ واقعہ نویسی پرگنہ معاش کے متعلق یادداشت پیش کرنے پر معاش عطا کی گئی۔

بملاحظہ گذشت۔ صت تاریخ خیال حسب درخواست بادشاہوں و یامداراالمہاموں کے ملاحظہ سے گذرتی تھی اور اس پر کوئی تجویز کرنی منظور نہ ہوتی تھی تو صرف اس پر تندر لکھتے تھے بملاحظہ گذشت۔ یعنے

معلوم ہوا یا درخواست وغیرہ ملاحظہ کی گئی۔ اس کے مرادی معنے داخل دفتر
شریک مسل۔ بعض اوقات اس حکم پر بھی اسناد واحکام اجرا ہوتے ہیں (یہ طریقہ ضعیف ہے)
بن۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) جنگل۔ وہ جگہ جہاں سے بہت خودرو درخت
کھڑے ہوں۔ مرغزار۔ (۲) صحرا۔ دکن میں تین بن زیادہ مشہور ہیں
(۱) املی بن (۲) بیر بن (۳) سیندبن۔ جس مقام پر جھاڑ کثرت سے
اوگتے ہیں اس کو بن کہتے ہیں۔ چونکہ انعام وجاگیر وغیرہ میں یہ تذکرہ
درخت کثرت سے موجود ہوتے ہیں جو اس علاقہ کے جاگیردار یا انعامدار
کو معاف ہیں مگر بعض معلعہ دار وغیرہ کو سیندبن معاف نہیں ہیں
بلکہ اس کا محاصل سرکار میں داخل ہوتا ہے۔
بنجارا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ اناج کی سوداگری کرنے والا۔ سوداگر۔ بیوپاری
ایک قوم ہے جو غلہ کی سوداگری کرتی ہو دکن میں اس وقت تک بھی بنجاروں کا طریقہ
یہ ہو کہ سو بیل دو دو سو بیل پانچ پانچ سو بیل پر غلہ کے تھیلے ساہوکاروں سے
گتہ پر لیکر جس کے پاس ساہوکار روانہ کرتا ہے وہاں یہ بنجارے غلہ
لیجا کر پہنچاتے ہیں۔ یہ لوگ بہادر بھی ہوتے ہیں ان کے اہل وعیال
انھیں کے ساتھ رہتے ہیں۔ ریل کی ایجاد کے بعد سے اب ان سے زیادہ
کام نہیں لیا جاتا۔
بنجر۔ ہ۔ اسم مونث۔ وہ زمین جو مدت سے بوئی جوتی نہ گئی ہو

افتادہ۔ غیر مزروعہ۔ بلاتردد۔ وہ زمین جس میں کچھ پیدا نہ ہو۔
دکن میں دیکھوں دو پانڈیان وغیرہ کو جو معاش دی جاتی تھیں ان کو
یہ شرط بھی لگا دی جاتی تھی کہ اس علاقہ میں کوئی زمین افتادہ نہ رہنے
بلکہ زراعت ہوتی رہے اس کا حاصل جو کچھ وصول ہوتا تھا بحساب فی
روپیہ ایک آنی یا اس سے زیادہ بھی ان کو دیا جاتا تھا اب یہ شرطیہ
طریقہ باقی نہیں رہا۔

بن چرائی۔ ف۔ اسم مذکر۔ چراگاہ۔ جانور چرنے کی جگہ وہ مقام
جہاں جانور بکثرت چرتے ہیں۔ دکن کی اصطلاح میں بن چرائی سے مراد
بنجاروں کے مویشی و دیگر مواضعات کے جانور جو دوسرے گاؤں سے
اس موضع یا تعلقہ کے چراگاہ میں آکر چرتے ہوں۔

بند۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) جوڑ۔ عضو۔ جوارح (۲) گرہ۔ گانٹھ
(۳) روک۔ رشتہ۔ مینڈ (۴) تنی وہ ڈورا یا پتلا سلا ہوا فیتہ جس سے
انگرکھا وغیرہ باندھتے ہیں جس کو تکمہ بھی کہتے ہیں۔ بندحسن۔ بندش
کپڑے کی پٹی (۵) حبس۔ دانو۔ پیچ (۶) کاغذ کی دھجی۔ کاغذ کی پٹی
دفتری اصطلاح میں اس کاغذ کو کہتے ہیں جو اس کے ساتھ ہو جس کا
مضمون اسی کاغذ اول سے متعلق ہو جیسے سند۔ اگر مضمون سند زیادہ
ہو تو اس کے ساتھ دوسرے کاغذ پر بقیہ مضمون لکھ کر اس کو بند اول

وبند و وم کہتے ہیں۔

بند تجویز۔ ف۔ اسم مذکر۔ اسنادی اصطلاح میں ایک خاص کاغذ کا نام ہے جو سوال بند پیش ہونے کے بعد تجویز بند دفتر کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے۔

بندگانعالی۔ ف۔ اسم مذکر۔ ملازمان حضور۔ مراداً حضور۔ خودبدولت۔ سرکار۔ بادشاہ۔

بندوبست۔ ف۔ اسم مذکر (۱) نظم و نسق۔ انتظام (۲) انضباط انقیاد (۳) اہتمام۔ انصرام۔ (۴) ضابطہ۔ قاعدہ (۵) سلیقہ۔ سگھڑاپا۔ (۶) زمین کی حدبندی اور انتظام محصلات۔ زمین کے خراج کا انصرام۔ (۷) ترتیب (۸) تدبیر۔ تجویز۔ دکن میں ایک خاص محکمہ کا نام بندوبست ہے جس میں جملہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے اراضیات کا باضابطہ نقشہ موجود ہے۔

بنظر در آمد۔ ف تابع فعل۔ اکثر بادشاہ و وزراء کے ملاحظہ میں جب درخواستیں پیش ہوتی تھیں اور ان معتدروں کو کوئی تجویز کرنی منظور نہ ہوتی تھی تو اس پر صرف لفظ بنظر در آمد لکھتے تھے۔ اگر کوئی تجویز کرنی مقصود ہوتی تو حسب موقع تجویز کرتے مثلاً بنویسند یا شد بدہند یا بنام دفتر جیسے (۱) صرف منشی صدیق یا (۲) بدفتر (۳) یاسوال وغیرہ

لکھدیا کرتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ (۱) منشی صدیق حسب ضابطہ کارروائی کریں (۲) دفتر سے کیفیت یا کارروائی کی جائے۔ (۳) سوال بند پیش ہو۔ (ضعیف طریقہ ہو کہ اس حکم پر بھی بعض اوقات اسناد غیر جاری ہوئی ہیں)

بنظر گذشت۔ ف۔ تابع فعل۔ اس کے اصطلاحی معنے یہ ہیں کہ (۱) نظر سے گذرا (۲) کنایتاً داخل دفتر کردی جائے مگر اکثر ایسے کاغذات کی بناء پر فرمان یا سند وغیرہ جاری کیے گئے ہیں۔ (یہ ضعیف ہے)

بنویسند۔ ف۔ فعل۔ اسنادی دفتر کے فرد سوال زیر دستخطی پر اگر حاکم وقت نے بنویسند لکھا تو اس کے دفتری معنے حکم کے ہیں یعنی سند بنویسند۔ اور اگر مسودہ سند پر "سند بدہند یا بنویسند" لکھا ہو تو اس کے معنی اصطلاح اسنادی میں حکم کے ہوتے ہیں یعنی مبیضہ سند بعد دستخط و مہر سرکار اہل معاش کو دی جائے۔

بے باق۔ ف۔ اسم مذکر۔ ادا کرنا۔ کامل ادائی۔ باقی نہ رکھنا

بہادر۔ صفت۔ ف (۱) موتی کی سی قیمت رکھنے والا۔ سوربیر سورما۔ جری۔ جوانمرد۔ غازی۔ جنگی (۲) عالی حوصلہ۔ دلیر۔ نڈر۔ (۳) خطاب جو امرائے شاہی یا اعلیٰ ملازم گورنمنٹ کو منجانب بادشاہ عطا کیا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں شاہان سلف کا یہ قاعدہ تھا کہ جس شخص کو بادشاہ وقت نے خطاب سرفراز فرماتا تھا تو اس کے ساتھ ہی سا

حسب حوصلہ خلعت وجمعیت وجاگیر و نوبت و نقارہ وعلم وغیرہ وغیرہ مرحمت کرتا۔

بھاگ (ہ) اسم مذکر (۱) حصہ۔ ٹکڑا (۲) نصیب۔ قسمت۔ مقسوم بیرا لیدھ۔ کرم (۳) ورثہ (۴) سرکاری بانٹ یعنے تقسیم محصول (۵) تقسیم (۶) اقبال۔ خوش نصیبی۔

بھاگ نگر (ہ) اسم مذکر۔ شہر حیدر آباد دکن کا قدیم نام بھاگ نگر تھا اور اس سے بھی قدیم نام چنچلم تھا۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ بجائے بھاگ نگر کے حیدر آباد نام رکھا۔ اور حیدر آباد دکن کے قلعہ محمد نگر کا قدیم نام گولکنڈہ تھا اور اس سے بھی قدیم نام منگل تھا۔ اس قلعہ کا بنانے والا راجہ رائے ورنگل دیورائے کا جد اعلیٰ تھا اور اسی نے اس کا نام منگل رکھا تھا جس کو اب قلعہ گولکنڈہ یا محمد نگر کہتے ہیں۔ سلطان محمد قطب شاہ نے گولکنڈہ کا نام قلعہ محمد نگر رکھا۔

بھاولی ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دفاتر مال کی اصطلاح میں ایک خاص پن کو کہتے ہیں جو زمینداروں سے لیا جاتا تھا۔ سرکاری زمین کا حق یعنی پن اس زمین کے کل محاصل میں سے نصف (غلہ) لیا جاتا تھا جس کو بٹائی بھی کہتے ہیں۔

بھٹی دار (۱) اسم مذکر۔ کلال۔ مے فروش۔ بادہ فروش۔ شراب بیچنے والا

بہ دَرَجہ (۲) تابع فعل۔ بہی دربہی۔ سلسلہ وار۔ تفصیل وار۔ منفصل مثال جیسے بدرجہ حساب بنا دیا۔

بھرتی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) حشو۔ بھراؤ۔ اگنہ۔ وہ چیز جو کسی کے اندر بھری جائے (۲) داخلہ۔ اندراج۔ کسی محکمہ میں نام لکھا جانا۔ معزول یا متوفی ملازم کی جگہ دوسرے کو مقرر کرنا (۳) تکمیل۔ پری (۴) جہاز یا مال گاڑی وغیرہ کا بھار۔ اسباب۔ بوجھ۔ دفاتر اسنادی میں اندراج رقم کے لیے کئی خاص مد ہیں جن کے منجملہ ایک حشو کا مد بھی ہے اس مد میں اضافہ رقم درج کی جاتی ہے۔

لفظ حشو کی صراحت ردیف حا حطی میں درج کی گئی ہے۔

بہرہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ نامزد۔ نصیب۔ حصہ۔ مقدر۔

بہشتی۔ ف۔ صفت (۱) بہشت کا رہنے والا (۲) سقا۔ پانی بھرنے والا۔ ماشکی۔ آبکش (ف) (۳) صفت فلکی۔ علوی۔ آسمانی جنتی۔ فردوسی۔ بیکنٹھ نواسی۔ سرگ باسی۔ برہم لوکی۔

بھاگ۔ مرہٹی۔ اسم مذکر۔ حصہ دار۔ ساتھ کا کاشتکار۔ ساجھے ملنے والا۔ شریک۔

بھگوٹہ۔ تلنگی۔ اسم مذکر۔ قبضہ۔ عملدرآمد۔ زبان مرہٹی میں اس کو وہواٹ یا وہوٹ کہتے ہیں۔ قبضہ کا وثیقہ۔ قبضہ کی دلیل۔

بھگوٹہ وار - تلنگی - ف - اسم مذکر - قبضہ کا داخلہ رکھنے والا - دفتر دیہی رکھنے والے کا لقب ہے یہ کام دیسکھ وغیرہ کا ہے جن کے پاس اراضی کے اسناد نہیں ہیں اور ان کا قبضہ صدیوں سے چلا آرہا ہے ایسے معاشوں کے لیے دیسکھ وغیرہ کے پاس قبضہ کا کافی مواد موجود رہتا ہے یعنے زمینات کی جملہ کیفیت دیسکھوں وغیرہ کے دفتر میں روزانہ یا ماہوار یا سہ ماہی یا ششماہی یا سالوار موجود رہتی ہے۔ ان کے پاس یہاں تک مواد رہتا ہے کہ گاؤں میں جو شخص خواہ انعامدار ہو کہ نہ ہو مرجائے تو اس کے انتقال کی کیفیت اور اس کے قائم مقام کی صحیح تاریخ موجود رہتی ہے۔ اسی لیے محکمہ عملیات میں یہ بات طے پائی ہے کہ بے سندی معاش کے متعلق دیہات کے مقامی پٹیل و پٹواریوں سے (بطور شہادت) بھگوٹہ دریافت ہونا چاہیئے اگر ان کے دفتر میں اس کا داخلہ ہو تو وہ معاش بحال کی جاتی ہے اور اگر بھگوٹہ دار کے پاس قبضہ وغیرہ کا کافی مواد نہ ہو تو محکمہ عملیات سے مناسب تجویز صادر ہوتی ہے۔

بھگیلا - مرہٹی - اسم مذکر - اصطلاح دکن میں اس ملازم کو کہتے ہیں جو بیل وغیرہ کا گوبر (یعنے گوہ) اٹھاتا اور ان کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ زراعت کے موسم میں یہی شخص ناگر (ہل) چلاتا ہے اس کی تنخواہ سالانہ قرار پاتی ہے اور کبھی ماہانہ۔

بھاگ ۔ زبان مرہٹی میں حصہ دار کو کہتے ہیں اس لحاظ سے اکثر مرہٹواری میں اس کو حصہ دار بھی بنالیتے ہیں ۔ مثلاً صاحب زراعت بجائے تنخواہ کے غلہ مقرر کر دیتا ہے ۔

تلنگانہ میں بھی بھگیلوں کا رواج ہے مگر وہ ایک ادنیٰ ملازم کی حیثیت والا ہوتا ہے ۔ دھیڑ اور چمار وغیرہ ہلکی قوم کے سوا کوئی دوسری قوم والا اس خدمت کو انجام نہیں دیتا ۔ بھگیلوں کی اجرت دکن میں تین طرح پر دی جاتی ہے ۔

قرارداد اول ۔ سال میں ایک کمبل اور چپل کا جوڑا اور ہر فصل پر ایک من غلہ ۔

قرارداد دوم ۔ فی ماہ دو روپیہ اور سال میں ایک کمبل اور ایک جوڑ چپل

قرارداد سوم ۔ روزانہ ایک وقت انبل اور جوار کی روٹی اور سال میں تین بسوہ زمین کا پیداوار ۔

بہلہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ چمڑے کا دستانہ جس کو میر شکاری پہن کر باز یا شاہین وغیرہ کو اپنے ہاتھ پر بٹھاتے ہیں ۔

بہلیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ میر شکاری ۔ صیاد ۔ تیر و کمان سے مسلح رہنے والا

بہمنی ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ لقب دکن میں ابتدائی حکومت شاہان بہمنیہ کی تھی جس کا اصل بانی سلطان علاء الدین حسن گانگو بہمنی تھا اس نام

کی وجہ تسمیہ مورخین نے یوں بیان کی ہے۔ اس وقت ہم بہنیہ کی وجہ تسمیہ اور اس کے ساتھ ساتھ سلطان علاءالدین حسن گانگو کے اصلی واقعات بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ ناظرین پر لقب بہنی اور اس کے واقعات بالتفصیل ظاہر ہوسکیں

(۱) سلطان علاءالدین حسن امیرزادہ تھا (۲) خاندان ملوک غور یہ سے قرابت رکھتا تھا (۳) اس کا مولد غور تھا (۴) اس کی نشو ونما ملک ملتان میں ہوی (۵) بعض مورخین نے بتلایا ہے کہ سید علوی سے اس کا نسبی تعلق تھا اور بعض نے اس کا تعلق مشایخ غور سے بتلایا ہے۔ (علاؤالدین حسن) بوجہ انقلاب زمانہ ملتان چھوڑ کر دہلی صبح کے وقت پہنچا چونکہ وہ نماز کا وقت تھا اس لئے صبح کی نماز پڑھ رہا تھا۔ لیکن سفر کے تکان کی وجہ اس پر نیند کا غلبہ ہوا اور سجدہ ہی میں سو گیا جب آفتاب بلند ہوا اور اس کی شعاعیں حسن کے چہرہ پر پڑ رہی تھیں تو اس وقت پر ایک نجومی جس کا نام گانگو پنڈت تھا آشنان یعنے نہانے اور پوجا کرنے کی غرض سے جمنا ندی کے کنارے آیا۔ اتفاق سے جب اس کی نظر حسن پر پڑی تو منجم نے اس حسین نوجوان کے طرف آیا اور اخلاق سے اس کو نیند سے جگایا اور حسن سے دہلی آنے کا حال دریافت کیا۔ حسن نے جواب دیا کہ ع درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

گانگو بہمنی چونکہ سراپا اخلاق میں بھرا ہوا تھا اس لیے اس نے حسن کو اپنے گھر مہمان رکھا اور اس نے حسن کی عزت و شان کے موافق سربراہی کرتا رہا۔ چند روز بعد حسن نے بہ حیثیت مہمان رہنا پسند نہ کرکے اخلاقاً منجم بہمنی سے کہا کہ میں آپ کے پاس کب تک مہمان رہوں آخر مجھ سے بھی کچھ کام لیجئے۔ اس بنا پر منجم بہمنی نے اپنے باغ کی نگرانی کی اجازت دی۔ حسن نے نہایت خوشی سے اس خدمت کو قبول کرکے روزانہ اس باغ کے انتظام میں مصروف رہا۔ ایک روز حسب عادت حسن باغ کی نگرانی وانتظام کی غرض سے گیا اور تھوڑی دیر کے بعد مزارعین کی مصروفیت کو دیکھ کر اپنے آرام گاہ میں آکر لیٹ گیا۔ کچھ عرصہ بعد مزدور دوڑ کر آئے اور حسن سے کہنے کہ ہل زمین میں دھس گیا ہے۔ ہم بہت زور لگائے مگر وہ نہیں نکل رہا ہے حسن نے اسی وقت مزدوروں کے ساتھ گیا اور حکم دیا کہ ہل کے اطراف کی زمین کھودی جائے۔ جب زمین کھودی گئی تو معلوم ہوا کہ ہل ایک دیگ کے منہ کے کنڈے یا زنجیر میں پھنس گیا ہے جب دیگ نکالی گئی تو اس میں (علائی) اشرفیاں بھری ہوی تھیں۔ حسن نے اس کو بجنسہ منجم بہمنی کے سامنے لاکر رکھدیا منجم نے حسن کی دیانت داری کو دیکھ کر خوش ہوا اور اس کی امانت داری کی وجہ منجم نے شاہزادہ سلطان محمد تغلق سے حسن کی دیانت داری

کا ذکر کیا۔ شاہزادہ نے اس کو طلب کر کے اپنے والد سلطان غیاث الدین تغلق کی خدمت میں پیش کیا۔ بادشاہ کے اصرار پر حسن نے اپنا تمام واقعہ بیان کیا بادشاہ نے اس کے واقعات سنتے ہی منصب یک صدی سے سرفراز کر کے امرا کے زمرہ میں شریک کر لیا۔

منجم بہمنی نے جب حسن کی ترقی دن بدن دیکھی تو حسن کے نام کا زائچہ کھینچ کر حسن سے وعدہ لیا کہ تو اگر میری التجا کو قبول کرتا ہے تو میں از روئے زائچہ ایک خوش خبری سناتا ہوں حسن نے اُس سے وعدہ واثق کیا۔ اس کے بعد نجومی نے کہا کہ جب تو بادشاہ ہوگا تو مجھ کو محاسب بنانا اور میرے نام کو اپنے نام کے ساتھ ضرور شریک کرنا تاکہ دنیا میں تیری بدولت میرا نام بھی باقی رہ جائے۔

اس کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہٗ سامی نے بھی بادشاہت کی خوشخبری سے حسن کو عزت افزائی فرمائی۔ بالآخر بتاریخ ۲۴ ربیع الاول شریف ۷۴۸ھ بروز جمعہ حضرت شیخ سراج صاحب جنیدی جن کا روضہ گلبرگہ شریف میں موجود ہے الموسوم بہ روضہ شیخ صاحب رح نے حسن کو تخت نشین گلبرگہ شریف فرما کر حسب عادت قدیمہ سلطان حسن کی کمر میں تلوار رکھی۔ اور بہ موجب سلاطین خلفائے عباسیہ سیاہ چتر

سر پر پکڑا گیا اور حضرت نے سلطان حسن کو انصاف وعدل وبذل واحسان کی ہدایت فرمائی اس کے بعد ہی حسن نے اپنا لقب علاء الدین حسن گنگوئی بہمنی رکھا۔ اور اسی نام کی مہر کندہ کرائی۔

بندہ کمترین درگاہ سبحانی علاء الدین حسن گنگوئی بہمنی

اور یہی مہر فرامین اور اسناد واحکام کی پیشانی پر بطور طغرا منقش کیجاتی تھی یہ لقب سلطان علاء الدین حسن گانگو بہمنی کی آخری نسل تک باقی رہا۔ بہمنی خاندان کے بادشاہ جملہ (۱۸) گذرے ہیں جن کا مختصر تاریخی ذکر پہلے تحت لفظ بادشاہ کردیا گیا ہے۔

بھنٹ۔ کنڑی۔ اسم مذکر۔ سپاہی۔ فوجی ملازم۔ جان نثار کرنے والا۔ پیدل۔

بھنٹ مانیہ یا بھٹ مانیہ۔ کنڑی۔ اسم مونث۔ اصطلاح انعام میں بھٹ مانیہ اس معاش کو کہتے ہیں جو معزز وباوقعت وعزت سپاہیوں کو بعوض تنخواہ اراضیات دی گئی ہوں۔

راجگان شوراپور نے یہ طریقہ جاری رکھا تھا کہ فی سلحدار یعنے سوار بعوض تنخواہ ۵ بیگہ زمین جس کو دو کڑو یا کڑو کہتے ہیں دی جاتی تھی اور بھنٹ مانیہ یعنے پیدل سپاہی کو ایک کڑ و یا کڑو زمین بعوض تنخواہ دی جاتی تھی اس عطا کا طریقہ اس قدر عام ہوا کہ حجام۔ دھوبی

بازیگر، کسبی وغیرہ وغیرہ کو اسی قسم کی معاش دی جاتی تھی اس عطاء کے مختلف اقسام کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

بھنسٹ مانیہ۔ رکت مانیہ۔ کڈری مانیہ۔ ٹھری مانیہ۔ نائی مانیہ۔ زیڈی مانیہ۔

انعام بعنوان بھنسٹ مانیہ مشائخین وجنگموں وبرہمنوں اور جوسیوں کو بھی عطا کیا جاتا تھا۔

انعام بھنسٹ مانیہ پر حق سرکار ۱۲۹۵ف سے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس حق سرکار کو حصہ۔ چھٹاون کہتے ہیں۔

حصہ چھٹاون فی بیگہ ۱ر ہے۔ حق سرکار یعنے پن کے مختلف دھار مقرر ہیں۔

(۱) ایک گرگی زمین ریگڑ کے لئے عہ۴ پن

(۲) ایک گرگی مسب کے لئے ۸ر "

اضلاع رائچور و لنگسگور میں حصہ چھٹاون بہ لحاظ پشت بھی مقرر ہوا تھا

(۱) دوسری پشت میں ایک ایکر ریگڑ پر ۶ آنہ پن

ایک مسب پر ۳ر

(۲) تیسری پشت میں ایک ایکر ریگڑ پر ۸ر

" مسب پر ۴ر

(۴) چوتھی پشت میں　　رستم کامل

حسب تفصیل بالا ۱۲۷۹ھ میں تعلقات شاہ پور شوراپور۔ اندولہ میں بھی یہی رواج جاری کیا گیا۔

محاصل اراضیات بھنٹ مانیہ اگر تنخواہ سے زیادہ ہو تو زاید رقم بازیافت (یعنے داخل خزانہ سرکار) کرلی جاتی تھی۔ اس بازیافت کو نبلوتہ اور پرپٹی کہتے ہیں۔ ۱۲۸۱ھ سے نبلوتہ اور پرپٹی کا رواج موقوف کر دیا گیا۔

بھنڈا۔ اسم مذکر۔ پنڈ۔ تھوا۔ سوکھا ہوا ڈلا یا ہم مجتمع شدہ وغیرہ مثلاً کھجوروں کا بھنڈا۔ تمباکو کا بھنڈا (۲) بنا ہوا تمباکو۔

بھنڈابردار۔ ۱۔ اسم مذکر۔ حقہ پلانے والا ملازم۔ اس ملازم شاہی کو کہتے ہیں جس کو شاہی حقہ پلانے کی اجازت دی گئی ہو۔

بھوم۔ ہ۔ اسم مونث۔ (۱) دھرتی۔ زمین۔ بوم۔ (۲) پرتھی خلایق۔ دنیا۔ سنسار (۳) جگہ۔ استھان۔ مقام۔ (۴) ملک۔ ولایت اقلیم۔ دیار (۵) وطن۔ دیس۔ زادوبوم

بھومیا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) زمیندار۔ مالک زمین۔ گاؤں کا دیوتا جسے بھومیان بھی کہتے ہیں۔ (۲) پرانا باشندہ۔ قدیمی ساکن۔

بھونسلہ۔ ہ۔ لقب۔ بھون زبان ہندی میں زمین اور مقام

گھر۔ جگہ وغیرہ کو کہتے ہیں اور سلہ کاٹنے کو کہتے ہیں۔ ایک شخص کا لقب جس کا نام باگ سنگہ ابن رانا راجہ اودے پور تھا اس نے جب ملک دکن کی طرف ارادہ کیا اور جب نربدا ندی کے قریب پہنچا تو سردار راجہ اونی موہن کی ملازمت اختیار کی۔ جب اونی موہن مرگیا تو راجہ باگ سنگہ نے بہ لحاظ نمک خواری راجہ اونی موہن کے صغیر سن لڑکے کو اس کا قائم مقام بنا کر اس لڑکے کا حامی بن کر اس کے اطراف کے تمردوں اور سرکشوں کی سرکوبی کی۔ اسی وقت کے باشندے اس کو **باگ بھونسلہ** کے لقب سے پکارنا شروع کیے۔

بھیر۔ ہ۔ اسم مونث۔ فوج کے پیچھے شاگرد پیشہ اور سائیس کی قطار جو چلتی ہے اس کو بھیر کہتے ہیں اس میں فوجی سپاہیوں کی بیلہ اور ہر قسم کے دوکاندار وغیرہ بھی داخل ہیں (۲) فوج کا اسباب آدمیوں کی کثرت۔ بھیڑ۔ انبوہ۔

بے التباس۔ ف۔ بے شبہ و بلاشک۔

بیت المال۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) خزانہ عامرہ۔ سرکاری خزانہ خزانہ شاہی (۲) مال لادعوے۔ اسباب لاوارث۔ خالصہ منضبطہ نزول۔ مال غنیمت۔ وہ مال جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہو۔ لوٹ کا مال غارت۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہ مشورہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ دو دفتر قائم فرما کر ان کا نام دفتر بیت المال و دفتر وجوہ آمدنی موسوم فرمایا (ملاحظہ ہو لفظ استیفاء) زمانہ قدیم میں یعنی اردشیر بابکان ساسانی نے (جو اسکندر کے انتقال کے دو سو سال کے بعد بادشاہ ہوا تھا) دفتر سیاق قائم کیا تھا جس کا دوسرا نام استیفاء تھا اس دفتر میں ملک کی جملہ آمدنی و خرچ کا حساب رہتا تھا اسی بادشاہ نے فوج کی ترتیب اور انتظام مالگزاری کی بنا ڈالی اور دستور العمل فوج جس کا نام اداب الجیوش تھا مرتب کیا اور مالگزاری کا دستور العمل بھی اسی نے مرتب کیا تھا۔

اب دکن میں اس دفتر کا نام خزانہ عامرہ ہے جہاں پر جملہ ممالک کے خرچ و آمدنی کا حساب رہتا ہے۔

بیجانگر۔ ف۔ اسم مذکر۔ زمانہ قدیم میں بیجانگر کو سلطنت نرسنگ کہتے تھے۔

بے چراغ۔ ف۔ مرکب توصیفی۔ ویران۔ اجاڑ۔ برباد۔ غیر آباد مقام

بے چراغ گاؤں۔ ف۔ مرکب توصیفی۔ اکثر انادو دیسکھ دیپانڈیان وغیرہ کو دیہات بے چراغ صرف آبادی کی غرض سے دئے جاتے تھے۔ اور یہ لازمی شرط تھی کہ دیسکھان و دیپانڈیان متعلقہ اس کی آبادی میں کوشاں رہیں اور بعد آبادی اس کی رپورٹ سے سالانہ شش ماہی۔

سہ ماہی مطلع کیا کرتے تھے جس سے دیہات کی آبادی و دیگر تفصیلی واقعات کا پورا پورا پتہ بہ آسانی چل جاسکتا تھا۔

بید۔ ف۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے درخت کو (بیت) کہتے ہیں۔ اہل لغت نے بید کی سترہ قسمیں لکھی ہیں۔

بیدار۔ ف۔ اسم مذکر۔ فیروز شاہ بہمنی بن سلطان داود شاہ بہمنی کے غلام کا نام بیدار تھا۔ فیروز شاہ بہمنی نے ۸۰۱ھ میں بیدار کو نظام الملک کا خطاب عطا کرکے اس کو بڑی خدمت سے سرفراز کیا تھا۔ بیدار ۸۲۵ھ میں انتقال کیا۔

بیدر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مملکت حیدرآباد میں ایک بڑے صوبہ کا نام بیدر شریف ہے۔ سلطان احمد شاہ بہمنی کے عہد سے بریدی کے آخر تک شہر بیدر شریف دکن کا پایہ تخت تھا۔

(۱) بیدر کی وجہ تسمیہ مورخین نے یوں بیان کی ہے کہ اس کا قدیم نام شہر بیدر تھا۔ کیونکہ یہاں بندروں کی کثرت ہے۔

(۲) کیدار بیدری نامی راجہ شہر بندر میں حکمراں تھا اس لئے اس نے اپنے نام سے اس کو موسوم کیا۔

(۳) شہر بیدر کی آبادی سے پانچ ہزار سال قبل اس مقام پر بانس کا بن تھا جس کو راجہ گان قدیم نے منقطع کرواکر وہاں پر ایک شہر کی

بناڈالی۔ بعد آبادی عوام نے اس کا نام بیدر رکھا۔ زبان کنڑی میں بیدر
کونے (یعنے بانس) کہتے ہیں۔
(۴) تاریخ فرشتہ نے بیدر کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان کی ہے کہ راجہ
بیدر نامی ہند کا راجہ تھا اس نے اس شہر کو اپنے نام سے آباد کیا۔
سلطان احمد شاہ بہمنی نے اس کا لقب **احمد آباد بیدر**
رکھا اس کے بعد سلطان شمس الدین محمد شاہ بہمنی نے بیدر کا لقب محمد آباد
(محمد آباد بیدر) رکھا[ل]

بیس بسوے۔ ہ۔ صفت (۱) لغوی معنے ایک بیگھ (۲) کل۔ تمام۔ پورا
جیسے گرہن کا بیس بسوے ہونا۔ (۳) تابع فعل۔ اغلب۔ غالباً۔ بالضرور
یقیناً۔ (۴) اسم میں تمام گاؤں۔ تمام زمین۔ تمام فصل (۵) اسم میں جیت
فتح جیسے زبردست کے بیسوں بسوے۔

بیسکر۔ مرہٹی۔ اسم مذکر۔ بیگار۔ مہار۔ مہتری۔

بیض۔ ع۔ اسم مذکر۔ سفید۔ انڈا۔ گول مگر کسی قدر لانبا۔ اسناد میں
بیضوی کی علامت کے دستخط اپنے اپنے نہج پر بادشاہ و وزرا، وقت کیا
کرتے تھے۔

بیضوی۔ ع۔ صفت۔ انڈے کے مانند۔ آفتابی کے خلاف۔ بادامی

[ل] تاریخ قندھار میں لکھا ہے کہ عالمگیر نے بیدر کا لقب محمد آباد رکھا۔ مولف کو یہ روایت کسی قدر ضعیف معلوم ہوئی

دفعہ کا۔ انڈے کے ڈول کا۔ اسنادی دفاتر میں بیضوی سند ایک خاص سند کا نام ہے جس پر بیضوی دستخط رہتی ہے۔ اس کا رواج نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی تک برابر رہا۔ اس کے تفصیلی حالات ہم بہ لحاظ اصول سیاسی درج کرنا نہیں چاہتے۔

بیگ۔ ت۔ اسم مذکر (۱) سردار۔ امیر۔ شہزادہ (۲) مغلوں کا ایک خطابی لفظ ہے جو اُن کے نام کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔ ترکوں میں اس کا رواج زیادہ ہے۔

بیگ۔ ہ۔ تابع فعل۔ (ہندو) جلد ترت۔ جھٹ۔ فوراً جھٹ پٹ پھرتی سے۔ تاولی۔

بیگار۔ ف۔ اسم مونث۔ کار بے مزد۔ مسخرہ (۲) کر۔ جبر۔ حاکمانہ کام جو حکومت سے جبراً لیا جائے۔ (۳) وہ کام جو وبال معلوم ہو۔ بیدلی کا کام۔

بیگاری۔ ف۔ اسم مذکر (۱) بیگار میں کام کرنے والا۔ وہ مزدور جو حاکمانہ طور پر بلا اجرت بلایا جائے (۲) بیدلی سے کام کرنے والا۔ کام ٹالو۔ نمک حرام۔ مملکت آصفیہ میں بیگار کو سرکار سے انعام از قسم اراضی مقرر ہے۔ اور بعض جگہ انعام بہ شکل نقد مقرر ہے۔ جب سرکاری رعایا کو بیگار کی ضرورت ہوتی ہے تو پولیس مقامی اس کا انتظام کرتی ہے

اور اس بیگار کو بحساب فی میل ایک آنہ یا آٹھ پائی (۸) پیسہ حالی مرادی مقرر ہیں۔ بیگاروں میں سب سے بڑا اتفاق یہ ہے کہ ایک گاؤں کا بیگار دوسرے گاؤں پہنچنے کے بعد اس گاؤں کے بیگار کو اپنا قایم مقام کردیتا ہے۔ جہاں تک مسافر کو جانا ہے وہاں تک بیگار بدلتے رہتے ہیں۔

بیگہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پیمایش۔ زمین کی ایک مقدار ہے جس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:

بیگہ کے مقدار رقبہ کو مسلمانان ہند نے فقہ اسلام سے اخذ کیا ہے فقہائے اسلام کے پاس زکوٰۃ الزرع کا حساب جریب پر مقرر ہے۔ جریب (۶۰) گز مضروب (۶۰) گز کا ہوتا ہے۔ گز مساحتی (۲۸) انگشتی سے جس کے (۳۶۰۰) مربع گز ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانان ہند نے باستثناء اشکال خاص عام طور پر (۳۶۰۰) تکسر گز کا ایک بیگہ شمار کیا۔ ابتدائے حکومت ہند میں نام کا فرق بھی نہ تھا لیکن بعد کو صرف نام کا فرق پیدا ہوگیا۔ یعنے بجائے جریب کے بیگہ نام مشہور ہوگیا۔ اس کے بعد جب شاہان ہند نے اپنے اپنے زمانہ میں گز ایجاد کیے تو بیگھوں میں گزوں کا فرق پیدا ہوگیا۔ لیکن بیگھوں کی مجموعی مقدار وہی رہی مثلاً بیگہ الٰہی۔ (۳۶۰۰) گز الٰہی کا مقرر ہوا۔ اور بیگہ شاہجہانی (۳۶۰۰)

گز شاہجہانی کا تو بیگہ میں گزوں کی تعداد (۳۶۰۰) یکساں رہی لیکن چونکہ گزوں کا طول باہم مختلف تھا اس لئے مجموعی رقبہ بیگہ کا باہم مختلف ہو گیا۔ مثلاً گز الٰہی ۴۱ انگل کا ہے اور گز شاہجہانی ۴۲ انگل کا اس لئے بیگہ الٰہی اور بیگہ شاہجہانی میں (۳۶۰۰) انگل کا فرق پیدا ہو گیا۔

اس وقت ہم اس کے تاریخی حالات سے ناظرین کو متعارف کرانا چاہتے ہیں تاکہ بروقت مختلف کتب دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے تسلط کی ابتدا ۹۳ھ (پہلی صدی ہجری) سے ہے سنہ مذکور میں محمد قاسم چچا زاد بھائی اور داماد حجاج ابن یوسف نے ہند پر حملہ کرکے سندھ و ملتان شریف و گجرات پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ناصر الدین سبکتگین اور اس کا فرزند محمود یہ دونوں پے در پے حملہ کرکے ہندوستان میں زلزلہ پیدا کر دئے۔ بالآخر انھوں نے لاہور کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ اپنا دار السلطنت بنایا۔ اسلام کی حکومت عام طور پر ہندوستان میں ۳۶۷ھ سے شروع ہوتی ہے۔ ۳۶۷ھ میں خاندان غزنویہ کا عملدرآمد تھا۔ خاندان غزنویہ کے عہد سے خاندان تغلقیہ کا آخر دور اور خاندان لودھیہ کے عہد حکومت کی ابتدا یعنے ۹۴۲ھ مطابق ۱۴۸۸ء تک ہند میں گز شرعی اور دیگر شرعی پیمانوں کا استعمال تھا۔

شیخ ابو الفضل فیضی نے آئین اکبری میں لکھا ہے کہ زمانہ قدیم میں ممالک ہند میں تین قسم کے گز مقرر تھے۔

(۱) دراز (۲) میانہ (۳) کوتاہ

(۱) دراز مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج آٹھ جو معتدل کا۔

(۲) میانہ مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج ۷ جو معتدل کا۔

(۳) کوتاہ۔ مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج ۶ جو معتدل کا۔

شرعی گزوں کے ساتھ ان گزوں کا مقابلہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ تینوں گز درحقیقت شرعی گز ہیں۔

چونکہ اس وقت ہم کو بگھوں کا ذکر کرنا ہے اس لیے گزوں کے واقعات اس وقت درج کرنا مناسب نہیں سمجھتے بلکہ باب الکاف فارسی میں اس کا وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا زمانہ میں بجائے بگھہ کے جریب مشہور تھا۔ جریب اس مقدار رقبہ کو کہتے ہیں جو ساٹھ گز کو ساٹھ گز میں ضرب دینے سے حاصل ہو اس کو جریب کہتے ہیں۔ جریب میں گز سے مراد مساحتہ ہے جو (۲۸) انگل کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے ۳۶۰۰ مکسر گز مساحتی (۲۸) انگشتی کا ایک جریب کہلاتا ہے۔ بعضوں نے سو رطل اناج جس قدر زمین میں بویا جائے اس کو جریب کہا ہے اور بعض ساٹھ من گیہوں جس قدر زمین میں

بویا جائے اس کو جریب کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس قدر زمین میں پچاس من گیہوں بویا جائے مگر یہ مختلف البیانی مقبول نہیں ہوی۔ بلکہ جریب کی مقدار (۳۶۰۰) گز مکسر ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

مصر میں جریب کا نام فِدّان ہے اور اس کو قدیم زمانہ میں اُوروُر کہتے تھے۔ مملکت ہند میں اس کو بیگہ کہتے ہیں۔

بیگہ کی مقدار جریب کے مطابق ہے کتب ہائے اسلام میں جریب (۹۶۰۰) مربع گز مساحت کا نام ہے اور ہند میں (۳۶۰۰) مربع گز رسمی کا ہوتا ہے۔ گز رسمی۔ بادشاہ وقت کے عہد میں جس گز کا رواج ہوتا ہے اس کو گز رسمی کہتے ہیں۔ ۳۶۰ھ سے ۸۹۴ھ تک دیعنے خاندان سلاطین غزنویہ سے خاندان سلاطین تغلقیہ کے آخر دور اور پھر خاندان لودھیہ کے اوایل تک) ہند میں شرعی گزوں وغیرہ کا رواج رہا۔

بیگہ الٰہی۔ ف۔ اسم مذکر سال (۳۱) الٰہی یعنے ۹۹۳ھ میں پہلے گز الٰہی (۴۱) انگشتی ایجاد کیا گیا اس کے ساتھ ہی ساتھ بیگہ الٰہی بھی ایجاد کیا گیا اور بحساب سابق (بیگہ کا شمار (۶۰) گز مضروب (۶۰) گز قرار پایا۔ اور زمانہ سابق کے جملہ گزوں کا اندراج منسوخ کردیا گیا۔ اور بیگہ الٰہی بحساب گز الٰہی قرار پایا دیعنے ۳۶۰۰ مکسر (گز الٰہی (۴۱) انگل کا) بیگہ الٰہی مقرر ہوا۔ شہنشاہ اکبر کے ابتدار عہد میں بیگہ کے پیمانہ کے دو قسم تھے۔

(۱) سن کی رسی کا پیمانہ بیگہ ناپنے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن یہ پیمانہ گرمی کے زمانہ میں لمبا اور سردی کے موسم میں چھوٹا ہو جاتا تھا (۲) اس لئے ۱۹ سنہ الٰہی میں بہ حکم شہنشاہ اکبر بانس کا پیمانہ تیار کیا گیا اس پر لوہے کے کڑے نصب کروائے گئے تھے رسی کا پیمانہ فی بیگہ بانس کے پیمانہ سے دو بسوہ (۱۲) بسوانسہ کم ہوگا۔ حالانکہ سن کی رسی بھی (۶۰) گز کی تھی۔ مگر رسی کے بل سے بعض اوقات میں بجائے ۶۰ گز کے ۵۶ گز رہ جاتے تھے۔ شہنشاہ اکبر کے عہد سے آخر سلاطین مغلیہ اور اوایل زمانہ حکومت سرکار انگریزی میں بھی بیگہ الٰہی کا رواج رہا۔ لیکن سلاطین مغلیہ کے آخر زمانہ میں عملی اختلاف پیدا ہوگیا مثلاً گز الٰہی (۴۱) انگل کا اور گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا۔ ان دونوں کا رواج (اس زمانہ میں) عام تھا یعنے بعض مقامات پر تو گز الٰہی کا رواج تھا اور بعض مقامات پر گز شاہجہانی کا رواج عوام ان دونوں گزوں کو ایک ہی گز الٰہی (۴۲) انگل کا تصور کرتے تھے۔ بعض مقامات میں عمال (پرگنہ یا صوبہ) صرف اپنے نفع کے لئے بیگہ کے رقبہ کو تقریباً دو بسوہ طول میں کم کر دیا تھا۔ اسی وجہ سے اس بیگہ کا نام بیگہ گھٹہ عوام میں مشہور ہوگیا اور بیگہ گھٹہ کا رقبہ بجائے (۶۰) مضروب ۶۰ گز کے (۵۴) مضروب ۵۴ گز یعنے ۲۹۱۶ گز رہ گیا ہم نے ان کا بیان تفصیل سے بیگہ گھٹہ میں کیا ہے۔

بیگہ آلہی۔ ممالک مغربی۔ دلی شریف۔ پٹنہ۔ شاہ آباد۔ سارن، بھاگلپور اور بیکروں میں۔ بیگہ ۳۶۰۰ مربع گز آلہی یا ۳۰۲۵ انگریزی گز

اس کی تفصیل ذیل میں درج ہے :۔

۲۰ تسوانسی	ایک سوانسی	یا ۲۴۰۵۰۲۵ مربع انچ کے۔
۲۰ سوانسی	ایک کچوانسی	یا (۳۴ء۳۱۲) مربع فٹ کے
۲۰ کچوانسی	ایک بسوانسی	یا (۷ء۵۶۲۵) مربع گز انگریزی
۲۰ بسوانسی	ایک بیگہ آلہی	یا (۳۰۲۵) مربع گز انگریزی کے

بیگہ آلہی۔ ف۔ اسم مذکر۔ شہنشاہ اکبر کے بعد سے شاہان ہند نے بھی بیگہ آلہی کو خاص انعام داروں کے لئے مقرر کیا تھا اس بیگہ کا رقبہ (۵۴۰۰) مکسر گز آلہی ہے جو بہ مقابلہ طریقہ سابق ڈیوڑھا رقبہ بڑھا دیا گیا ہے اگرچہ بادشاہ اکبر نے بیگہ آلہی کا رقبہ عام قاعدہ کے موافق ۶۰ گز مضروب ۶۰ گز سے (۳۶۰۰) مکسر گز قرار دیا تھا مگر اس کے بعد سے ہند کے بادشاہوں نے (بلحاظ پرورشی و ناموری) اصلی مقدار بیگہ کا ڈیوڑھا حصہ یعنی (۵۴۰۰) مکسر گز کا بیگہ آلہی قرار دیا۔ اسی لئے شاہ اکبر کے بعد کے جملہ بادشاہوں کے اسناد جن کا تعلق انعام داروں سے ہے ان میں اسی پیمانہ کا استعمال ہوا ہے بیگہ آلہی جس کا رقبہ (۵۴۰۰) مکسر گز ہے اس کے متعلق بعض ہوشمندوں کا خیال ہے کہ مسلمان بادشاہوں نے قوم ہند سے اس کو اخذ کیا ہے۔

کیونکہ اہل ہنود کے پاس ۶ دھرم تاڑ طول اور ۴ دھرم تاڑ عرض کا ایک بگیہ ہوتا ہے۔ دھرم تاڑ کے لفظی معنے خیراتی طناب ہے اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اہل ہنود کے پاس یہ بگیہ دعا گو اور انعامداروں کے لئے خاص طور پر ایجاد کیا گیا تھا۔ اس بگیہ کا رقبہ بھی (۵۴۰۰) گز کا تھا۔ مملکت دکن سمت تلنگانہ میں دھرم تاڑ مروج اور مشہور ہے بگیہ الٰہی کے نسبت خافی خاں نے لکھا ہے کہ

"بگیہ کہ بہ ائمہ داران از طرف بادشاہی در فرامین درج می گردد و آنرا بگیہ الٰہی خوانند پنجہزار و چہارصد درعہ کسرے بالای شود و ہر بگیہ را بست حصہ نمودہ ہر حصہ آنرا بسوہ خوانند و تمام مدار کشتکار و حساب سرزمین صوبجات توابع شاہجہاں آباد بر بگیہ است الخ

مملکت دکن میں اکثر تحقیقات انعامی کے وقت اس امر کی دشواری لاحق ہوتی تھی کہ بہ موجب دعوائے انعامداران ان کی زمین کی پیمائش کیجاتی تو ایک بگیہ کے بجائے ڈیڑھ بگیہ زاید زمین پائی جاتی۔ یہ زاید نہیں ہے بلکہ یہ محض غلط فہمی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ اسناد شاہان سلف (جو شہنشاہ اکبر کے بعد سے سریر آرا ہے) میں بگیہ الٰہی سے مراد (۵۴۰۰) گز الٰہی ہے جس کا شمار بہ لحاظ پیمائش حالیہ (۳۶۰۰) گز کا ہے حالیہ پیمائش کے لحاظ سے بگیہ الٰہی کی مطابقت ہونا ناممکن ہے۔

عہدہ داران مقامی کے عدم معلومات کا ثبوت جریدۂ اعلامیہ مطبوعہ مورخہ ۵ ار آبان ۲ ۱۳۰ف جلد چہارم صفحہ . . ، سے ثابت ہوتا ہے کہ "مسٹر ڈنلاپ انسپکٹر جنرل مال نے فرمایا کہ گز شرعی و گز رسمی و گز الٰہی جو اسنادوں میں لکھے جاتے ہیں اس سے بہت دشواری لاحق ہوتی ہے گزوں کی برابر پیمائش اب تک اچھی طرح معلوم نہیں ہوی اور نواب[1] فصاحت یار جنگ بہادر سابق کمشنر انعام حال صوبہ ورنگل نے فرمایا کہ جس قدر زمین کا دعویٰ پیش ہوتا ہے۔ سررشتہ انعام سے اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے مثلاً سو بیگہ کا دعوے ہوا اور سو بیگہ کا فیصلہ کیا گیا اور پیمائش کے وقت ڈیڑھ سو بیگہ نکلتے ہیں جس سے نہیں معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بیگہ کی مقدار کیا تھی معلوم ہوتا ہے کہ ان بگھیوں اور گزوں کا کافی مواد نہ ملنے کی وجہ سے محکمہ سرکار نے ذریعہ گشتی ۳۶ بابتہ ۱۲۹۶ف یہ قاعدہ مقرر کیا کہ" جو زمینات انعام داروں کے نام بحال کیے جاتے ہیں اگر پیمائش کے وقت فیصدی بیس بیگہ تک زاید برآمد ہوں تو بدستور انعام داروں کے قبضہ میں چھوڑ دئے جائیں اور اگر فی صدی بیس بیگہ سے زاید برآمد ہو تو اُس پر سرکار عالی کے طرف سے لگان یعنے پن قائم کیا جائے" بعدازیں بذریعہ رزولیوشن نمبر ۴۳ ۱۳۰۳ف مطبوعہ جریدۂ اعلامیہ مورخہ ۲۵ خورداد ۱۳۰۳ف جلد سوم

---

[1] نواب رفعت یار جنگ بہادر مرحوم و مغفور نواب نظامت جنگ بہادر (صدر المہام سیاسیات سرکار عالی) کے والد بزرگوار ہیں (خدا مغفرت نصیب کرے)

صفحہ (۵۰) بہ تنسیخ گشتی نشان (۳۶) بابتہ ۱۲۹۶ف یہ حکم جاری کیا گیا کہ "جب کسی سند انعامی میں بیگہ آلہی لکھتے ہوں تو جتنے بیگے ہوں اُسی قدر بجائے فی بیگہ ایک ایکر سمجھا جائے اور ایکروں سے پیمائش کر کے زمین دی جائے" رزولیوشن مذکور کا نفاذ انعامداروں کے حق میں زیادہ مفید ثابت ہوا۔ اس لئے کہ دکن کا بیگہ رسمی (۳۶۰۰) مکسر گز کا ہے اور ایکر یعنے بیگہ انگریزی (۴۸۴۰) مکسر گز کا ہوتا ہے۔

ہم نے جملہ بادشاہوں کے بیگوں کا ذکر اس وجہ سے درج کتاب کیا کہ صاحب معاش اور حاکم فیصلہ کنندہ کو فیصلہ صادر کرنے کے وقت دشواری لاحق نہ ہو (گز کا بیان باب الکاف فارسی میں ملاحظہ ہو۔

بیگہ بابری - ف - اسم مذکر - بیگہ بابری کی ابتداء ۹۰۰ھ ہجری سے معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ گز بابری اوایل ۹۰۰ھ میں ایجاد ہوا بہ مطابق قاعدہ عام بیگہ بابری (۳۶۰۰) مکسر گز کا تھا۔ عہد حکومت بابری میں گز بابری (۳۶) انگل کا تھا۔

بادشاہ بابر نے اپنے عہد میں ایک طناب ایجاد کیا تھا جس کا نام طناب بابری یا طناب پیمائش تھا اس طناب کے ایجاد کی خاص وجہ یہ تھی کہ جب بادشاہ سفر یا شکار کے لئے شہر سے جاتا تو قیام گاہ سے آبادی شہر تک اس طناب سے زمین ناپی جاتی تھی تا کہ بعد مسافت

اور سفر کی مقدار طول معلوم ہو۔ یہ طناب مخصوص تھا شکار و سفر کے لئے۔
سو طناب کی ایک طناب بنائی گئی تھی ہر طناب چالیس گز کی اور ہر گز
نو مٹھی مستوی الخلقتہ کا تھا جس کے (۳۶) انگل ہوتے ہیں۔
بیگہ بادشاہی۔ ف۔ اسم مذکر۔ اس بیگہ کو بیگہ شاہجہانی کہتے
ہیں۔ اس کا گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا ہوتا ہے اسی لحاظ سے ۳۶۰۰
مکسر کا ایک بیگہ بادشاہی کہلاتا ہے۔
بیگہ جہانگیری۔ ف۔ اسم مذکر۔ بموجب قاعدہ عام بیگہ جہانگیری
(۳۶۰۰) مکسر گز کا ہوتا ہے۔ گز جہانگیری (۴۸) انگل کا۔
بیگہ حیدرآبادی۔ ف۔ اسم مذکر۔ حیدری بیگہ کا رقبہ اسی قدر
ہے جو مسلمان شاہان ہند میں عام طور پر مروج تھا یعنے ہر ضلع اس کا
(۶۰) گز کا ہوتا ہے جس کے (۳۶۰۰) گز مربع ہوتے ہیں۔
بیگہ خرد۔ ف اسم مذکر۔ اس کو بیگہ رعیتی بھی کہتے ہیں۔
اطراف ملک دہلی و اکبرآباد میں یہ بیگہ مشہور ہے اس کی مقدار ۱۲۰۰
بارہ سو مکسر گز بحساب گز شاہجہانی ہوتی ہے۔
بیگہ دفتری۔ ف۔ اسم مذکر۔ بیگہ دفتری کا رقبہ (۳۶۰۰) مکسر
گز کے مطابق ہے۔ تین بیگہ رعیتی کا ایک بیگہ دفتری کہلاتا ہے۔
بیگہ دہقانی ف۔ (۶۰۰۰) درعہ مکسر کا ایک بیگہ دہقانی

کہلاتا ہے۔

بگیہ تیتی۔ ف۔ اسم مذکر۔ دیکھو بگیہ خرد

بگیہ سکندری۔ ف۔ اسم مذکر۔ سنہ ۹ ہجری میں گز سکندری کا رواج ہوا اسی زمانہ سے بگیہ سکندری بھی مروج کیا گیا۔ بہ لحاظ قواعد عام بگیہ سکندری ۳۶۰۰ مکسر گز کا تھا اور گز سکندری (۳۶) انگل کا۔ مذاب برار اور اس کے نواح میں بگیہ سکندری زمینات باغات میں (۵۵۰۰) گز سکندری کا تھا اور عام زراعت کے لئے (۲۲۰۶) گز سکندری تراپایا تھا۔

بگیہ سلطانی۔ ف۔ اسم مذکر (۳۵۰۰) درعہ مکسر کا ایک بگیہ کہلاتا ہے۔

بگیہ شاہجہانی۔ ف۔ اسم مذکر۔ اس کو بگیہ بادشاہی بھی کہتے ہیں۔ گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا ہوتا ہے اس لحاظ سے (۳۶۰۰) مکسر گز کا بگیہ شاہجہانی ہوا۔

بگیہ گھٹہ ہ۔ اسم مذکر۔ مسلمان بادشاہان ہند کے زمانہ آخر اور انگریزی حکومت کی ابتدا میں ظالم عمالوں نے اپنی جلب منفعت (نفع) کی غرض سے بگیہ کے رقبہ کو ۷ گز تک گھٹا دیا تھا یعنے (۶۰×۶۰) کے بجائے (۵۴×۵۴) گز جس کے (۲۹۱۶) مکسر گز ہوتے ہیں عام رقبہ قرار دیا۔

اس کمی کی وجہ سے اس کا نام بیگہ گھٹہ عام میں مشہور ہو گیا اس کے بعد مساحت داں انگریزوں نے گز ہائے بیگہ کی مطابقت کے لئے بیگہ گھٹہ یعنی (۴۵) گز کو (۶۰) پر ضرب دینے کے بعد اسمیں سے ایک حصہ کو گز قرار دیا۔ اس جدید ترتیب کی وجہ سے گز الٰہی اور گز شاہجہانی کی طولانی میں کمی ہو گئی اور ہر شہر میں گزوں کی کمی مختلف طور پر جاری ہو گئی۔ اس اختلاف کی وجہ پیمایش و بندوبست میں مغالطہ ہونے لگا۔ ان خرابیوں اور مغالطہ کے اندفاع کے لئے سرکار انگریزی نے بیگہ انگریزی جس کا نام ایکر ہے ہندوستان میں جاری کیا۔ ایکر (۴۸۴۰) مکسر گز انگریزی کا ہوتا ہے ایکر کا رواج جاری ہونے کے بعد اس عملی اختلاف کا بالکل انسداد ہو گیا

بیگھت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بنگال کے طولانی پیمانے کا نام ہے جو ۳ مٹھیوں کا ایک بیگھت کہلاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہم ان پیمانوں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو ممالک ہند کے بعض مقامات میں زمانہ قدیم سے خاص طور پر رواج چلا آرہا ہے یہ وہ مقادیر ہیں جن کا تعلق مسلمان بادشاہان ہند کے پیمانوں میں شریک نہیں ہیں اور نہ ان کا ذکر مسلمان بادشاہوں کے اسناد میں موجود ہے۔

بمبئی کے طولانی پیمانے

ا۔ ونت = نصف ہاتھ یا ۹ انچ (۲) کاٹھی = ۹،۴ فٹ۔ ملک گجرات

بمبئی کے سطحی پیمانے

۱ - کانٹھی برابر ہے = ۱۳۶۰۰۰ مربع فیٹ یا ۴۹ ۱/۹ کیوبٹ کے

۲۰ - کانٹھی = ۱ - پنڈ

۲۰ - پنڈ = ۱ - بیگھہ

۶ - بیگھہ = ۱ - روکھ

۳۰ - روکھ = ۱ - چوہر

بنگال کے طولانی پیمانے

۳ - جو = ۱ - انگل

۴ - انگل = ۱ - مشت (یعنی مٹھی)

۳ - مشت = ۱ - بیگھیت - اس کو علاقہ بمبئی میں ونت کہتے ہیں

۲ - بیگھیت = ۱ - ہاتھ یا ۱۸ انچ انگریزی

۴ - ہاتھ = ۱ - دھانو

۲۰۰۰ دھانو = ۱ - کروس (یعنی کوس)

۴ - کروس = ۱ - جوجن

بنگال کے سطحی پیمانے

۵ - مربع کیوبٹ (یعنی ہاتھ) ۱ - کانچھا

۴ - کانچھا = ۱ - چھٹاک

۴ - چھٹاک = ۱ - پوا

۴ - پوا = ۱ - کوٹھہ

۲۰ - کوٹھہ = ۱ - بیگھہ[1]

پنجاب کے طولانی پیمانے

۲۷ - پیسے = ایک ہاتھ

۱۰ - کرم = ایک جریب

۱۲ - جریب = ایک کوس

پنجاب کے سطحی پیمانے

۲۰ - مربع کرم = مرلہ

۲۰ - مرلہ = کنال

۴ - کنال = بیگھ

۴ - بیگھ = گھماں

مدراس کے سطحی پیمانے

۲۴ موقی یا ۱۰۰ انگلی = ۱ - کانی یا

[1] یہ بیگہ برابر ہے ۴۰/۱۲۱ یعنے ۳۳۰.۵۷۰۵ - ایکڑ کے یا ۳ ۱/۴ بیگہ مساوی ہے ایک ایکڑ کے۔

(۶۴۰۰) مربع انگریزی یا ۴۔ بنگالی بیگھے

ممالک مغربی کے طولانی پیمانے

۱۔ گز الٰہی = ۳۳ انچ انگریزی کے
۳۔ گز الٰہی = ۱۔ بانس
۲۰۔ بانس = ۱۔ جریب

اوڑیسہ میں پوویکا۔ ۱۰۴۳۵۵ فیٹ کا ہوتا ہے اور ترہٹ میں لاجی ۹ ¾ فیٹ کا ہوتا ہے اور بعض مقامات میں ۱۶۔ ہاتھ کا ایک نل ہوتا ہے۔

ممالک مغربی کے سطحی پیمانے

دلی۔ پٹنہ۔ شاہ آباد۔ سارن۔ بھاگلپور۔ مونگیر میں

۱ بیگھہ = ۳۶۰۰ مربع گز الٰہی یا
۱ = ۳۰۲۵ مربع گز انگریزی

اسکی تفصیل بالتقسیم ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

ہم نے یہ بھی مناسب خیال کیا کہ [illegible] مختصر ذکر کر دیا جائے تاکہ زمینداران مملکت آصفیہ کو سہولت ہو اور ان کے اسنادی پیمانوں کا صحیح صحیح اصول پر پتہ چل سکے۔

حیدرآباد دکن کے اسناد میں متعلقہ پیمانوں کا ذکر

ملک دکن جب تک شاہان دہلی کے تابع تھا اس وقت تک دکن کے کسی حصہ مفوضہ میں انتظام کے لیے شاہان دہلی کے طرف سے عمال مقرر ہوکر آتے تھے اور ان عمال کا لقب کبھی دیوان اور کبھی صوبہ ہوتا تھا۔ دکن کے عمال جب اسناد جاری کرتے تھے تو اپنے اسناد میں دہلی کے بادشاہ وقت

کے مقادیر کا استعمال کرتے تھے۔

سند میں اگر بلا کسی قید کے صرف مقدار زمین لکھی ہوئی ہو تو یہ سمجھا جائے گا جس سنہ میں سند کی اجرائی ہوئی ہے اس عہد کے بادشاہ کا گز اور پیمانہ تصور کرنا چاہیے کیونکہ دیوان و صوبہ داران دکن نے کوئی نئے مقادیر ایجاد نہیں کیے تھے اور نہ وہ اس کی ایجاد کے مجاز تھے البتہ عمال دکن اتنا ضرور کرتے تھے کہ بجائے موسوم شدہ گزوں اور پیمانوں کے صرف گز الٰہی یا گز بادشاہی لکھ دیا کرتے تھے جیسا کہ بادشاہ عالمگیر اور محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کے عمال و صوبہ جات کے اسناد میں موجود ہیں جس سند میں گز الٰہی درج ہو وہ گز اس زمانہ کے بادشاہ دہلی کا سمجھنا چاہیے جو اس سند کی اجرائی کے سال میں حکمران تھا۔

مضمون صدر ان اسناد سے متعلق بیان کیا گیا ہے جو شاہان دہلی یا ان کے دیوان صوبہ دار عامل نے دکن کے اراضیات کی نسبت جاری کیے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ یہ بھی بیان کریں گے کہ وکیل کے اختیارات کیا تھے دیوان کے کیا اقتدارات تھے صوبہ دار کس حد تک اسناد جاری کرسکتا تھا اور عامل کے کیا اختیارات تھے۔

حیدرآباد میں مساحت کی طولانی اکائی کی مقدار (یعنی ۲) ہاتھ ہے جو مساوی ہے گز جہانگیری (۴۸) انگل سے۔ اس پیمانہ کو مسلمانان دکن نے ذراع شرعی سے اخذ کیا ہے کیونکہ یہ گز (ذراع شرعی) (۲۴) انگل کا

مضاعف ہے یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ حیدرآباد کا گز حقیقت میں ہنود کے گز سے دوچند کیا گیا ہے اس لیے کہ اہل ہنود کی طولانی اکائی (یعنی ہست) تقریباً گز شرعی کے برابر ہے۔ موجودہ گز حیدرآبادی کا مضاعف ہے لیکن اصلی مقدار کو مضاعف کرکے اس کا نام گز رکھا چنانچہ اس وقت ہندوؤں میں بھی انکے اصلی گز یعنے ایک ہاتھ کے مضاعف کو ایک گز کہتے ہیں اسی طرح یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانان حیدرآباد نے اپنی مذہبی ذراع مضاعف کرکے اس کا نام گز رکھ لیا

حیدرآبادی بیگہ بھی مسلمان شاہان ہند کے موافق ہے یعنے ہر ضلع اس کا (۶۰) گز کا ہے جس کے (۳۶۰۰) مربع گز ہوتے ہیں حقیقت میں اہل اسلام کا مذہبی پیمانہ ہے جو کتب فقہ میں جریب کے نام سے موسوم ہے لیکن فرق اتنا ہے کہ کتب مذہبی میں جریب کے گز شرعی ہیں اور ہند کے مسلمان بادشاہوں نے اپنے اپنے عہد میں جس گز کو ایجاد کیا اسی گز سے بیگہ کا شمار کیا گیا۔ حیدرآباد میں گز دو ہاتھ کا ہے اس حساب سے بیگہ کا رقبہ بھی (۳۶۰۰) گز مربع ہوتا ہے

دکن میں پرتن کا بھی رواج ہے چار بیگہ کا ایک پرتن کہلاتا ہے ۲۰ پرتن کا (جس کے اسی بیگہ ہوتے ہیں) ایک آوت کہلاتا ہے۔

پرتن و آوت دکن کی اصطلاح ہے۔

دکن کے صوبہ برار اور اس کے اطراف میں آٹھ بیگہ کو ایک ہتن

کہتے ہیں۔ اور ۲ نتن کو ایک آوت

خافی خاں نے لکھا ہے کہ آوت کا اطلاق مطلقاً قلبہ پر بھی ہوتا ہے اور ایک قلبہ یعنے جوڑی بیل کے جس قدر زمین جوتی جائے اس کو آوت کہتے ہیں۔

ملک حیدرآباد دکن میں نتن ۹ بیگہ کو اور ناگر ۱۸ بیگہ اور چاور ۲ ۱۲۰/۱۲۱ بیگہ کو کہتے ہیں۔

حیدرآباد دکن میں پانڈ اور بام کا بھی رواج ہے۔ پانڈ اور بام ایک پیمانہ کا نام ہے یہ سطحی پیمانہ ہے جس کا رقبہ (۱۵۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔ ایسے (۲۰) پانڈ کا ایک بیگہ جو مساوی (۳۶۰۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔

بیل کربیگی۔ ت۔ اسم مذکر۔ صوبہ دار ملک۔ طرفدار۔ حاکم ضلع۔ عامل پرگنہ یا صوبہ۔ صدر صوبہ۔ سرپرگنہ۔ سرصوبہ۔

حصہ اول ختم شد

قطعۂ تاریخ

چھپی فرہنگ عثمانی بعہد آصفِ سابع

بسایۂ حضرتِ استاد سلطانی

۱۳۴۴ھ سعید عام

کہا لطفِ عارف سال تاریخ طبع

لکھو زیب عروس طرفہ فرہنگ عثمانی

۱۹۲۶ء

عارف ابو العلائی مؤلف فرہنگ عثمانی

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری علاقہ سرکار عالی وقار و سرکار عظمت مدار میں کرادی گئی ہے۔ براہ کرم کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں۔

۲ ہر کتاب پر مولف کی دستخط [illegible] ہوگی۔

۳ قیمت کتاب

سرکار سے	بیس روپیہ سکہ ملکی
امراء سے	دس روپیہ "
عوام الناس سے	پانچ روپیہ "

۴ خرچ ٹپہ بذمہ خریدار

۵ ۔ براہ کرم نام و پتہ صراحت سے واضح لکھا جائے۔

ملنے کا پتہ

ابوالمعالی میر لطف علی عارف ابوالعلائی

قاضی پرگنہ ہت نور

پتہ اندرون فتح دروازہ حیدرآباد دکن

خورشید پریس

میں

اردو فارسی عربی ہر قسم کی رنگین و سادہ خوش خط
اور پاک و صاف چھپائی حسب وعدہ ہوا کرتی ہے
خاص خاص کتب اور موقتی ماہواری رسایل وغیرہ
کی طباعت کا بھی خاص انتظام ہے ایک دفعہ
آرڈر روانہ فرما کر تجربہ فرمائیے -

منیجر خورشید پریس واقع بیرون چادرگھاٹ
محلہ عثمان پورہ حیدرآباد دکن